سیصلیٰ نارًا ذات لہب

للہ الحمد والمنہ کہ رسالہ عدیم النظیر عظیم التوقیر جلی الشان
قوی البرہان خرمن سوز تعصب بے سبب المسماۃ بہ

بفرمائش عالی جناب معلی القاب مقبول اکابر

لہب
نار ذات
سنہ ۱۳۰۶ھ

جناب راجہ سید غضنفر حسین صاحب دام اقبالہم

رد رسالہ جواب مثنوی شریف بنیاد اعتقاد حضرت مفتی علامہ مولانا
السید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامت المسماۃ بسیلاب غضب

در مطبع احمدی دبدبہ بکمال اہتمام و تصحیح تمام حلیہ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہو مسبب الاسباب من غیر سبب لقطع دابر الضالین عن طریق الحق والادب فاغرقہم اللہ فی سیل الغضب واحرقہم بنار ذات لہب والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد سید العجم والعرب وعلی عترتہ ونوابہ لا سیما علی من قال اللہ تع فی بابہ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب اما بعد سالکان طریق عدل انصاف وتارکان طریقۂ جدل اعتساف پر واضح ہو کہ خضر راہ صدق وسداد یعنی مثنوی شریف عماد اعتقاد ایک مذہبی کتاب خاص عقائد امامیہ میں ہے جسکو صاحب قوۃ قدسیہ مالک ملکات ملکیہ جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول سید المحققین سند المدققین نجل الائمہ المعصومین فقیہ اہل بیت الطاہرین عمدۃ المجتہدین حجۃ الاسلام والمسلمین استاذ الکل فی الکل نائب ختم الرسل مولنا ومولی الناس جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ دام ظلہ العالی علی مفارقنا الایام واللیالی نے احادیث عترت اور اخبار ارباب عصمت وطہارت سے منتخب کر کے زبان اردو میں واسطے تعلیم صبیان ونسوان مومنین کی نظم فرمایا ہے چنانچہ خود اوسکے دیباچہ میں فرماتے ہیں سہ اطفال اور نسا کی لئے یہ کتاب ہے اور کچھہ اسمیں بحث ومناظرہ اور عتاب وخطاب فرق دیگر سے مقصود نہیں اور نہ یہ کتاب ابطہ علم کلام کی ہے کہ برعایت قوانین مناظرہ مسلمات خصم سے اسمیں استدلال کیا

کیا جاتا اور یہ امر ظاہر ہے کہ بنا ہر مذہب کی عقائد پر ہے اور عقائد ہر مذہب کی عقائد مذہب دیگر سے جدا
اور مغائر ہوتے ہیں ورنہ تفرقہ و تمیز ما بین المذہبین باقی نہ رہے پس جب مدار تفرقہ مذاہب انہیں عقائد
پر ہے تو انکو کسی فرقہ کو نفس عقائد فرقہ دیگر میں دست اندازی اور ردّ و قدح بیجا اور دخل و تصرف نا روا کا منصب
نہیں ہے مگر بعض متعصّبین اہلسنت نے اس طریقہ کو بھی چھوڑ دیا اور بلا سبب بکمال غیظ و غضب نفس
عقائد شیعہ میں جنکے وہ بجائے خود معتقد ہیں اور اہل خلاف سے کچھہ اسمیں بحث نہیں رکھتے دخل و تصرف شروع کیا
چنانچہ بالفعل ایک رسالہ ہندیہ مسمّی بہ سیلاب غضب معنوی ردّ مضامین صحیحہ مثنوی باضافہ دشنہا ے
ناز کلام مانند شتم و فحش و دشنام دیکھنے میں آیا جسکو مولوی وحید نام فتحپوری نے تالیف کرکے لقمۂ
تعصب دکھایا اوسکا دیکھنا تھا کہ اس تراب اقدام مومنین خاک پای شیعیان اہل بیت طاہرین امیدوار
رحمت حضرت باری المعروف بحسن بن علی الثقوبی البخاری کو حمیت ہاشمیت کا جوش آیا اور
نقض کلام لے اوسنے صاحب سیلاب غضب کو اوسکی سخت کلامی کا مزہ چکھایا اور چونکہ ابتدای طریقہ نامرضیہ
استہزا و سخریہ طرف مقابل سے ہوئی ہے لہذا یہ ہیچمدان پیش ارباب انصاف جواب ترکی بہ ترکی دینے میں معذور
ہے اور منصف غیر متعسف کو ان ترواندسے غض بصر اور نفس جواب اور قول حق و صواب میں امعان نظر
ضرور ہے مگر افسوس کہ طرف مقابل گو کہنے کو مولوی بلکہ محمد فاضل ہو لیکن درحقیقت عامی و جاہل اور اصطلاحات
اپنے اکابر سے بالکل نابلد اور غافل ہے اگر کچھہ بھی استعداد اور قابلیت یا حیا و حمیت ہوتی تو کبھی عقائد شیعہ کے
اردو کتاب بنا بر ردّ و جواب انتخاب نکرتا بلکہ اگر مرد میدان ہوتا تو بقصد مقابلہ مجاہدین کرام معرکۂ علم کلام
میں سبقت کرتا اور دیگر کتب ایکطرف خود مصنفات جناب آیۃ اللہ فی العالمین یعنی ناظم عماد الاعتقاد جو بفضلہ
ہمعصر کتب اربعہ ہیں لا اقل کتاب مستطاب روائح القرآن یا جواہر عبقریہ یا ایک مختصر رسالہ مسمی بشعلہ جوالہ کا
رد لکھتا کہ حقیقت حال معلوم ہو جاتی اور استعداد بے بنیاد کی قلعی کھل جاتی خیر لیک ہے اگر حوصلہ رد معتقدات شیعہ
باقی ہو بسم اللہ کتب کلامیہ امامیہ حاضر ہیں ع خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان تا سیہ روی شود ہر کہ در و غش باشد
بیچارہ یہ نہیں جانتا کہ عقائد صحیحہ امامیہ جو مشکوٰۃ نبوت اور مصباح ولایت سے مستنبط ہیں اوہام سے اہل ظلمت
و ضلال غیر الدفع و ممتنع الزوال بلکہ منتہای مرتبہ عروج و کمال پر ہیں یہان شیعوں کو تائید الٰہی اتصال

بحث ہی اِن فسادین البتہ کچھہ ضرورت اپنی روایات کی نہین بلکہ اونکی مذہب کی باطل کرنی کو اونہین کی
روایات وافی اور اونکی سرونکی وبالی اونہین کا ثالث بانی کافی ہی ہرچند سنیونکو بہی شیعونکی دیکہا دیکہی اسبات
کی ہوس ہوتی ہی مگر جب باستدلال مسلمات خصم اپنی مذہب کی کسی بات کا ثابت کرنا چاہا وہین منہ کی کہائی اور
نقل روایات شیعہ مین بجز خیانت اور تہمت کی اور کچہہ بن نہ آئی علی ہذا استعمال الفاظ ثقیل بلکہ لعن طعن بہ نسبت
ہمدگر بعض صحابہ جلیل سی بہی قال و قیل کتب اہلسنت مین موجود ہین بلکہ مزید بران اس بی ادبی کی نوبت انبیا
و اولیا بلکہ سید انبیا بلکہ حق جل و علا تک پہونچائی ہی پہر اسپر اونکو الزام دینا کمال وقاحت اور بیحیائی ہے
چنانچہ جواب الجواب مین اسکا حال کہلا جاتا ہی جو الزام شیعون کو دیباچہ اولٹی اوسپر اور اونکی اہل محلہ پر آتا ہے
بعد اسکی اہل انصاف غور فرمائین کی کہ اس سب قبیح اور فحش صریح کا جو اس بی ادب نی درج رسالہ سیلاب غضب
کی ہین کون سزاوار اور کسپر رحمت حق اور کس پر قہر قہار ہی اور وحید کی رسالہ کا نام سیلاب غضب
اور اس عجالہ کا نام [illegible] ذات لہب ہی اور اسمین پہلی ذکر اشعار یا خلاصہ اشعار وجواب وحید بعنوان جواب
پیروان عترت بعنوان کہید ہی اور دیباچہ رسالہ وحید مین چونکہ سوای دشنام کی سوا کوئی کلام لایق رد و الزام نہ تہا لہذا ہم
بسنیاد اعتقاد [illegible] قرآن مین جن پیمبرون کی نام ہین لئی اون سبکا اعتقاد تفصیل چاہئی **قولہ** اصول
کلینی مین ہی کہ آدم علیہ السلام بسبب حسد ائمہ کی بہشت سی نکالی گئی معاذ اللہ حسد کی سبب سی شیطان نکالا گیا حضرت
ابو البشر کو شیطان سی نسبت دینا رافض کا کام ہی سے رفض از خولیای خام آرد صیہ دیوانگی بہ بام آرد **اقول**
پیرانا ڈہکوسلا شاہجی وحید کا ہی کہ تحفہ مین صواقع کابلی سی چوری کی اور وحید نی چوری ہی اون چوری اور اوسپر
سینہ زوری کی کہ نام چور کا نام نہ لیا نفس اعتراض کو بجانب خود منسوب کیا پہر اس چیہڑ چہاڑ کی حسام الاسلام
وغیرہ مین جو چیتہاڑ ہوئی اوس سی بالکل آنکہہ چرائی کچھہ بن نہ آئی اگر مرد میدان تہا تو حسام کا کوئی وار رد کیا
ہوتا کسی فقرہ کا جواب دیا ہوتا خیر اگر حسام اور استقصاء الافحام وغیرہا کتب علماء کرام کو نہین سمجہا تو بالاختصار
ہمسی سنی کہ حدیث مذکور مین حسد بمعنی غبطہ ہی اور خود فقرہ حدیث دحملہما علی تمنی منزلتہم اسپر دلالت
کرتا ہی سبلئی کہ تمنی منزلت غیر کو ہرگز حسد نہین کہتی بلکہ حسد استدعای زوال نعمت حاصلہ غیر کا نام ہی اور چونکہ غبطہ کو
بہی اطلاق اسم حسد ہوتا ہی چنانچہ حسب تصریح اکابر سنہ غبطہ حسد خاص اور ارادہ سلب نعمت حسد عام ہی لہذا

بین غبطہ کو تعبیر بحسد کیا اب آمین قیل وقال بسود ہی اور اگر غبطہ بہی مذموم ہی تو پہر یہ اعتراض مشترک
الورود ہی اکابر سنیہ بہی جواز غبطہ پر مائل بلکہ بصراحت غبطہ حضرات انبیا و شہدا کی قائل ہین جامع صغیر سیوطی
مین فقرہ ویغبطہم الانبیاء والشہداء جسکی شرح کوکب منیر مین منقولاً از نہایہ ابن اثیر الغبطۃ حسد خاص
کی گئی ہی دیکہنا چاہئی اور جو جواب اسکا پیش خود سوچی وہی ہماری طرف سی بہی سمجہ لینا چاہئی اور غبطہ کیسا
حضرات اہلسنت نی تو حسد حقیقی بمعنی خواستن زوال نعمت حضرات انبیا کی واسطی باقبح وجوہ ثابت کیا ہی چنانچہ
نہایۃ الادراک الاصول مین ایک نقل عجیب حسد موسوی قابل دید بلکہ نادیدہ و ناشنیدہ ہی کہ حضرت موسی نی ہزار انبیا پر جنکو
خداوند عالم نی خاص اونکی اعانت اور خلق کی ہدایت کیواسطی بہیجا تہا حسد کیا اور رجوع خلائق اونکی طرف
حضرت موسی کو شاق گذرا کہ آپ نی چاہا کہ یہ فضیلت اونسی زائل اور وہ ہدایت خلق سی معطل ہو جائین پس حسب خواہش
موسوی وہ سبکی سب ایک ہی شب مین مرگئی اور ناکردہ گناہ دنیا سی گذر گئی علی ہذا حسد حضرت داود پیغمبر
اور پیر سپاہ بجہت زن اوریا بہی اسی کتاب مین موجود ہی اب اہل ادب منصوب الغضب سی
پوچہنا چاہئی کہ یہ حسد مذموم مردود جو حضرت موسی و حضرت داود سی بزعم اہلسنت واقع ہوا اور اون بیچارون
کی نعمت پر زوال آنا اور یا غریب کی جورو کا چہین جانا درکنار ہزار جانین مفت گئین لائق تشنیع مذموم ہی یا حسد
محمود یعنی غبطہ حضرت آدم بلکہ یہان تو حضرت موسی کی حسد مذموم مین خدای حی و قیوم کی بہی شرکت پائی
جاتی ہی کہ اونسی حضرت موسی بہی اس حسد بیجا کا انتقام نہ لیا بلکہ اولٹی اونہین بیچارون بی گناہون کو ہلاک کیا
نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ اور لطف تو یہ ہی کہ خود حضرت ابو البشر کی نسبت حسد مذموم کی
صراحت کتب اہلسنت مین موجود ہی چنانچہ علامہ زمخشری ربیع الابرار مین ناقل ہی کہ جب خالق عالم نی حضرت آدم کو
پیدا کیا تو اونکی طینت کو اخباث ثلاثہ یعنی حرص اور طمع اور حسد سی خمیر کیا یا الہی خداوند تعالی جب چاہا کہ ان
انبیا کا منہ کالا کری سبہون نی حضرت ابو البشر کو اجزای ثلاثہ خبیثہ سی ایک معجون مثلث بنایا کچہہ حضرت کی
عصمت اور نبوت کا بہی خیال نہ آیا پس ہرگاہ حسد مذموم باضافہ حرص و طمع حسب اعتقاد اہلسنت خمیر طینت
آدم ٹہرا تو پہر حضرت آدم حسد کرنی مین مجبور اور شیعونسی طعن و تشنیع نسبت حسد مذکور بجناب ابو البشر بمراحل دور ہی
سبحان اللہ یہ وحید حسد ہی کو چہپکتا ہی ذرا اپنی اکابر کی افادات کو تو دیکہی کہ وہ نیا راگ سناتی ہین یعنی

حضرت آدم سے موحد کو معاذ اللہ مشرک بتلاتے ہیں لواقح الانوار شعرانی میں تحت کریمہ قال یا آدم هل
ادلک علی شجرۃ الخلد وملک لا یبلی ابو العباس سے ایک روایت طویلہ منقول ہے جسکے بعض فقرات
بیسرو پا شاہد دعوی یہ ہیں فقال یا آدم طلبت الخلود من الشجرۃ لا منی والخلود بیدی وملکی فانسیت کنت
یعنی اے آدم تونے خلود ایک شجرہ سے چاہا مجھسے نچاہا حالانکہ خلود میری قبضہ قدرت اور ملک میں ہے پس تجھے
میری ساتہہ شریک گردانا ہے پناہ بخدا حرص اور طمع اور حسد اور شرک شعار کفار لیام ہے نہ طریقہ حضرت آدم
علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام اور شیطان تو اس فرقہ کا پیشوا کیا بلکہ خدا ہے پہر اوس سے استعاذہ کب روا ہے
اسی لواقح میں آیا ہے کہ محمد حضرمی عمدہ اکابر اہلسنت نے سر منبر تابعین حاضرین سے خطاب کرکے لا الہ لکم
الا ابلیس علیہ السلام فرمایا ہے لاحول ولا قوۃ شیطان کو خدا بنانا انہیں کا کام ہے ع نصیب [illegible]
ناصب زشت رابد انجام ست بنیاد اعتقاد ہے وہ فصاحت اسمیں کہ جو لاجواب ہے لاریب یہ
کتاب خدا کی کتاب ہے قولہ آپ کے مجتہد تو اس قرآن موجود کو محرف بتاتے ہیں باین عبارت کہ چون نظم
قرآنی نظم عثمانی ست شیعیان احتجاج بآن نشاید کذا فی بارقہ ضیغمیہ پس اے شیعو اگر یہ کتاب قرآن ربانی ہے
تو بارقہ کو آگ میں پہینکو اور جو صحیفہ عثمانی ہے تو مفتی صاحب کی دانائی دیکہو ع عجب این فرقہ بے نام و ننگست
بیکدگر چہ بیباکانہ جنگست اقول بیان وحید ہے کہ علما بیان کرتے ہیں کہ بجز قرآن جمع کردہ حضرت امیر
اور کسی قرآن کی ترتیب مطابق تنزیل کے نہ تہی ابن سیرین کا قول ہے کہ حضرت نے جو قرآن جمع کیا تہا اوسمین علم
اور نفع جلیل اور ترتیب اوسکی موافق تنزیل تہی اسیطرح عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ میں اور عبد الشکور سالمی
نے تمہید میں ذکر کیا ہے پس بموجب روایات اہلسنت یہ نظم و ترتیب جو مصاحف مروجہ میں ہے لاریب یہ نظم و
ترتیب عثمانی ٹہری جسمیں حضرت عثمان نے سور و آیات مکیہ کو مدنیہ سے اور بالعکس بلکہ اس تداخل کے ساتہہ کہ سورہ
مکیہ میں بعض آیات مدنیہ اور سورہ مدنیہ میں بعض آیات مکیہ ملاکر خلط ملط اور اولٹ پلٹ کر دیا ہیں باوجود اس
[illegible] کے اکثر اہلسنت عدم اعطاء فدک یا حرمت متعہ میں بعض آیات کے مکیہ ہونے سے شیعوں پر احتجاج کرتے ہیں تو
[illegible] عثمانی ہے کب [illegible] اسیکو حضرت مجتہد نے بارقہ میں ارشاد فرمایا کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی ست
شیعیان احتجاج بآن نشاید مگر [illegible] کہ یہ عبارت سہل ہے معترض کی سمجہ میں نہ آئی یا جان بوجہ کر محرف بتایا

بنائی کی تہمت لگائی شاید اس اتہام بی سود سی یہ مقصود ہی کہ کچہ اور زیادہ تفضیح اور تحریفات اکابر اہلسنت کے
تصریح ہو شیار بگوش ہوش سنی کہ کابلی نے صواقع میں اور صاحب تحفہ کی پدر بزرگوار ولی نے اپنی ازالہ میں آیہ
کریمہ والذین ہم لفروجہم حافظون کو فقرہ والحافظون لفروجہم سی بدل دیا اور خود حضرت شاہ صاحب
نے جو تحفہ سرقہ میں جابجا شیعوں پر تحریف کی تہمت لگائی ہیں اور اونکی یہ پید خاص بنظر مزید عقیدت و خصائص
ظاہر اونہیں کا منہ چڑاتی ہیں اپنی پدر حقیقی و مجازی دونو پر حاشیہ کیا چنانچہ اپنی کید صد و دوم میں بجای ولا
علی المریض کی لیس علی المریض حرج اور عقیدہ اول میں آیہ سیقولون من بعید نا کو ویقولون من بعدنا
بنایا اور پورا فقرہ منتحل دیکہہ تحریم ون اپنی ماقبل جاپا ما شاء اللہ اسی حافظہ کی بہروسی پایں تحریفات
شاہ صاحب کو حفظ قرآن پر فخر و مباہات ہی پس اے سنیو اگر کتاب قرآن ربانی ہی تو صواقع اور ازالہ اور تحفہ
کو آگ میں پہینکو اور جو صحیفہ عثمانی ہی تو اوسکی حفظ پر فخر و ناز کرنے میں شاہ عبد العزیز صاحب کی دانائی دیکہو
عزیز من جواب اینست کلوخ انداز را پاداش سنگ ست بنیاد اعتقاد ۵ مشہور ہی حدیث بیعت
خم غدیر کی ظاہر خلافت اوس سی ہی حضرت امیر کی قولہ حزن المومنین میں بروایت کلینی و ابن بابویہ و شیخ طوسی
و شیخ مفید باسانید معتبرہ امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہم السلام سی یوں آیا ہی کہ جناب
نبوت مآب نے شدۃ مرض میں حضرت عباس اور حضرت امیر کو طلب فرما کر بمواجہہ سب مہاجر و انصار حضرت عباس
سی یوں ارشاد فرمایا کہ بعد میری خلافت میری تم قبول کرو حضرت عباس نے فرمایا کہ اس بار خلافت کی قابل حضرت امیر
ہیں مجکو لیاقت اس عہدہ کی نہیں تہی جبکہ جناب امیر مجمع عام میں بروز غدیر خلیفہ بلافصل ہو چکی تہی تو النسبت حضرت
عباس کی بعد دو اڑہائی ماہ یہ ارشاد کیا اور حضرت عباس کو جناب امیر کی لیاقت جتانی کیا ضرورت کیوں نہ کہا
کہ آپ تو علی کو غدیر میں خلیفہ کر چکی اب یہ حکم میری نسبت کیا اور کسینی اہل بیت میں سی بہی اب نہ کہو لا اقول حدیث
غدیر نص خلافت حضرت امیر اسقدر متواتر اور مشہور ہی کہ اہلسنت کو بہی بجز تسلیم و اقرار ہرگز مجال انکار نہیں قطع نظر
دیگر روایات معتبرہ اہلسنت مودۃ القربی میں خود خلیفہ ثانی سی منقول ہی قال نصب رسول اللہ صلعم علیا فقال
من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ خلاصہ اس روایت طولانی کا حضرت ثانی کی زبانی یہی ہی کہ جب حضرت پیغمبر
نے خم غدیر میں حضرت امیر کو خلیفہ مقرر کیا اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تو ایک جوان خوبرو پاکیزہ بو نے جو اوس وقت

۲ سورۂ نور آیت ۶۱ ۳ سیقول لک المخلفون من الاعراب

میری پہلو میں تہا مجہسی کہا کہ یہ عجب عقدہ پیغمبر نے باندہا ہی کہ سوای منافق کی اور کوئی اسکو نہ کہولیگا
پس ای عمر تو بچنا اسکی کہولنی سی یہی حضرت پیغمبر سی یہ ماجرا بیان کیا آپ نی فرمایا کہ وہ بہی آدم سی نہ تہا بلکہ
حضرت جبرئیل تہی کہ دربارہ حفظ خلافت مرتضوی تمہیں تاکید اور تہدید کر گئی انتہی جب کہ جناب امیر مجمع عام میں روز
غدیر حسب ارشاد سید کونین بموجب شہادت ثانی شیخین خلیفہ بلافصل ہو چکی تہی تو انکار وحید و دیگر صنادید
اوس سی نہایت عجیب بلکہ صراحۃ حضرت ثانی کی تکذیب ہی **ہاں** یہ عذر البتہ ہو سکتا ہی کہ خلیفہ صاحب کے
قول کو نمانو اونکا کہنا خلاف جانو کیونکہ بانی مبانی اخذ خلافت حضرت ثانی ہی ہوی جبرئیل سی فرشتہ مقرب
جلیل کی تاکید و تہدید کا بہی کچہہ خیال نہ کیا عقدہ بستہ حضرت پیغمبر کو کہول ہی دیا پہر اگر تم یہ کار سوای خلیفہ
اور خلیفہ سازی روز سقیفہ فضول سمجہتی ہو تو اونکو چہوڑ کر راہ راست پر آو خلافت بلافصل مرتضوی کی معتقد
ہو جاو اور حدیث کلینی بہت طویل ہی چند فقرات صدر حدیث ذکر کئی جاتی ہیں جو وحید کی خیانت و تبدیل
پر اول دلیل ہی قال لما حضرت رسول اللہ الوفاۃ دعی العباس بن عبد المطلب و امیر المؤمنین
فقال للعباس یا عم محمد تأخذ تراث محمد و تقضی دینه و تنجز عداته فرد علیه یعنی جب حضرت کے
وفات قریب ہوی پس حضرت عباس اور حضرت علی کو بولایا اور حضرت عباس سی فرمایا کہ ای چچا تم میراث میری
لوگی اور دین میرا ادا اور وعدہ میرا وفا کروگی حضرت عباس نی قبول نہ کیا پہر بعد تکرار سوال و جواب حضرت
ابوتراب سی ارشاد ہوا کہ یا علی یا اخا محمد أتنجز عداة محمد وتقضی دینه وتقبض تراثه فقال نعم
بابی انت وامی ذاك علی ولی فنظرت الیه حتی نزع خاتمه من اصبعه فقال تختم بهذا فی حیوتی
قال فنظرت الی الخاتم حین وضعته فی اصبعی فتمنیت من جمیع ما ترك الخاتم انتہی یعنی ای علی ای
برادر محمد آیا تو وفا کریگا وعدی محمد کی اور ادا کریگا دین اونکا اور قبضہ کریگا تو میراث محمد پر حضرت امیر نی عرض کیا
ہاں فدا ہوں باپ اور ماں میری یہ سب امور واجب ہیں مجہہ پر اور میری واسطی ہی یہ کام یا یہ ترکہ فرمانی ہیں کہ پہر
دیکہا میں نی کہ حضرت نی انگشتری اپنی انگشت مبارک سی نکالی اور فرمایا مجہسی پہن لی اسکو میری زندگی میں یعنی
اور آرزو کی میں نی جملہ متروکہ سی اوسی انگوٹہی کی اپنی بقدر الحاجۃ **الغرض** تمامی روایت میں اول سی اخر
تک یہ تین بات ہیں ضمنا یہی انکا ذکر اور اشارہ نہیں ہی کہ ای عم بعد میری خلافت میری تم قبول کرو اس خائن نی براہ

براہ تلبیس کس بیحیائی سے تبدیل و خیانت کا نقشہ جمایا خلافت اپنی طرف سے ٹہرائی میراث کو صاف اوڑا یا اسپر
طرہ یہ ہے کہ حزن المؤمنین کا حوالہ دیا حالانکہ بفرض اعتبار حزن المومنین اوسکے مصنف نے اسمقام پر یہ شعر نظم
کیا ہے اور میراث کو بصراحت کہدیا ہے سنیے ع قبول ارث من کن ای عم و از غم مرا برہان عمو باید برادر زادہ
را از غم و ہم گیرد اب اہل انصاف غور کریں کہ حضرات اہلسنت کا نقل روایات شیعہ میں خلفاء عن سلف یہی حال
جو روایت کہ مذہب اہلسنت کو باطل اور صدیق اہلسنت کو دعوی عدم ارث حضرت پیغمبر میں حلیہ صداقت سے معرا
اور عاطل کر رہی ہے اوسی روایت صحیحہ سے آنحضرت پر اتہام اور شیعوں پر الزام ہو رہا ہے پھر کیف جب اصل
روایت میں خیانت ثابت ہو گئی تو اب جو کچھہ اس خائن نے اوس پر متفرع کیا وہ سب مصداق کالائی بد بر ریش خاوند
اور متاع کاسد بلکہ بنا ہے فاسد علی الفاسد ہے اہلسنت کی نسبت البتہ یہ اعتراضات و احتمالات نہایت چسپاں اور
درست ہیں اسلئے کہ حضرت پیغمبر نے قریب وفات باتفاق فریقین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی
اہل بیتی فرما کر تمسک اور اطاعت اہل بیت کا مانند تمسک و اطاعت قرآن مجید حکم دیا اور پہر اوسکو جملہ فان تمسکتم
بہما لن تضلوا بعدی اور لا تتقدموھما فتھلکوا سے موکد کیا پہر اس حدیث متفق علیہ کی مقابلہ میں اہلسنت نے
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اہتدیتم کی حدیث بنائی پہر اسپر بہی قناعت نکی بلکہ خاص شیخین کی فضیلت
جتانے کو اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر کی حضرت پیغمبر پر تہمت لگائی اب وحید خود غور کرے کہ اگر علاوہ
حدیث تمسک جو عند الفریقین مسلم و متواتر ہے یہ دونوں مگڑہی حدیثیں بہی صحیح ہیں تو معاذ اللہ حضرت کے اس اختلاف بیانی
پر صحابہ نے کیوں نہ کہا کہ آپ تو اہلبیت کو مثل قرآن مقتدای زمان کر چکے اب یہ حکم ہمارے نسبت کیسا اور پہر حکم عام
بایھم اقتدیتم اہتدیتم کے بعد تخصیص شیخین کی کیوں کی گئی اور کسینے اہلبیت میں سے بہی لب نہ کہولا اور
زیادہ تر حیرت یہ ہے کہ شیخین میں سے ایک نے بہی نہ بولا کہ یا حضرت ان اقوال ثلاثہ مختلفہ میں سے ہم کس قول کو
مانیں آیا اہلبیت سے تمسک کریں اور اونکی اطاعت کو فرض اور اونہیں برادر ونکی تقدم کو ممنوع سمجہیں یا عموما صحابہ کے
اقتدا یا خصوصا اپنے ہی مقتدای کل ہونے کو مسلم جانیں سے سمجہہ لیں اہلسنت گرچاہے ہمپر یہ کیسا افترا ہے قولہ
اور خود جناب امیر طلحہ و زبیر رضی سے کتاب نہج البلاغہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ
رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا و حملتمونی علیہا اور پہر بعد شہادت خلیفہ ثالث ایسا

ارشاد ہی کہ مجکو امیر نکرو بلکہ وزیر کرو تہی یہ روایات قابل غور ہین کہ خود مجتہدان امامیہ خلافت بلا فصل باطل
ٹھہراتی ہین و نیز جناب امیر سی اپنی خلافت کو اجماعی فرماتی ہین اور کہین خلافت کی عہدہ سی بری الذمہ ہوئی جاتی
ہین اور یہ مولف ہر باد اعتقاد بظاہر اونکی دوست کہلا دہی دہو ہون کا راگ گا رہی ہین ناحق سوتی بچاتی
رہی ہین جناب امیر نی گرہ مشکل کہول دی انکہی بول دی منکر قول امام کا کافر جہنم رہا ہی شیطان اوسکا پیشوا ہے
کسی را کہ شیطان بود پیشوا کجا باز گردد براہ خدا **اقول** کتاب نہج البلاغۃ اسوقت موجود نہین اور دیانت
وامانت وحید خائن اور اوسکی اسلاف کی نقل روایات شیعہ مین جیسی کچہہ ہی وہ ماسبق سی بخوبی ظاہر ہی یا انہمہ
اسفار معتمدہ قوم مین مسرود ہی کہ جب حضرت امیر نی بعد اخذ خلافت اوسکا مطالبہ فرمایا تو اکیلی اور حسنین نی
آپ کو خلافت پر حریص بتایا بعد اسکی جب عہد خلافت ظاہری مین باوجود اظہار کراہت طلحہ و زبیر نی آپ سی بارہا
قبول خلافت از حد مبالغہ و اصرار کیا اور بعد قبول کئی نہین دونوں نی بیعت کی پہر غلیان مادہ بغاوت سی حضرت کا
ساتہ چہوڑ دیا تب آپ نی اتماماً للحجۃ ناکثین بیعت خصوصاً طلحہ و زبیر سی فرمایا کہ مجکو کچہہ خلافت و ریاست کی رغبت
نہ تہی فقط بنظر احقاق حق مین طالب تہا پہر تم خود میری خلافت پر آمادہ ہوئی اور مبالغہ و اصرار سب کی پہلی بیعت کی
اور اب تمہین بغاوت کرتی ہو اس سی صاف ظاہر ہی کہ جناب امیر خلافت بطمع حکومت نچاہتی تہی بلکہ اپنا حق اور غیرونکو
غیر مستحق جانکر مطالبہ فرماتی تہی چنانچہ حدیث مناشدہ مرویہ فریقین سی ظاہر ہی و بہمین وجہ جب بعد قتل خلیفہ ثالث
حق اپنی مرکز پر قرار پایا تو بموجب روایت روضۃ الاحباب آپ نی پہلی خطبہ مین الحمد للہ علی احسانہ لقد رجع
الحق الی مکانہ فرمایا اب زیادہ تصریح کی حاجت نہین یہ خطبہ ہی شاہد ہی کہ ضرور آپ نی بعد شہادت عثمان
فرمایا ہوگا کہ مجکو امیر نکرو بلکہ وزیر کرو اور اگر بالغرض فرمایا بہی ہو تو کیا مثل ارشاد خلیفہ اول لست بخایر منکم و بخیرکم
علی فیکم کی ہضم نفسی یا امتحان رجحان قلوب مردم پر ہی محمول نہین ہو سکتا بہر کیف ہمنو حضرت امیر کی ہر قول
و فعل کو بموجب حدیث علی مع الحق والحق مع علی حق اور صدق جانتی ہین پس دعوی خلافت اور مطالبہ اوسکا
بدلیل و حجت جیسا کہ کتب کلامیہ فریقین مین بشرح و بسط مرقوم اور کچہہ تفصیل اوسکی کتاب تثبیت الخصام
مولف اقل الانام کی جلد دوم سی معلوم ہو سکتی ہی حق اور صحیح تہا اور اظہار کراہت بہی بمصلحت الزام ناکثین بیعت
و علی ہذا استدلال آپ کا صحت خلافت پر بحجت اجماع جو دلیل مسلم و مقبول مخالفین خصوصاً اہل شام تہی بنابر خصومت

ودرست تہا اپنی دعوی کو مسلمات خصم سی ثابت کرنا مین مناظرہ ہی اور انکار اوسکا یا اوس استدلال کو مستدل
کی نزدیک مسلم سمجہنا محض مکابرہ ہی العیاذ باللہ کہ حضرت امیر خلافت اجماعی کو حق جانتی ہون البتہ چونکہ اہل شام
ایسی خلافت کو حق جانتی تہی لہذا حضرت نی اونہین کی اعتقاد فاسد کی مطابق اون پر حجت تمام کی کہ میری خلافت پر
بہی اجماع ہوا اور خلافت اجماعی تمہاری زعم ناقص مین حق ہی پس میری خلافت حق ہوا اطاعت مطلقہ سی منہ
نہ موڑو معاویہ باغی کا ساتہہ چہوڑو مگر وحید نی ادب حضرت امیر عرب کی الزام دینی کو بمقتضای الغریق
یتشبث بکل حشیش ہر جگہ سوار پکڑ رکہا ہی اور عقل نی تباہی سی کیا کیا اس قول واہی پر اکڑتا ہی کہ کہین جناب امیر
اپنی خلافت کو اجماعی فرماتی ہین اور کہین خلافت کی عہدہ سی بری الذمہ ہوی جاتی ہین یہ نہین جانتا کہ حضرت امام
نی یہ امور محض بغرض تبکیت والزام بغاۃ لیام فرمائی تا اتفاق حق مین کوئی حجت باقی نرہی ورنہ درحقیقت وہ اپنی تئین
خدا ورسول کیطرف سی خلیفہ و امام جانتی تہی پنجایتی خلافت کو کب صحیح مانتی تہی اور دہوبیون کا راگ اگر اہلسنت خصوصا
وحید گائی اور سوپ بجائی تو بجا ہی کہ اونکی بعض اکابر مرجع کار دہوبی کی متبنی بلکہ خدمتگار تہی مگر وحید تو فقط
عزیز دہلوی کی تہمت مین یہ راگ کہیلنا جانتا ہی قاضی ابو یوسف کی حالات ومقالات کو جو امام اعظم کی صاحب تہی
نہین پہچانتا ہی اب بغور اونکا حال سنی اور دہوبی کی پاٹی پر اپنا سر دہنی صاحب معرکہ شکن نی ایک روایت بحسب
محمد بن جریر طبری سی لکہی ہی جسکا خلاصہ بقدر ضرورت یہ ہی کہ قاضی موصوف نی کہا کہ جب میری باپ مجہی بچہ چہوڑ کر مر گئی
تو میری ماں نی مجکو ایک دہوبی کی سپرد کیا کہ مین اوسکی خدمت کرتا اور اپنا پیٹ بہرتا تہا اور بوفور شوق تحصیل علم مروجہ
پاکر حلقہ درس امام اعظم مین جا بیٹہتا تہا مگر حضرت والدہ فورا میرا ہاتہہ پکڑ کی اوٹہا لیجاتی تہین اور اوسی دہوبی کی سپرد
کرتی تہین اپنی اب جہانتک ہوسکی دہوبیونکا راگ گائی اور اسی روایت اور قاضی جی کی طرفہ حکایت پر گیت
استنکاف گائی اور سوپ بجائی کہ قاضی سا دہوبی کا بالکا نہ سرکا نہ تال کا تمہارا ناٹک ہی اب خدا جانی یہ خود دہوبی ہے
یا حالک ہی جو کچہہ ہو مگر اسپر یہ مثل بہت ٹہیک آئی کہ جو جسکا کہائیگا اوسی کا گائیگا پہر حضرت مفتی پر زبان درازی
نہ کری اپنی قاضی ہی کی دہوبیونکا راگ گانی اور سوپ بجانی پر راضی رہی ورنہ منکر معراج کی حکایت سی زیادہ
شکایت کی نوبت آئیگی جسکو دہوبی نی پٹرا کیا اوسکی قلعی کہول جائیگی اور چونکہ اس ذلت کی علت ایمان حسد و بغض
ہمین نہ ہوگی نہ ادہر کی رہوگی نہ ادہر کی ۵ حیرت کرو گی دانت سی انگلی کو کاٹ کی گہر کی رہوگی پہر نہ گہاٹ کی

آخر تمنی گرہ مشکل کہلوائی انکہی ہوائی منکر معراج کافر جہنم ماوا ہی اور شیطان تو وحید اور ہم مشرب وحید کا پیشوا
کیسا بلکہ خدا ہی چنانچہ قبل اسکے بیان ہو چکا ہی اب شعر مذکور کا لطف پائیگا اور اپنی ہی پر یہی شعر پڑہکر بچتا ئیگا ؎
کسی اکہ شیطان بود پیشوا کجا باز گردد براہ خدا ہمہ بنیاد اعتقاد ؎ تنہا لڑے ہیں آپ ہمیشہ ہزار سے
قائم کیا ہی دین نبی ذوالفقار سے **قولہ** جناب سیدہ نسبت بجناب امیر خائف و پردہ نشین و فرار جیسا کہ حق الیقین میں
ہی ارشاد فرمائیں اور تمام جبن کی آثار بتائیں اور آپکو ہزار سے لڑائی میں جہوٹہی چلکی بچانی ہیں سچ فرمائے
کہ منکر قول جناب سیدہ کا کافر ہی یا اگر جو صحیح ہو وہی اپنی کو سمجہوا **اقول** یہ سوء ظن مصداق ان بعض الظن
اثم منتہی الکلام اور معرکۃ الآرا میں مسرود اور اجوبۂ شافیہ اہکی نشبید اور معرکہ شکن وغیرہ میں دندان شکن موجود ہیں مگر
اس خائن نے اعتراض مذکور تو بدون حوالہ کتب مذکورہ ذکر کیا اجوبہ شافیہ الخ کو چہوڑ دیا اگر مرد میدان تہا تو اون
جوابات کا رد اور اپنی گہر والوں کی مدد کرتا خیر اب اسکا جواب لو نہیں کتابوں میں دیکہ لے ہم اس قائل کی تطویل لاطائل
پر کہان تک گزری ہوی باتوں کا اعادہ اور اقوال مردودہ کی رد کا پہر ارادہ کرین ہان خاص ہمارا جواب بنا بر تفنن
طبع اولی الالباب یہ ہی کہ جناب عایشہ نسبت بحضرت عثمان کما فی نہایۃ ابن اثیر اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا ارشاد
فرمائیں حضرت خلیفہ اول کی بیعت کو خود بانی بیعت فلتہ ٹہرائیں اور اسکی شر سے مسلمانوں کو بچائیں اور وقت فرار
ابی محل و صعود جبل بکر گود کرلی ہوی فوایت ۱ تتو دکانتی اثر یہ کا دم ہر لی ہوی راہ لین اپنی تینوں بزرگوں کی
تشبیہہ دین اور وحید غیر سعید ان تینوں کو خلیفہ بناتا ہی جہوٹہی چلکی غلط ہیوٹا پرانہ ربانہ بجاتا ہی سچ کہی یہ
تشبیہ نعثل اور بزرگوں کی خائف اور پردہ نشین کی تشبیہہ سی گرم تر اور منکر اسکا منکر قول حضرت عائشہ و حضرت عمر
اور کافر بلکہ اکفر کا ہمرلین و ہمسر اور منکر قول جناب سیدہ قضیۂ فدک میں کون تہا کچہ اسکی بہی خبر ہی یا نہیں اگر بیخبری
تو تیر خیر در ہر حال غیری جب باخبر ہوکر چپ رہی تو اختیار ہی جو چاہی اپنی کو اور اون دو لفظوں میں سے جو چاہی اپنی خلیفہ
کو بہی ؎ سمجہہ کر بات کرتی ہیں سخندان وہ اوندہی منہ ہیں گرتی جو ہیں نادان **قولہ** ہان یہ بیت مطابق عقیدہ
اہلسنت کی صحیح ہی اونکی نزدیک حضرت امیر کرار تہی نہ معاذ اللہ خائف و فرار شیخین کی دوست وفادار تہی نہ
تشنیع ناعقول کی سزاوار **اقول** اگر یہ بیت مطابق عقیدہ اہلسنت ہوتی تو امام اہلسنت فخرالدین رازی اقرار شجاعت
حضرت امیر پر کیون مورد الزام ٹہرائے اور شیعہ بنائے جاتے لسان المیزان عسقلانی کی یہ بات بتانی تامل غور ہی قال

قال واستدعى ابن الطباخ ان الفخر كان شيعيًا يقدّم محبة اهل البيت كمحبة الشيعة حتى قال في بعض تصانيفه وكان علي شجاعًا بخلاف غيره انتهى يعني ابن طبّاخ رکابي مذہب مدعي ہی کہ فخر رازی شیعہ تہا اور اہل بیت کی محبت مثل شیعہ مقدم جانتا تہا تا اینکہ اپنی بعض تصانیف مین کہا ہی کہ حضرت مرتضی علی شجاع اور بہادر تہی بخلاف اونکی غیر کی انتہی اللہ اکبر فخر الدین سا متعصب جسکی اوصاف جمیلہ اور محامد جا بجا صاحب منتہی الکلام سی سنا چاہی جب اوسکی زبان پر قادر توانا نی محض اپنی قدرت کاملہ سی الیا کلمہ حق کہ جس سی سیاہ دلو سلی شجاعت مصنوعی یار ونکی نیست و نابود ہوگئی جاری کیا سنیون کو کچہہ بن نہ آئی مجبر اوسکی کہ ایسی متعصب پر تشیع کی تہمت لگائی کیا خوب جو محبت اہل بیت اور ان حضرات کی اعلم وافضل ہوسی اعتقاد کرتی ہین شیعون پر تعجب اور نہایۃ العقول مین باین عبارت نامعقول والعجب انّہم یزعمون انّ النقي والنقي والحسن العسکري کانوا عالمین بجمیع مسائل الاصولیّۃ والفرعیّۃ جملہا وتفاصلہا الخ ان بزرگوار ونکی اہانت ومنقصت باین بی ادبی وتعصب کرتی با اینہمہ وہ محب اہل بیت اور شیعہ کہلائی اور کہنی والی کو کچہہ شرم نہ آئی اور اسکی بعد کی فقرہ کا جواب یہ ہی کہ اگر سنیونکی نزدیک حضرت امیر کرار ہتی نہ معاذ اللہ فرار تو کرار کو ماننی کہ فرار سی ننگ وعار ہو نہ اونکا دوست وفادار والعاقل تکفیہ الاشارۃ اور حسب افادہ وحید تقیہ کی یہ دو قسمین جدید معقول ونامعقول کی معلوم ہوئین لیکن بنظر انصاف یہ تفرقہ بین القسمین بہت واضح اور صاف ہی پس تقیہ حضرت امیر مثل تقیہ حضرت موسی مصرحہ قاضی بیضا قسم اول مین داخل اور تقیہ عبد اللہ بن عمر بیعت یزید پلید مین جیسا کہ رشید الفضلا کہا کر بغرض رفع عار وندامت ودفع ملامت خلیفہ زادہ زاد اللہ بدعہ بسعادتہ یہ تاویل علیل کرتی ہین قسم ثانی مین شامل ہی ـه بات کرنی مین جو یون کہا ہی گا سمجہو کیا وہ آپ منہ کی کہا ہی گا بنیاد اعتقاد ـه عثمان سی ہمیشہ تہی نالان عائشہ دیتی تہی اوسکی قتل کا فرمان عائشہ جب قتل وہ ہوا تو طرفدار ہو کی لڑنی علی سی چہوڑ کی اپنا وطن گئی **قولہ** عائشہ امیر المومنین سی لڑین جو امام سی لڑی وہ مسلمان نہین **اقول** بیان سہے وحید صنید فی اشعار کو چہوڑ کر فقط خلاصہ مختصرہ پر اکتفا کیا اور عذر ترک نظم پر ایک حاشیہ سی لکہدیا جو بالکل مہمل اور اوسکی بیدینی پر دال بلکہ اول ہی اسلئی کہ مستحق لعن پر لعن وطعن اگر بیدینی ہی تو کتب اہل سنت مین جو حضرت پیغمبر کی لعنت متخلفین جیش اسامہ پر اور بی بی عائشہ کی بد زبانی حضرت عثمان پر اور حضرت امیر کی لعن اہل شام

اور طلحہ و زبیر نے عوام پر جا بجا مذکور ہی جب ان حضرات خصوصًا سیدہ کائنات نی اہلسنت کی بڑی بڑی ونکو زیر بار کلمہ کیا
جواب وحید بیدین خیال کری کہ یہ بدزبانی اوسکی کہان تک جاتی ہی اور اوسکی سر پر کیا آفت لاتی ہی والتدیہ بیدی سے
قوم ایسی ہی مقامات مین کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار ہوتی ہی کہ یہ حضرات محبت اعادی رسول وآل رسول مین
ایسی منہمک ہین کہ اونکی معایب کی اصلاح مین ہرگز حفظ مراتب جناب پیغمبر اکلونہین ہی اہل انصاف غور کرین کہ پہلی تو اس
یا حیا فرقہ نی آبا و کرام حضرت بشیر و نذیر کی بیدینی و تکفیر مین اسقدر مبالغہ کیا کہ اپنی کتب معتبرہ کو اس مطلب واہی سے بھرا
ضلالت و گمراہی سی بھر دیا پہر جب سمجھی کہ زعم عاجزم پر بنی امرای نامدار کیواسطی اثبات کفر آبا رسول مجید چندان نافع
و مفید نہین تو اسپر سی ترقی فرمائی کمال بی ادبی اور بیحیائی کی نوبت آئی جو قابل بیان نہین مگر بضرورت لکہتا ہون کہ
البتہ انصاف یجیبن اور کہین کہ یہ ہماری بیان نہین واقدی اپنی طبقات مین سفیان ثوری سی ناقل ہی قال سمعت السدی
یقول فی قولہ تعالی ووجدک ضالا فہدی قال کان رای النبی صلعم علی دین قومہ اربعین عاما انتہی اس عبارت
منحوسہ کا ترجمہ میری جرأت سی باہر اور مطلب ارباب نفاق اس سی جو کچھ ہی وہ ظاہر و باہر ہی حیرت ہی کہ ایسی کلمات
قبیحہ کی کہنی والون پر صاعقہ کیون نگرا اور وہ دریدہ دہن و شریر بصورۃ قردہ وخنازیر مسخ کیون نہوگئی پس جب جناب خدا
متبع دین حنیف کی نسبت بیدینی کا اثبات ہی تو زبدہ نسل پیغمبر کو بیدین کہدینا کتنی بات ہی اور یہ کیا ہی اسنی تو آگی چلکر
کلمہ فحش بھی کہدیا مگر الحمد للہ کہ خدای دانا نی اوسکا انتقام جلدی لی لیا کما سیاتی فانتظر قولہ صاحب کامل بہائی خروج
عائشہ مین لکہتا ہی کہ عمار یاسر نی جناب امیر سی کہا کہ یا علی یہ لوک اہل قبلہ ہین قتل انکا روا نہین امیر المومنین نی بھی اونکی
تکفیر کا حکم نہین دیا بلکہ اپنی محارب کو کتاب نہج البلاغہ مین بہائی اور صاحب اسلام ارشاد فرمایا ہی اقول کامل بہائی
اسوقت موجود نہین مگر بظاہر اسمین بہی خیانت اس خائن کی ثابت ہوتی ہی اسلئی کہ باب مدینہ علم ہرگز محتاج تذکیر عمار نہ تھے
وحیدنی ممدوح افضلکم علی کو قائل قول کل اناس افقہ پر قیاس کیا کچھ لولا علی لہلک عمر کا بھی خیال نہ آیا کہ ایسی
شخص کو جسکی محتاج حضرت عمر تہی تذکیر حضرت عمار کا محتاج بنایا ہان اگر حضرت عمار نی اس غرض سی کہا ہو تو عجب نہین
کہ عوام کی دلونسی یہ شبہہ جاتا رہی کہ اہل قبلہ کا قتل جائز نہین ہی پر اس سی وحید کا مطلب حاصل نہوگا اور بہائی ونی
کا جواب آگی آتا ہی کیون گہبراتا ہی قولہ اور مجالس المومنین مین ہی کہ حضرت عائشہ نی بحضور جناب امیر حرب مین بہیجی
کی اور سب بہی لعن اپنی بخایی اقول مجالس مین تو ہمنی ذکر توبہ حضرت عائشہ بہت ڈہونڈہا مگر کہین نہ پایا ناظر

شان ذکر عدم توبہ و لعن محاربین حضرت امیر جا بجا بعنوان مختلف نظر آیا از انجملہ عذر بارد توبہ اصحاب جمل و
صفین میں یہ جواب جناب شیخ قزوینی مذکور ہے و مشہور است کہ ہنوز غبار معرکہ جمل ننشستہ بود کہ طلحہ و زبیر را کشتہ
یافتند پس ہرگاہ مجرد تجویز روا دارند کہ طلحہ و زبیر در حالت نزع از عداوت و خصومت علی مرتضی توبہ کردہ و نجات
یافتہ باشند باید کہ بنا بر این اصل کرم و تفضل نمودہ تجویز نمایند کہ ہشام بن الحکم و مومن الطاق وغیرہما در حال نزع از عداوت
ابوبکر و عمر توبہ کردہ باشند و نجات یافتہ و الا چون این جماعہ اکابر شیعہ را کہ دشمن ابوبکر و عمر میدانند دشنام و لعنت میکنند
باید کہ طلحہ و زبیر و امثال ایشان را نیز کہ دشمنان علی بودند و بہ تیغ او کشتہ شدند حمایت نکنند کہ جواب یک تمیہ است
و یک تمیہ دوغ نباشد انتہی و از انجملہ جواب صاحب فضائح جسنے کہ اہل جمل و صفین کو تعبیر بہ افاضل ناس کیا ہے انہیں
ممدوح بنی فرمایا ہے و تمہید انہم کانوا افاضل ناس چگونہ باشند جماعتی کہ تیغ بر روی امام کشند و او را دشنام دہند و رنگ
بر روند و میگفتند الا ان ابا الحسن قد اشرک علی مشرک شد با اینہمہ مسلمان و بہشتی و از افاضل ناس باشند اما آنہا کہ
گویند کہ امام بنص باید و بدون اختیار بہر تقدیر کافر و ملحد و رافضی باشند ای مسلمانان اگر منکران امامت ابی بکر رافضی
باشند منکران امامت علی چرا سنی و بہشتی باشند نہ برو و بر یک حد است کہ آنچہ رافضیان را لازم است و انکار امامت ابوبکر و عمر
طلحہ و زبیر و عائشہ را ہم چندان آن لازم است و انکار امامۃ علی انتہی بلکہ خود جناب قاضی اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ اگر معاذ
خلفاء ثلاثہ بنا بر عدم احتیاج ایشان و تغلب خود باستعمال تیر و شمشیر ظاہر شود مخالفت و محاربہ عائشہ و طلحہ و زبیر و معاویہ
و صحابہ کہ با ایشان بودند مخفی نیست انتہی الغرض ان افادات سے صاف ظاہر ہے کہ جناب قاضی کے نزدیک محارب
امیر کے فاسق اور ملعون ہوتے ہیں بلکہ اونکے کفر و نفاق میں کچھ شبہہ نہیں پس کیونکر توبہ عائشہ کے قائل اور منع لعن کے
مائل ہوتے اور بفرض تسلیم توبہ جبتک حضرت امیر کا عفو فرمانا حضرت عائشہ کا آپ کی خلافت کا معتقد اور آپکا بیعت کرنا
ثابت نہ کرینگا توبہ زبانی سے حصول برات ایمانی اور براءت نیرانی دشوار ہے پہر ذکر توبہ بیکار ہے توجہ صاحب
اگر توبہ کیجاتی تو پہر حضرت عائشہ کی زبان سے زبان پر مرتے وقت اپنی محدثات پر کہ وہی خروج اور بغاوت ہے کیوں حسرت
و ندامت کی تقریر آتی دیکھو کتاب الاعلام میں یہ کلام انہا (ای عائشہ ۱۲) لما احضرت قیل لہا ندفنک مع رسول اللہ صلعم
فقالت ادفنونی مع اخوانی بالبقیع فانی قد احدثت امورا بعدہ انتہی و نیز جب حضرت بغیر لی بنع حرب
مرتضوی میں خاص حضرت عائشہ سے خطاب ایا ائت نکونی کیا ہو اور با اینہمہ حضرت راکبہ الجمل بلا عمل ماں دیا ہو

کیونکر مجاورت آنحضرت سی نہ شرمائین اور بقیع مین دفن کرنیکا حکم نہ دیجاین مگر عجب ہی کہ دفن بقیع مین جواب حضرت عثمان کا حجاب نہ آیا جنکی حق مین مکرر اقتلوا نعثلا فرمایا اسی سی معلوم ہوگیا کہ میان عثمان خاص بقیع مین دفن نہین ہوی جیسا کہ وحید نی اگلی چال کر غل مچایا اورجواب پایا ہی قولہ ای شیعو تمہین ہوجانی کا مقام ہی کہ مجتہدان ماسبق وجناب اور مقبول ہی کی کلام سی محارب اپ کی مسلمان قرار پائی اور تمہارا مفتی اپنی کتاب برہان وتبیان مین کچھہ اور ہی گال بجا رہا ہی راگ ملحدانہ گا رہا ہی لیکن کیا ہوتا ہی مفت ایمان کہوتا ہی اقول شیعہ تو کیا ہونگی مگر اہلسنت اگر ضد سی نکرین اور انصاف پر آمین تو بیشک شیعہ ہوجائین کہ حضرت رسول اور تمہاری قول کی ارشاد سی محارب حضرت امیر مثل محارب حضرت بشیر ونذیر مسلمان برای نام مسلوب الایمان بد انجام قرار پائی اور حضرت عایشہ کو اپنی بغاوت پر حسرت وندامت کا اظہار اہلسنت کو اونکی توبہ ثابت کرنی مین اصرار ہی کہ جنگ جمل کا اونٹ اس کل بیٹھتا ہی نہین سمین وحید کا شتر غمزہ بیکار ہی بہ ناحق کچھہ اور ہی گال بجا رہا ہی راگ ملحدانہ مانند مخنث زنانہ لی تال وسر گا کار رہا ہی مجتہد بن ماسبق کی قول سی وہ مسلمان قرار پائی اونکی کلام کو سند مین لائی اور حضرت امیر کی مسلمان فرمانی کی وجہ اگلی آتی ہی شارح نہج البلاغۃ کی تقریر دلپذیر سی الیسی اسلام برای نام کی قلعی کہلی جاتی ہی بس ہماری حضرت مفتی پر ناحق اعتراض اورابن قاضی کی حال ومقال سی کیون اغماض ہی جو صحبت امام اعظم سی راضی ہوکر وجدی کی بالکی ہونی پر مفتی مین راضی ہوگئی ہشیار وعنقاوسہ

طلحہ وزبیر دونو بڑی نابکار ہی دشمن علی کی عایشہ کی دوستدار تہی پہلی تو اکی دونو نی بیعت علی سی کی پہر عایشہ سی مل کی عداوت علی سی کی قولہ کتاب نہج البلاغۃ مین جناب امیرؑ طلحہ وزبیر کو مسلمان فرما چکی اور اونکی اجماع پر بعد خلیفہ ثالث اپنی خلافت جتا چکی اقول حجت اجماعی کی وجہ تو قبل اسکی ہم بتا چکی لیکن باغیون کی اسلام پر یہ بحث بعلین بجاتا ہی بار بار غل مچاتا ہی ہرچند اسکا پورا جواب تو ذکر حاکم شام اور ستدلال بکلام معجز نظام اخواننا بغوا علینا الاسلام مین حسب وعدہ تی گا لیکن چونکہ مثل دیگر حیلہ سازان وحید اسپر بہت مغرور وناز ان ہی لہذا کچھہ بیان ہی اسکا سرور وغرور بزور قلم مبدل برنج والم کردینا ضرور ہی لیس آگاہ ہو کہ بغاۃ طغاۃ لاجیر خصوصا طلحہ وزبیر الیسی مسلمان تہی جنکو حضرت امیرؑ کی بموجب روایت ریاض النضرۃ ومطالب السئول ظالم ارشاد کیا مصداق لعنۃ اللہ علی الظالمین قرار دیا اور حضرت عمر لی تو وہ کلمہ سخت سنایا کہ دونو کو حیض کا دودہ یاد آیا

آیا اور اوسکی شرح عنقریب آئے گی حقیقت حال اخوت کذائی و اسلام ربانی معلوم ہو جائے گی
قوله خصوصًا حضرت زبیر برادر پھوپھی زاد حضرت امیر جنکی شان مین صاحب کشف الغمہ یون شہادت
دیتا ہے کہ جب جنگ جمل مین ابن جرموز لعین نے حضرت زبیر کی شہادت کا مژدہ جناب امیر تک پہونچایا کہ
تیرے بدخواہ کو شربت شہادت پلایا آپ نے فرمایا کہ مجکو خیر النسا سے یاد ہے کہ زبیر کا قاتل جہنمی ہے وہ یہ سنکر
غصہ مین آیا اور اپنے کو جہنم مین پہنچایا حضرت امیر نے فرمایا لقد صدق رسول اللہ صلعم بشر قاتل ابن صفیہ
بالنار اقول ظاہر ہے کہ کوئی قرابت دنیا مین مان باپ کی خصوصیت اور قرابت سے بڑھکر نہین ہے پس جبکہ
جناب امیر بلکہ حضرت پیغمبر کے والدین ماجدین حسب اعتقاد سراسر فساد اہلسنت معاذ اللہ کافر اور جہنمی ہوے
اور منزلت ابوت پیغمبر انام کچھ انکے کام نہ آئی تو زبیر کو برادر پھوپھی زاد ہونا حضرت امیر کا کیا کام آئے گا اور
کب بارگاہ رب العزت مین روز جزا اور جزا و سزا سے بچائے گا اور قاتل زبیر بسبب خودکشی مستحق جہنم ہوا نہ بسبب قتل زبیر اسلیے
کہ قتل زبیر تو ثمرہ دعاے بد حضرت امیر تھا جیسا کہ کتاب مثالب الدول مین منقول ہے کہ جب زبیر نے شہادت کی راہ لی
تو حضرت امیر نے ہاتھ اوٹھاکر یہ دعا کی اللہم ان الزبیر بن العوام قطع قرابتی و نکث عہدی و ظاہر
عدوی و نصب الحرب لی و ہو یعلم انہ ظالم لی اللہم فاکفنیہ کیف شئت و انی شئت جب یہ دعاے معصوم
موجب ہلاک مقتول معلوم ہوئی تو قاتل اوسکے قتل کے سبب کیا مستحق نار ہو سکتا ہے بلکہ وہ اپنی خود بینی خود گرفتار اور
آپکی تشہیر بالنار ہوا اب اس کلام معجز نظام کے فقرات طیبات کی کچھ رموز و کنایات بیان کیے جاتے ہین جو بعید کو بلکہ
اوسکے پیر کو بھی ہوش اوڑاتے ہین پس آگاہ ہو کہ قول حضرت امیر قطع قرابتی سے واضح ہو گیا کہ برادر پھوپھی زاد ہونا زبیر کا
اوسی کے بطرفی سبب انحراف و بغاوت مقطوع و مردود ہو گیا اور وحید عنید کا فخر و ناز اس کلمہ باعجاز سے بالکل بے سود ہو گیا
اور نکث عہدی سے معلوم ہوا کہ زبیر مورد آیہ انما ینکث علی نفسہ تھا اور ظاہر عدوی سے ظاہر ہوا کہ بغاة
جنگ جمل وغیرہ عدوے امیر المومنین اور زبیر حضرت کا حریف اور اونکا دلیف اور لشکر کا معاون مددگار تھا اور
نتیجہ عداوت منشا بغاوت کتاب مفتاح النجا مین حضرت ام سلمہ سے یون مذکور ہے قال رسول اللہ صلعم لا یحب علیا
الا مومن و لا یبغضہ الا منافق اور اس سے بڑھکر یہ روایت ہے اخرج الدیلمی عن ابن عمر عن النبی صلعم علی
بن ابی طالب باب حطة فمن دخل فیہ کان مومنا و من خرج منہ کان کافرا یعنی دیلمی نے ابن عمر سے اور اونے حضرت سرور

[illegible]

سے روایت کی ہے کہ علی دروازہ حطہ ہیں جو اس در میں در آیا وہ مومن ہے اور جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہے
چونکہ محاربین جمل و صفین باب حطہ سے خارج حیطۂ بغاوت میں داخل ہوئے پس بالضرور حسب وعید من خرج
زمرۂ خوارج میں شامل ہوئے **قولہ** جسکو جناب امیر مسلمان فرمائیں اور اوسکے قاتل کو جہنمی بتائیں اوسکو
نابکار کہنا نطفۂ حراموں کا کام ہے **اقول** کہہ اس لئے تکی بیٹے دل کو حضرت عمر کے قول کی بھی خبر ہے جنہوں
نے بموجب روایت کتاب الامامۃ والسیاسۃ عبد الرحمن بن عوف کو فرعون امت اور طلحہ کو متکبر زن مرید اور زبیر
کو کافر الغضب اور بقول شارح نہج البلاغۃ یوماً انسان و یوماً شیطان فرمایا کہہ ان مقبولین قوم کا لحاظ نہ آیا
اب وحید صنید ذرا غور کریں اور بتائیں کہ بموجب اوسکے قول کالبول کی کون نطفۂ حرام ہے اور طلحہ و زبیر
اور ابن عوف ثالث بالخیر کی نسبت ایسے الفاظ قبیحہ ایک نہ دو بلکہ زیادہ جو لفظ نابکار کے نکڑ دادا ہیں کہنا
کسکا کام ہے اس سے بڑھ کر مناسب مقام نطفہ حراموں کے کام پر ایک معجزہ قرآنی اور کرامات سید سادات حضرت
مفتی عمرانی کا بیان اور قدرت یزدانی کا اعلان ہے وحید بے ادب مستحق وعید رب غریق سیلاب غضب
حریق نار ذات لہب بگوش دل سنے کہ نطفہ حرام کا پردہ فاش کیا جاتا ہے خداوند علام خود قرآن مجید میں فرماتا ہے
ذرنی ومن خلقت وحیدا یہ آیت ولید پلید کی ضمن میں نازل ہوئی مگر یہاں تو وحید پر بھی لگا و صادق آئی
جیسے وحید کی اوسکے پیر کبیر کی زبانی بڑی تفضیح اور یہی وحید کی تفسیر کبیر میں تحت آیہ کریمہ یوں تصریح ہوئی ہے
ذالک ان [illegible] الوحید الذی لا اب له وهو اشنع [illegible] الطعن فی نسبه کما فی قوله تعالی عتل بعد
ذالک زنیم [illegible] ابو سعید ضریر [illegible] کہا کہ وحید وہ شخص ہے جسکا باپ نہو اور یہ اشارہ ہے طرف طعن کی اوسکے
نسب میں جیسے کہ قول خدا تعالی عتل الخ میں تصریح ہے کہ وہ تند خو اور زنا زادہ ہے انتہی اب وحید اور ولید میں
نقطہ کا کچھ فرق نہ رہا اور جس کلمہ فحش سے اوسنے حضرت مفتی کا قصد کیا تھا خدا کی نام لیکر صاف کہا ہے وہ بڑا لقمہ
بیان پر نہ [illegible] پایا ہوگا بانی کا تیری منہ پہ آیا یہ ہے مفتی عالم کی کرامات کہا تو نے کسی اور کسپہ پڑا **قولہ** اور
منکر قول امام جہنم مقام ہے **اقول** بیشک ہمارے امام کے قول کی یہی شان ہے لیکن جب اہل جمل و صفین نامین
تو اوسکا کیا [illegible] مگر آپ نے کلمہ حق کہا یہ آپ کا احسان ہے اب اپنے امام کے قول کے منکر کا تو حال کہئے کہ اوسکا کیا انجام
اور کونسا مقام ہے **قولہ** باقی دوستی و عداوت کی کیفیت کتاب فضیحۃ الشیاطین سے عیاں ہے منشور جہاں ہے

اہل حال آشکار ہے گر فہم درکار ہے **اقول** محبت اور عداوت ایسی چیز نہیں جو چھپائی سے چھپ سکے ہمارے صاحب
نصیحت مصداق خود فضیحت دیگران نصیحت اپنا عیب اوروں پر لگاتا ہے باتیں بناتا ہے وجہ اسکی دشمنی
ہے آپ تنبیہ الخصام مولفہ افضل الانام کو دیکھے تو حال کھل جائیگا کہ صاحب حال بکمال مذہب کی محبت و عداوت کا حفظ
ابن طباخ کی اسی ایک فقرہ یعنی انّ الفخر کان شیعیاً یقدم محبة اهل البیت لمحبة الشیخین سے ہی آشکار ہے
اگر فہم صحیح درکار ہے بشنیاد اعتقاد سے جب مبتلا ہوئے مرض الموت میں نبی ایک فوج جنگ روم
کی جانب روانہ کی سرداری کا اسامہ کو نام دلنشان دیا ابوبکر اور عمر کو بھی سپاہی ...
پاک رہے بغض و کینہ سے ... مدینہ سے تا بعد انتقال رسالتمآب ...
میں بوتراب کی کہتی رہے رسولخدا جلد ... اور جو نجائی لعن خدا او سپاہ غضب **قولہ** ابوبکر
لشکر اسامہ سے تخلف کیا حالانکہ پیغمبر نے اس لشکر کو خود رخصت فرمایا تھا اور بہت تاکید کی تھی کہ جہزوا
جیش اسامہ لعن الله من تخلف عنه **اقول** فریقین نے تو حضرات شیخین کو متخلفین جیش اسامہ میں شمار
کیا ہے اور اشعار میں بھی انکا اشعار کردیا ہے پھر معلوم نہیں کہ وحیدی نے تنہا حضرت ابوبکر کو کیوں لیا اور حضرت
عمر کو کیوں چھوڑ دیا **قولہ** جملہ لعن الله من تخلف عنه کتب اہلسنت میں کہاں ہے جو محتاج جواب ہو **اقول**
علامہ شہرستانی کتاب ملل نحل میں بندائے بلند پکار رہا ہے کہ حضرت پیغمبر نے یہ جملہ فرمایا اسیطرح شارح مواقف
ابوبکر جوہری ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نے اس جملہ کی تصریح کی ہے اب یا تو ان اشخاص کو زمرہ اہلسنت
اور کتب مذکورہ کو کتب اہلسنت سے بدلیل خارج کریں یا ہم جو حضرت کے اس جملہ فرمانے پر پیش یاد کہیں تو جو لڑنے مرنے سے
قولہ جسکو آنحضرت صلعم نے عین وقت وفات کے واسطے نظام دین کی امامت کیلئے اہل اسلام پر نائب اپنا مقرر
فرمایا ہو اسکو منافقین میں شمار کرنا ملعون بیدین کا کام ہے **اقول** یہ امامت حسب تصریح اکابر اہلسنت آنحضرت
کی بیہوشی اور غفلت میں فقط باجازت حضرت عائشہ ہوئی وعید خدا سے ڈرے حضرت پیغمبر پر افترا نہ کرے
اگر بارشاد آنحضرت ہوتی تو کیوں ہوش میں آکر حضرت عائشہ اس کارسازی پر انکو صواحبات یوسف
فرماتے اور حضرت ابوبکر کی جنبش نمازی پر اسقدر آشفتہ ہوتے کہ باوصف قوت ضعف و ضعف قوت فضل بن عباس
اور حضرت امیر پر تکیہ کرکے مسجد میں تشریف لاتے اور حضرت ابوبکر کو بھی ہٹا کر خود بنفس نفیس امامت فرماتے

اور کتب اہلسنت میں مذکور ہی کہ فقط حضرت عایشہ نے یہ کارگزاری نہیں کی بلکہ بی بی حفصہ نے بہی اپنے پدر
بزرگوار کی بارہ میں یہ اہتمام فرمایا تہا چنانچہ صاحب مدارج النبوة لکہتے ہیں فرمود پیغمبر خدا شما ای زنان
صواحب یوسف اید در دل چیزی میدارید وظاہر چیزی دیگر میکنید انتہی اب ایسی پیشنمازی کب لایق اعتماد
اور بمقابل شیعہ کیونکر قابل احتجاج واستناد ہی حضرات اہلسنت آپ ہی حضرت خلیفہ کو عہدہ امامت سے
سرفراز فرماتے ہیں پہر آپ ہی جیش اسامہ سے اونکو متخلف ٹہراتے ہیں چنانچہ تفصیل اسکی عنقریب آتی ہی سارے
قلعی کہلی جاتی ہی پس اگر وحید کی نزدیک اونکو متخلفین میں شمار کرنا ملعون بیدین کا کام ہی تو آپکی اکابر
پر یہ قصہ تمام ہی اور وحید کا کیا ذکر ہی تو سرے سے آپ جادہ پر سالک ہی اور اسی وادی میں ہالک
والحمد للہ علی ذلک **قولہ** اور جو من تخلف بالفرض حضرت نے فرمایا ہی ہو تو یہ تو بتلاو کہ لفظ من کے
عام ہی یا خاص اگر عام ہی تو حضرت حیدر کرار ودیگر اہل بیت اطہار اس وعید میں شریک ہیں اور جو خاص ہے
ساتہ متعینات اسامہ کی تو جہزوا جیش اسامہ خطاب طرف متعینات کی نہیں ہو سکتا **اقول** یہ بہی صاحب تحفہ
کی سخن سازی اور وحید کی زبان درازی ہی ہرکیف تشئید المطاعن وغیرہ میں جو خدمت گزاری اصحاب
کی گئی ہی وہی اونکی چہلی کہلی کیواسطے بہی کافی ہی بیان اسقدر سمجہہ لے کہ اگر لفظ من عام ہی ہو تب بہی
پناہ بخدا حضرت حیدر کرار واہل بیت اطہار اس وعید میں بنابر ظن بد وحید شریک نہوتے اسلئے کہ یہ حضرات
باتفاق فریقین ابتدا ہی سے شامل جیش اور داخل تبعیت اسامہ نہ تہے چنانچہ مدارج النبوة میں مذکور ہی حکم
عالی چنان صادر شد کہ اعیان مہاجر وانصار مثل ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان ذو النورین وسعد بن
ابی وقاص وابو عبیدہ بن الجراح وغیرہم الا علی مرتضی کہ ہمراہ نگردد وران لشکر ہمراہ اسامہ باشند انتہی اب جبکہ
حضرت مرتضی اور اہل بیت بشہادة دوسرے شاہ دہلوی کی اس عموم سے خارج ہیں ویسے ہی حضرات ثلاثہ
اس وعید میں داخل ہیں کیا خدا کی قدرت ہی کہ ہرچند صاحب تحفہ اور وحید میں گانٹہ ہی جیتے لیکن کچہہ بہی بنا
نہ بنی جنکو چاہتے تہے الزام تخلف سے بچائیں صاحب مدارج کی صاف گوئی سے بچا نہ سکے اور کوئی وسیلہ
لنگڑے لولے سے مثل فضل فضولی لا نہ سکے چنانچہ اوسنے ابطال الباطل میں پہلے تخلف کا ثبوت دیا پہر یہ عذر بدتر
از گناہ پیش کیا ہی ومع ذلک استاذن عن اسامه وهو الابد فی التخلف فاذن له یعنی حضرت ابوبکر

نے اپنے سردار اسامہ سے اذن تخلف طلب کیا اور اسامہ نے اونکو اذن تخلف کا دیا انتہی غنیمت ہے کہ
ایسی بات تو نہیں چھپائی گو اوسکے عذر میں ایک مہمل بات بنائی بھلا بیچارہ اسامہ کو یہ جرأت کہاں تھی
کہ باوجود حکم قطعی حضرت پیغمبر خدا حضرت ابوبکر کو اجازت تخلف کی دیتے اور باوصف امارت بلائے مخالفت
پیغمبر اپنے سر لیتے اور اگر بفرض محال اذن اسامہ تسلیم بھی کیا جائے تو خلیفہ صاحب کو کیا ہوا تھا جو حملہ
معلومہ کے فرمانے کے وقت حضرت پیغمبر سے یہ عذر کر لیتے کہ آپ غیظ و غضب میں نہ آئیں متخلفین کو لعنت
ملامت نہ فرمائیں بندۂ درگاہ اور خیرخواہ بلا اشتباہ نے بموجب اذن اپنے امیر کے تخلف کیا ہے قولہ باقی
جواب اسکا کتاب ذوالفقار علی بر اعدای اصحاب نبی کے صفحہ ٦ میں موجود ہے جسکو ضرورت ہو دیکھ لے یا تحفہ
کی سیر کرے **اقول** کتاب کا نام تو اتنا لمبا چوڑا لیا کہ سننے والا گھبرا جائے لیکن جب اوسکے مزخرفات دیکھے
تو بے اختیار ہنسی آ جائے بس اس تیغ کلی کو جیسے تحفہ وغیرہ پر اپنا قبضہ کیا تبرکاً نیام اہل خلاف غلاف میں رکھے
اور بجائے تحفۂ شیعہ اور نقشبند وغیرہما کی سیر کرے **قولہ** مگر صلح حدیبیہ میں جو حکم آنحضرت خاص جناب امیر کو
ہوا تھا کہ لفظ رسول کے محو کر دو آپ نے فرمایا کہ یہ مجھسے نہو گا آیا یہ تخلف جناب امیر سے ہوا یا نہیں اسکا کیا جواب
ہے ؎ مرد نے نامی بگفتار دم نکوگوئی گر دہر گوئی چہ غم **اقول** ایسے بے تکی بات وہی گا دے کہے گا
جسکو ایسے سامری امت نے بہکایا اور یادگار عجل جسد له خوار بنایا ہو یہ صاحب تحفہ کا دم کیوں
جو اوڑالے دیتا ہے دوسرے دہلوی کی لیک پر کیوں نہیں چلتا اور اس سخن ناصواب کا جواب پوچھ لیتا ہے
جو مدارج النبوۃ میں پکارے کہہ رہے ہیں کہ **این امتناع علی** از محو لفظ رسول اللہ نہ از باب ترک
امتثال است کہ مستلزم ترک اولیت بلکہ عین امتثال و ادب ناشی از غایت عشق و محبت است انتہی اور اگر
اس پر بھی نشاخ نکالے تو اور ویسے پوچھے کہ وہ کبھی اسکے کا مذنانہ ملائیں کے بلکہ اگر منصف ہیں تو صاحب مدارج
ہی کی انکاہ پر جا بیٹھیں گے آپ میاں وحید بتائیں کہ صلح حدیبیہ میں جو اعتراض حضرت خلیفہ ثانی نے حضرت
پیغمبر پر کیا اور اسقدر غیظ و غضب میں آئے کہ آپ کی نبوت ہی میں شک لائے چنانچہ ابن قیم نے کتاب زاد المعاد
میں لکھا ہے قال عمر بن الخطاب واللہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ فاتیت النبی صلعم فقلت
یا رسول اللہ الست نبی اللہ حقا قال بلی الخ اسکا کیا جواب ہے ؎ ہر کہ بیہودہ گردن افرازد خویشتن را

بگردن انداز دبیت یاد عقاد سے توڑا در مدینہ علم نبی کا در سر گرم اسپہ تہا کہ جلادی علی کا گہر

قولہ ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب مین لکہا ہی کہ علی بن ابراہیم نے ابو ذر سی روایت کی ہی کہ ایکروز مین

ہمراہ عمر بن خطاب کی ایک راہ پر جاتا تہا عمر کو مضطرب پایا اوسکی سینہ مین ایسی آواز سنی گئی کہ جیسا کوئی

خوف سی مدہوش ہوتا ہی پوچہا کہ ای عمر تجکو یہ کیا ہو رہا ہی کہا نہین دیکہتا شیر بیشہ شجاعت کو مینی جو نظر

تو جناب امیر نظر آئی پہر کہا کہ جب مین علی کو دیکہتا ہون اسطرح ہراسان ہوتا ہون **اور دوسری**

روایت یون ہی کہ خلیفہ دوم نے ایکمرتبہ شیعونکو بدی سی یاد کیا تہا اوسپر جناب امیر نے ناخوش ہوکر خلیفہ دوم

سی مخاصمت کی اور ایک کمان ہاتہہ مین تہی اوسکو زمین پر مارا وہ اژدہا ہو گئی خلیفہ کو اوس سی ایسا خوف

پیدا ہوا کہ بیہوش ہو گیا اوسکی تب آپ نے اژدہی کو اوٹہا لیا وہ پہر کمان ہو گیا مگر تا دم مرگ وہ خوف خلیفہ کی دل سی نہین

نہین تعجب ہی کہ تنہا ایک کمزور آدمی کہ جسکو علی کی صورت دیکہتی سی ہراس و خوف پیدا ہو اور کمان کی خوف سی

بیہوش ہوئی اور تا دم مرگ وہ خوف اوسکی دل سی نجائی تو ایسا شخص خائف تنہا مدینۃ العلم شیر بیشہ شجاعت کا

کیونکر در توڑ سکتا اور گہر جلا سکتا ہی اوسوقت جلال ہاشمی کہان گیا تہا کہ خلیفہ کو ہراس ہوا اور وہ کمان

ایران مین تہی یا قم اور کاشان مین یا قبضہ ٹوٹا تہا یا گوشی سی اوتری تہی شیعون کی بدی سننی مین تاب آئی

اور گہر جلنی اور رسن گلو ہونی مین کہان بہاگ گئی العظمۃ للہ کتنا جہوٹ کا زور ہی ایک روایت شیر بیشہ

شجاعت کو حیوان بتاتی ہی اور ایک پہلوان سے مزن دم بجز راستی زینہار کہ کاذب بود خوار و بی اعتبار

اقول ہم مکرر کہہ چکی کہ یہ مثنوی بطور علم کلام نہین ہی خاص عقائد شیعہ مین نظم کی گئی ہی پس اگر غیر شیعہ کی

نزدیک وہ عقائد مسلم نہین تو آہین کچہہ شیعون کا ضرر نہین اور اخبار اہل بیت مین قصد احراق بیت منقول

ہی اور بمفاد اهل البيت ادرى بما في البيت وہ نہایت مستند اور اہلسنت کی بحث اسمین فضول ہی با اینہمہ خدا کی

قدرت سی اکابر اہلسنت نی بہی اسکا اعتراف کیا ہی کہ حضرت عمر نے تہدید احراق بیت معہ اہل بیت بیعت نشدگو

سی کی چنانچہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ مین ہی فدعا عمر بالحطب فقال والذي نفس عمر بيده لتخرجن

او لاحرقنها عليكم على ما فيها فقيل له يا ابا حفص ان فيها فاطمة فقال وان كانت انتهى يعنى حضرت عمر نی

لکڑیان منگوائین اور قسم کہا ای کہ یا تو تم لوگ باہر نکلو یا مین اس گہر کو معہ تم سبکی جلا دونگا کہا گیا کہ اس گہر مین فاطمہ

در جواب ... اولو الالباب بیت ١٢

ہیں فرمایا اگرچہ فاطمہ ہون (یعنی معاذ اللہ) اونکو بھی جلا دونگا بلکہ خلیفہ صاحب بتقاضای حرارت جلانے
پر توہمقدر آمادہ و سرگرم تھے کہ تھوڑی آگ بھی ساتھ لائے تھے جیسا کہ ابن عبد ربہ نے کتاب العقد میں ذکر کیا ہے
فاقبل ای عمر بقبس من نار علی ان یضرم علیہم الدار انتہی فاعتبروا یا اولی الابصار باقی تصبر
نسبت بجلال حضرت امیر وہی شبہہ دیرینہ اور تقویم پارینہ ہے جو جوابات تحفہ وغیرہ میں بتواتر مقطوع اور
مدفوع ہو چکا ہے مگر چونکہ فہم کلام اساتذہ کرام جبابذہ عظام جاہلوں کا کام نہیں لہذا چند اشعار نظم بالنظام مولف
بنیاد اعتقاد حضرت مفتی علام جو زبان فارسی میں نہایت سلیس اور نفیس ہیں لکھی جاتی ہیں بدراس نظم فارسی کے
کی بعد کچھ ہندی کی چندی بھی کیجائیگی عبارت آرائی وحید کی داد و یجای کی نظم معجز نظام سے

ازچنین صبر باید آگاہی توچہ آگاہی وچہ سخواہی این نہ مقدور ہر ولی باشد خاصۂ مرتضی علی باشد
صبر بر بر یک از بشر شاق ست بر شجاعان زیادہ تر شاق ست ہر قدر کار سخت تر باشد مدح را جزش ہمانقدر باشد
نکتۂ دیگری درینجا ہست داندش ہر کہ از حق آگاہ ست کہ بود خشم از برای خدا موجب رحمت و رضای خدا
ور غضب از برای خود باشد نیست ممدوح بلکہ بد باشد پس بود نقل آن شقی رہ بند کہ تفو بر رخ علی افگند
مرتضی باوجود کینۂ او شدہ آزرم جدا ز سینۂ او مولوی مد شرافت حیدر زد این رقم بر دو سنگر
پس بسن ہر کہ مد گلو انداخت مثل او بود کاو تفو انداخت

انتہی ما افاد و لقد احسن و اجاد علاوہ برین
بزعم اہلسنت حضرت خلیفہ اول تو جناب امیر سے بھی اشجع تھے جیسا کہ صاحب صواعق وغیرہ نے لکھا ہے پس تعجب
ہے کہ جو ایسا بہادر ہو وہ ایک فاسق کافر کی مار کہائے ناک اور منہ سوجای ہاتھ پاؤں کیسے کان تک نہ ہلائے
اور مار بھی کس چیز کی جو اونکی شان اور ہماری بیان بلکہ وہم وگمان سے خارج اور تصریح اوسکی اسطرح
داخل مدارج ہے کہ ہم دران آوان کہ حمزہ ایمان آورد پیش از ان بیکروز واقعہ دیگر بظہور پیوست
و آنچنان بود کہ چون صحابہ سی و نہ نفر رسیدند ابوبکر گفت یا رسول اللہ چرا اسلام پنہان داریم و آشکارا
نہ کنیم فرمود ہنوز قوت نداریم ابوبکر مبالغہ بسیار فرمود حضرت رسالت پناہ صلعم بیرون رفتند و در مسجد حرام نشستند
و ابوبکر بایستاد و خطبہ خواند مشرکان را بغایت ناخوش آمد بتغلظت تمام برخاستند و ابوبکر را در میان گرفتند و
عتبہ بن ربیعہ نعلین برگرفت و چندان بر روی ابوبکر زد کہ بینی وی از رخسار ممتاز نمی گشت انتہی افسوس حسب

جسم نازنین کو حضرت ابوبکر نے نصرت حضرت پیغمبر میں ایسا بچایا کہ باوجود کثرت غزوات عہد سرور کائنات
کسی معرکہ میں پھانس تک نہ لگی کوئی اوچھا گھاؤ زخم نہ آیا اوسی جسم مقدس اور بینی پاک کا عتبہ ناپاک نے یہ
حال بنایا کیا اب یہاں بھی وحید عتبہ فاسق کا مرید یہی کہے گا کہ اوسوقت جلال تیمی کہاں گیا تھا کہ کافر دو تیکے
بغلطت پیش آئی اور عتبہ بیباک کی ناک منہ سوجانی پر نہ آیا اور وہ شجاعت جو بقول ابن حجر حضرت امیر سے
بڑہکر تہی خاک ہو کر جھڑ گئی تہی یا اوسپر اوس پڑ گئی تہی خیر یہ یار غار کا قصہ درکنار پہلا جناب رسول مختار کے
اشجع ناس ہونے میں تو کسی معتقد باسلام کو کلام نہیں کتاب ستار العیب میں مسطور ہی کہ شبی در مدینہ غوغا
شد و ترسیدند بدنیارات یافت آنحضرت پیش از ہمہ برخاستہ و شمشیر حمائل کرد و بر اسپ ابو طلحہ سوار شدہ بسمت آن
آواز برفت و دید از آنکہ معلوم گردید چیزی نداشت مراجعت فرمود مردم را دید کہ برآمدہ و از عقب میروند فرمود بر گردید کہ ہیچ
ترسی نیست اتنی بہادر اشجع باعث پر کفار ذلیل کا ہاتہہ یہی کیا کیا اذیتیں باتیں سہتیں اوٹھا دین حتی کہ ادنی
ملاعنہ نے جان نثار میں شکنجہ بستہ دوش مبارک پر رکھہ دیا مگر آپ نے صبر ہی کیا اور یہ کیا ہی ... وقعہ الی
کو دیکھی کہ اوسمیں لکھا ہی روزی کہ کفار یکبار بر سر آنحضرت ریختند و گفتند توئی کہ سخنان و در حق بتان ما گفتی
فرمود آری منم سخنان در حق آنہا گفتم و میگویم مردی را دیدم کہ گوشہ ردای وی را گرفت و در گردن آنحضرت
کرد و پیچید چنانکہ راہ نفس بر وی تنگ شد انتہی اسیطرح ستار العیب کی یہ روایت بھی نہایت درد ناک اور
عجیب ہی کہ عقبہ بن ابی معیط روزی در حال سجدہ پا بر گردن مبارکش نہاد تا آنکہ قریب بود کہ چشمان مبارکش از
دیدہ برآید و روزی دیگر ہمین شقی چادر خود در گردن شریف پیچید و بشدت خفہ کرد انتہی کیوں اب دشمن مرتضوی
العیاذ باللہ حضرت نبوی کی نسبت بھی تو یہی کہی گا کہ اوسوقت جلال ہاشمی کہاں گیا تھا کہ کفار نگونسار خصوصاً عقبہ
ناہنجار کو ہراس نہوا اور وہ شمشیر غلاف میں تھی یا کوہ قاف میں یا قبضہ ٹوٹا تھا یا زنگ لگ گیا تھا یا جنگ جمل
کیواسطے حضرت ام المومنین کی سپرد کی گئی تھی مدینہ کی شور و غوغا سننے میں تاب نہ آئی فوراً زیب گلو فرمائی اور
گردن زدنی کی بی ادب پاوں رکھنی اور چادر سے گلوی مبارک خفہ کرنیمیں کہاں ہوا ہو گئی العظمۃ للہ کیسا
جہوٹ کا زور ہی ایک روایت خاتم رسالت شیر بیشہ شجاعت کو جبان بتاتی ہی اور ایک پہلوان لیس اگر وحید کا یہ
عقیدہ ہی کہ یہ امور نعوذ باللہ منافی شجاعت اشجع اولین و آخرین حضرت خاتم المرسلین ہیں تو اسلام ہی سے دست بردار ہی

ہی اور اگر موافق عقیدہ صحیحہ شیعہ یہ کہی کہ انبیا اور اوصیا کی حالات اور معاملات کو اور ونکی حالات و معاملات
پر قیاس نکرنا چاہئی حضرات ہر حال مین پابند مشیت الہی اور ہر امر مین مستحق اجر تعناہی ہین حیا اونکا محض طاعت اور
صبر انکا عین شجاعت ہی پہر حضرت امیر پر جو براہین پروہ حضرت بشیر و نذیر مین کیون طعن و تشنیع لاعنی بن تیر زبان سے
جاری ہی حالانکہ آنحضرت صلعم کا حضرت امیر کو مامور بصبر فرمانا اور یہین وجہ تسلط خلفا پر آپ کا شجاعت نہ کرنا
یار لوگون کو خوب معلوم تہا جیسی اون بی اندامیون پر کہل کہلی اور حضرت کا خوف بالکل انکی قلوب سی جاتا رہا چنانچہ
صاحب ریاض النظرہ جو اکابر اہلسنت سی ہی کتاب مذکور مین حضرت امیر سی ناقل ہی یہ کلام ہی سنتی اور یاد رکہتی
کی قابل ہی قال قال رسول اللہ صلعم یا علی کیف انت اذا زہد الناس فی الآخرۃ و رغبوا فی الدنیا و اکلوا
التراث اکلا لمّا و احبّوا المال حبّا جمّا و اتخذوا دین اللہ دغلا و مال اللہ دولا فقلت اترکہم و ما اختاروا
واختار اللہ و رسولہ و الدار الآخرۃ و اصبر علی مصیبات الدنیا و بلوئہا حتی الحق بک انشاء اللہ تعالی
قال صلعم صدقت اللہم افعل ذلک بہ اخرجہ الحافظ الثقفی فی الاربعین خلاصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت رسول خدا
نی حضرت امیر سی فرمایا کہ یا علی کیا حال ہوگا تمہارا جب لوگ چہوڑ دین کی آخرت کو اور رغبت کرینگی دنیا کی اور کہاجاوینگے
کی میراث آل کو اور دوست رکہین کی مال کو اور دین خدا کو ضائع و برباد کرینگی اور مال خدا کو ہاتون ہاتہ لیجاوینگے
حضرت امیر نی عرض کیا کہ مین اون لوگونکو اور جو وہ اختیار کرینگی ترک کرونگا اور اختیار کرونگا خدا اور رسول اور دار آخرت
کو اور مصائب و آلام اور بلوای عالم دنیا اور اہل دنیا پر صبر کرونگا تا اینکہ ملحق ہون آپ کی ساتہہ فرمایا سچ کہا تمنی پہر
دعا کی بار خدایا کر تو علی کی ساتہہ ایسا ہی حافظ ثقفی نی کتاب اربعین مین اسکا اخراج کیا ہی تہی چونکہ اہل جمل و صفین
متروک نہین ہوی بلکہ حضرت امیر نی بخوبی اونکی دار و گیر کی محاربات فرمائی اور جبابرۂ بنی امیہ حضرت امیر کی
شہادت کی بعد وجود مین آئی تو اب لامحالہ مصداق حدیث مزبور بجز عہد خلفاء ثلاثہ اور کوئی زمانہ نہین ہوسکتا پس انہین
حضرات کی تغلب اور تسلط پر حضرت امیر نی حسب اقرار خود و نیز بموجب دعای حضرت بشیر و نذیر صبر کیا اور یار لوگ خوب
جانتی تہی کہ عہد و پیمان مرتضوی مین خصوصًا جب بضمیمۂ دعای حضرت نبوی ہو کبہی تخلف نہوگا اور کیسی ہی سختیان
ان پر کیجاوینگی اوذیتین دیجاوینگی کبہی زبان سی اف نکرینگی غیظ و غضب اور شجاعت ہاشمی کو کام نفرماوینگے
بلکہ داد صبر دینگے اور دلکو جوش تسلیم و رضا ہی بجا لاوینگی اسی بہروسی اور اطمینان پر یہ شدت طغیانی اور ستم و عداوت

اوّل وثانی کی نہین ورنہ ان بزرگوارونکی شجاعت تو طشت ازبام اور غزوات عہد نبوی مین مشہور و خاص و عام ہی اسیطرح
وحید بطن عقل کی دشمن کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ مکان نہ ایران مین تہی نہ قم اور کاشان مین نہ اوسکا قصبہ
ٹوٹا پہوٹا نہ گوشہ اوتری یا تہی بلکہ وہ رب اعلیٰ اور صاحب قاب قوسین او ادنیٰ کی حلقہ اطاعت مین تہی
۵ یہ وہ مکان نہین ہی جہ کہنیچ کر خطا کری کہنیچنے کا حکم ہی جو نہ پائی تو کیا کری بنیاد اعتقاد ۵
لکہتی ہین سنیون کی محدث ٹہری پیشاب کرتا تہا خلیفہ کہڑی کہڑی مانع اس امر کی ہوی سرداری آسیا لیکن نہ
اونکی قول پہ اونی عمل کیا نہی جاری اوسی خلیفہ کی عادت اسیطرح کہتا تہا ہی ڈبر کی حفاظت اسطرح قولہ
جہوٹی کو کیا کہی اقول بیان تو اسکی لیاقت اور دانفہمیت کی قلعی بالکل کہل گئی یہ اپنی مذہب کی کتب سی البتہ مطلب
ہی اب اس جہالت کی کوئی حد ہی حضرت عمر کا کہڑی کہڑی پیشاب کرنا پہلی اپنی کتب فارسیہ ہی مین دیکہ لیا تہا
جب نہ پاتا تب ہی شربت کا سا گہونٹ پیا ہوتا اور یہ کہا ہوتا کہ جہوٹہی کو کیا کہی ہم کہتی ہین کہ وہ شوق سے
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہی جب نہ ہی کہ وہ بیکار بجای کی ہر پہر کر اسی پر آ ہی کی اسلئی کہ روایت بول حضرت خلیفہ
بعض کتب فارسیہ اہلسنت مین جسکی تصریح آگی آتی کی باین عبارت وارد ہی و بول کردن ایستادہ یا از بقایای
عادت جاہلیت بود یا بجہت عذری کہ اورا عارض شدہ بود و در عذر عمر وجہ دیگر نیز گفتہ اند کہ وی گفتہ کہ اسنا
بول کردن نگاہ دارندہ تر است و بیرا بیش از آمدہ بود کہ دران وقت اورا علتی عارض بود کہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزی
از جانب دیگر برآید باوجود آن نہی کرد از ان حضرت رسول عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تبل قائما نہیں
اور شعار فصیحہ مین گویا خلاصہ اسی روایت صحیحہ کا ہی قولہ منی اون بڑی بڑی مجتہدون کا نام کیون نہ بتایا
یہ ہم کیا جانتی تہی کہ تم اپنی مشہور مجتہدون کو بہی نہین جانتی اور نہ اونکی تصانیف دیکہی نہ ایسی مشہور روایت سنی نہ پہر ہاین
جہالت مناظرہ پر آمادہ ہوگئی تہی شرم کی بات ہی نواب سنو اون بڑی محدث کا نام جنہنی ہمنی یہ روایت نقل کی
۵ ہی شیخ عبدالحق ہی قولہ وہ کہان کی ہین اقول بیتابی اختیار اسکی جہالت پر ہنسی آتی ہی اری بی خبر ۵
دلی جو ایک شہر ہی ویران ہوگیا وہ رہنی والی ہین اوسی اوجڑی دیار کی قولہ اور کس کتاب مین یہ روایت
لکہی گئی ہین اقول شرح مشکوٰۃ شریف مین ... کنز العمال وغیرہ دیگر کتب معتبرہ اہلسنت مین بہی یہ روایت وارد ہی
کہ لکہنا اوسکا بیکار ہی فارسی ہی سمجہی تو تصنیف کی عبارت عربی کا سمجہنا تو اسپر بہت دشوار ہی قولہ یہ ہماری

ہی جو صحابہ رسول مقبول پر بہی دلیل الزام ہی سے کون سنتا ہی کہانی تری ای یار غلط کیون لعل مین لبی
کو طومار غلط اقول جب شرح مشکوۃ مین دیکہی کاتب آنکہین کہلین گی اور دیکہنی ہی ہی اگر اسکی نزدیک صحابی
رسول مقبول پر بہی دلیل الزام ہی اور بناوٹ کا کام ہی تو ایسی کی مجتہدون کی بناوٹ اور ہیر پہیر اوسکی زیادہ
شارح مشکوۃ کا اندہیر ہی اونہین سی اسکا انتقام لی بلکہ اپنی شوہر کو ر کو یون اولٹ دی سے تو لی کس شخص
پہ کی بول کی بوجہ یار غلط کون سنتا ہی کہانی تری ای یار غلط بنیاد اعتقاد سے کہو رہی ہین رفقہ خلیفہ
نشر اکیا کتی نی ایک پاون ہی اوسکا جدا کیا خلاصۂ وحید خلیفہ سوم تین روز تک بعد شہادت شر اکی
اور کتی نی ایک پاون ہی جدا کر دیا قولہ جہوٹی ہی پر خدا کی مار پنجتن کی ہتیار کتب اہلسنت سی بجز توقف دفن
اسکا ثبوت لاو ورنہ طوق لعنت اپنی گلی مین لٹکاو اقول یہ ہر جگہ اپنی جہالت سی منہ کی کہاتا ہی پہر باتین بنا
جاتا ہی خیر ہم بتائید الہی کتب اہلسنت ہی سی اسکا ثبوت لاتی ہین اور طوق لعنت جہوٹہی کی گلی مین لٹکاتی ہین
حیوۃ الحیوان دمیری شافعی اور نہایہ ابن اثیر مین ہی کہ حضرت عثمان بعد واقعہ ناگزیر تین روز تک دفن نہین
ہوی اور نہ اون پر کسینی نماز پڑہی اور تاریخ الفی مین ہی کہ میت عثمان متعلم حش مین ڈال دی گئی اور اسپی پڑی
رہی کتون نی ایک پاون کہا لیا اور شرح نہج البلاغہ حدیدی مین ہی کہ جب دختر عثمان نی اپنی باپ کی لاش
پر نوحہ کیا تو طلحہ وغیرہ نی ڈہیلی ماری اور حضرت عثمان کو جو خطاب حضرت عائشہ نی دیا تہا اوسکو پکار کی اسی سے
دیگر اکابر اہلسنت مثل واقدی وغیرہ نی لکہا ہی کہ بعد واقعہ عثمان تین روز تک تمامی اہل مدینہ اور اکابر صحابہ
اونکی میت کو ایک مزبلہ پر پڑا رکہا کہ طعمہ کلاب شغال ہوی اور کسینی اہل اسلام مین سی اونکی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ
پر التفات نہ کیا بلکہ اگر خویشان عثمان سی کوی ارادہ اسکا کرتا تہا تو وہ لوگ مانع ہوتی تہی تا آنکہ مروان نی تیسری روز
میت مزبلہ سی اٹہا کر مقابر یہود مین دفن کی انتہی محصل ما فی ہذہ الروایات اب استعلام بر حاشیہ وحید کا جواب بہی
واضح ہو گیا کہ میت عثمان کا مقابر یہود مین دفن ہونا اور اسکی مورخین اور علما ہی لکہ گئی ہین بس یہ اعتراض جناب
مفتی صاحب پر نہ رہا بلکہ جو کچہہ اوسنی کہا اپنی علما کی نسبت کہا چنانچہ نہایہ مین ہی کہ منجملہ اعمالی کا الیہم سیتارہ بعلوم
حش کوکب مین دفن ہوا بعد اسکی تحقیق لغت حش مین جو عبارت نہایہ مین لکہی ہی وہ اسی معتبر قوم کی سے مین
دینی کو کافی ہی قال و فیہ ان ہذہ الحشوش محتضرۃ ای تحضرہا الجن والشیاطین یعنی الکنیف و مواضع

حاشیہ وحید

قضاء الحاجة الواحد حش بالفتح اصله من حش البستان لانهم کانوا یتغوطون فی البساتین انتهی مختصراً اسکا
یہی کہ یہ حشوش مقامات حضور جن و شیاطین اور مواضع قضاء حاجت ہیں اب کہیں یہ عالی فہم قضاء حاجت سے حاجت
سوائی نہ سمجھیں بلکہ پاخانہ پھرنا مراد ہے واحد اسکا حش ہے بالفتح اصل اسکی حش البستان ہے اسلئے کہ عرب اکثر باغوں میں قضاء
حاجت کیا کرتی تھی پس خلیفہ ثالث ایسی مقام میں دفن ہوئے نہ بقیع میں بلکہ کلام ابن ابی الحدید فدفن فی الحائط ہناک
سے صاف ظاہر ہے کہ جنت البقیع اور اس گورستان میں ایک دیوار حد فاصل تھی کہ حضرت خلیفہ اوس مقبرہ کی دیوار مذکور
میں دفن ہوئے اور اگر اس مطلب کی زیادہ توضیح اور تصریح منظور ہو تو حجج الکرامہ مولوی صدیق حسن قنوجی بھوپالے
کی صفحہ ۹۳ میں یہ عبارت دیکھیے در شبانگاه آنروز که او را قتل کرده بودند جبیر بن مطعم و حکیم بن حزام و عبد الله
بن الزبیر و بعضی دیگر از اصحاب آمدند و او را یعنی میت عثمان را از انجا که افتاده بود برگرفته ببقیع بردند و از دفن او
در انجا نیز جماعه از ایشان مانع آمدند تا در حش کوکب که بستانی بود در شرقی البقیع تعلق با ابان بن عثمان داشت بردند و جبیر بن مطعم
و جماعه دیگر با وی نماز گزاردند و در آن موضع قبری حفر کردند و او را در وی نهادند و دیواری را بر بالای آن افگندند و مدفن
او را بآن پوشیدند و برگشتند و این حش کوکب موضعی بود خارج البقیع که مردم از دفن موتی در وی کراهت میداشتند
آورده اند که روزی عثمان رضی الله عنه در انجا استاده بود وی گفت باشد که مردی صالح هلاک گردد و در انجا مدفون شود
بدانجهت تا نوبس مردم شود و اول کسی که در ان زمین مدفون گشت عثمان بود رضی الله عنه بعد از وی مروان در وقتیکه از
جانب معاویه عامل مدینه شد آن موضع را داخل البقیع گردانید انتهی پس حمید کا حاشیہ محض ہیچ و لچر ہے محققین اہلسنت خود
اقرار کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بقیع میں دفن نہونے پائے اور مجبوری اونکو تین روز کی بعد پوشیدہ حش کوکب میں جو
خارج از بقیع ایک مقام عرب کی پاخانہ پھرنے کا تھا دفن کیا اور اوسپر ایک دار گرا کر چھپا دیا بعد اسکی جو مروان نے عہد معاویہ
میں اسموضع ناپاک کو جنت البقیع میں داخل کرکی یہ گوہ کا ٹوکرا اپنی سر پر لیا اس سے دفن عثمان بقیع میں ہرگز نہ سمجھا
جائیگا اور نہ بقیع کہ جسمیں مزارات مقدسہ حضرات معصومین ہیں حش کوکب اور نہ حش کوکب کبھی بقیع کہلائیگا
علاوہ جس موضع میں کہ لوگ دفن موتی سے کراہت کرتی تھی اوسی کی نسبت حضرت عثمان نے خاص اپنی دفن کی پیشین گوئی
کی وحید الفہم براہ نادانی یہ کرامات عثمانی کیوں مٹا رہا ہے اور جنۃ البقیع میں اونکی دفن ہونیکا جھوٹا دعوے
کرکی مروان کی ٹوکرے کا گوہ یہ کیوں سمیٹ رہا ہے اب اس بالا عزانی لا یعنی کو بشرط حیات مولوی عثمانی جانی ہمارا کہنا ہے

قولہ اب ہماری سوال کا جواب دو کہ امام حسین علیہ السلام کی نعش پر معرکہ کربلا مین کیا گزرا اور کتنی روز لاش مبارک
پڑی رہی اور کیا بی ادبی مقتدیان اوسکی ساتھ کی اقول ابتدا کیر قوم یزید نے بدعوی خون عثمان حضرت امام حسین
کو شہید کیا اور وحید مرید یزید نے امانت نعش خلیفہ کا قصاص نعش حضرت امام علیہ السلام سے لیا اب اسکا جواب
سنی کہ نعش پاک نور دیدہ صاحب لولاک معہ لاشہای دیگر شہدا علیہ وعلیہم آلاف التحیۃ والثنا زمین کربلا پر تین روز
اور بنا بر مشہور چالیس روز تک افتادہ رہی مگر یہ افتادگی بمصلحت اعلان رفعت شان حضرت امام زمان تھی چنانچہ
بموجب روایات مقاتل فریقین انواع کرامات ومعجزات اور غرائب امور اوس نعش مقدس سے ظہور مین آئی رسی
دن کو طائران اولی اجنحہ اپنی پرونسی اوسپر سایہ کرتی تھی رات کو ستاری آسمان سے ٹوٹتی تھی ہواتف اور جنون کی
مرثیہ پڑھتی اور نوحہ وماتم کرنیکی آوازین آتی تھین حضرت آدم ونوح وموسی وعیسی حضرت سید انبیا کی ساتھ تشریف لاتی
تھی اور بکمال درد ویاس جثہ بلا راس امام اشرف ناس کو اپنی اپنی سینون سے لگاتی تھی اور نوحہ وزاری بجا لاتی
اونکی قاتلون کی حق مین دعای بد فرماتی تھی درندی اوس جثہ مقدسہ کی حفاظت کرتی تھی جب ہوا چلتی تھی تو تمام
صحرای کربلا اور وادی نینوا رایحہ مسک وعنبر سے مملو اور معطر اور تاریکی شب مین اوسکی نور خدادادی سے روشن اور منور
ہوجاتا تھا اشقیا کی لیے اوسکی یعنی بعد شہادت گھوڑے دوڑانی وغیرہ پر جو سزای عبرت الناظرین دنیا مین علاوہ عذاب الیم
یوم الدین ہوئی اوسکو اور کتب درکنار اپنی پیر ومرشد کی سر الشہادتین مین بھی دیکھ لی اور اگر عبارت عربی نہ سمجھی تو اوسکی
ترجمہ کو بغور دیکھی اور اپنی کج فہمی سے ایک کو دوسری پر قیاس نکری ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک اب اگر کچھ بھی
حیا وغیرت ہو تو جیسا ہمنی تمہاری سوال مہمل کا جواب دیا ویسا ہی تم ہماری سوال اول کا جواب دو کہ حضرت عثمان کی نعش
کیون تین روز تک مزبلہ پر پڑی رہی اور طعمہ کلاب ونسناس ہوتی رہی اور اہل مدینہ نے کیون میت خلیفہ کی یہ بیحرمتی ہونے
دی اور اکابر صحابہ نے باوجود نص حرمۃ المسلم اعظم من حرمۃ الکعبہ باوصف کلہم عدول ہونے کی کیون اس حکم
سے عدول کیا اور خود متولی دفن وکفن ہونا کیا بلکہ خویشان عثمان کو بھی اونکا گور وکفن کرنی نہ دیا اور سبب اسکا ظاہرہ
یہ ہوا کہ حضرت امیر پہلی تو بنا بر روایت ریاض النضرۃ واقعہ قتل عثمان سنکر بسبب شدت غم والم معاذ اللہ ایسی فہم ہوا العقل ہوگئے
کہ حضرت امام حسن کی رخسار نازک پر طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کی سینہ بی کینہ پر گھونسا لگایا اور الزام یہ فرمایا کہ تم
دروازہ پر موجود رہی اور لوگون نی امیر المومنین یعنی عثمان کو قتل کیا پھر بعد اس جوش وخروش کی ایسی ساکت اور خموش ہوی

تین روز تک خبر ہی نہ لی کہ امیر المومنین مقتول ہیں صحابہ عدول کی ثابتہ پی کیا گذری اور اگر بغرض محال یہ کہے
کہ قتل عثمان کی خوف سے خانہ گزین ہوئے تو یہ بھی نہ بنیگا اسلئے کہ یہ تو خود اوپر کہہ چکا ہے کہ حضرت امیر اہلسنت کی بزرگ
گوار تھے نہ معاذ اللہ خائف و فرار حضرات شیخین کی دوست وفادار تھے نہ تقیہ نامعقول کی سزاوار پھر اوسوقت جلال
ہاشمی کیوں ان گیا تھا کہ قتل عثمان کی خبر سنتے ہی تاب نہ آئی حسنین کو خلاف عادت بلا قصور مارا ابن طلحہ و ابن زبیر کو
لعن طعن کیا باہر نہ ہوا شور سے پہر یہ بی نکلی کیسے ہوئی کہ تین دن تک ڈر سے خوف کی قدم گہر سے باہر نہ نکالا تجہیز و
تکفین کیسی نماز جنازہ دیکھا یعنی میت خلیفہ کو تین دن گہنے سے جیفہ بنایا سڑا ڈالا پہر اسپر بھی صبر نہ آیا تا اینکہ او
نسبت قتلہ اللہ فرمایا جا اللہ یہ وہی علی ہیں جو ہمراہ جنازہ اکبھی [illegible] مدینہ سے مدائن جا کر حضرت سلمان فارسی کے
تجہیز و تکفین کر آئے اور واقعہ عثمان میں تو اپنے شہر کا معاملہ تھا [illegible] جانا تھا نہ آنا اور نہ طی مسافت جسمیں زحمت
اوٹھانا فرض کیا بالفعل امور واجب کفائی تھی اور بعض سنت لیکن جب کوئی خبر نہوا تب تو آپ پر سرانجام اور انصرام اون
امور کا لازم تھا جنکو مصاحف ثلاثہ [illegible] اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] دال ہیں کالا ہی آپ وحید کو جانا کچہ وحشت کی نہ
تہہ جواب ان جملہ شقوق کا بہت سہج سمجھ لیجیے دی قولہ اور قاتل امام جناب امیر کا کون تھا اقول شاید کیا
اس بات کا ہے کہ بنابر مشہور حضرت ام البنین زوجہ امیر المومنین اوسی قبیلہ سے تہیں جسکی شمر ملعون قاتل امام تھا ایسے
یا شبہ بہ نسبت دشمنان اہل بیت جب حضرت بشیر و نذیر کی سالی یا سسری ہونیکا بنابر نصوص و خامت عاقبت اعدائے شر
کچہ لحاظ نہیں کرتی تو بیٹا یا بیری یا سالی سسری ہونیکا کیا لحاظ کرینگی اہلسنت البتہ والدین ماجدین منبر و امام کی
ایسے رابت کی محض بغرض فاسد یا قبیح وجہ صحابیت اور اس قسم کی رشتہ دارونکی یا وصف عداوت و انواع مظالم عنو
و دیگر شرور و فسق و فجور رعایت اور حمایت کرلی ہیں خصوصا معاویہ و یزید جو بالاعلان دشمن خاندان اور قاتل
دودمان رسالت تھی اونکی حق میں جو کچہ لیس بوت یہ فرقہ کرتا ہے ناظر کتب قوم پر مخفی نہیں اور یزید کی مظالم کا کیا ذکر
اوسکی باپ نے اہل بیت کی نسبت کس بات میں صرفہ کیا تا اینکہ بموجب روایت ربیع الابرار حضرت امام حسن کو بتوسط جعدہ
ملعونہ زہر دیا پہر آپ کی شہادت پر تکبیریں خوش ہو ہو کر کہیں سجدہ شکر ادا کیا اب خود ہی سمجھ لی کہ قاتل امام حضرت شبیر فرزند
کون تھا قولہ اور بلانے والی کوفہ سے شیعہ علی تھی یا شیعہ عثمان سے اگر ایمان ہو سچ سچ بولو سند ہو سکی جو معقول الا
اقول جواب اسکا بالتفصیل موجب تطویل ہے مگر بعبارت مختصر ضرب حیدریہ حضرت سلطان العلماء طاب ثراہ و جمیع [illegible]

اس مقام میں کافی اور وافی ہی کہ احدی از عقلا فضلاً من الفضلا تجویز نمی نماید کہ مثلاً اہتہ دین کہ مستحق خلود
نار بہ سب شیعیان اند معدود شیعہ باشند چہ بموداي کریمہ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ و بدلول
قاعدہ مسلمہ دوم کفر ہ وجوب محبت اہل بیت از ضروریات دین و منکرش ولو فعلاً از دائرۂ اسلام خارج و بالعام
ینتفی الخاص پس چگونہ کافر را شیعہ حقیقی قرار توان داد اہی ہا اذ روا یجاد پس معلوم ہوا کہ جلانے والے کوفہ سی اور
قتل امام کے شیعہ حقیقی علی تہی نہ شیعہ حسن بلکہ شیعہ آل ابوسفیان از حسب اطلاع شاہ صاحب شیعہ اول ہی تہی سبحان اللہ
اہلسنت فقط عترت کی رعایت یزید پلید کی حمایت کریں شہادت امام پر اوسکی خوش ہونی کی تاویلیں فرمائیں مستحق
دعای اللّٰہمّ اغفر للمؤمنین جانکر اوسکو مؤمن ٹہرائیں یہ مشتہای حسنت ودینداری ہی کہ قاتل حسین سلیمان پلید
لعنتی ہیں اور ابن سعد نحس شوم اور شمر ملعون وظلوم پر بہی حکم ثقاۃ رواۃ جاری ہی پہر اسپر نہ کچہہ ننگ نہ عار بلکہ المحبت
ہونیکو تیار کبہی تو انصاف پر آؤ سچ بتاؤ کہ معاویہ و یزید کو سنی خلیفہ برحق اور امرای اثناعشر میں داخل جانکی
یا شیعہ اونکی منع طعن اور اثبات ایمان میں سنی جان دیتی ہیں یا شیعہ قاتل امام شمر نطفہ حرام کو بصراحت قتل امام
بموجب کلام هو الذی قتل الحسین وهو تابعی ثقة سنی قابل اعتماد روایت اور ثقہ جانتی ہیں یا شیعہ اثبات خلافت
یزید اور نفی امامت امام شہید کیو سیوطی لم ینتظر الحسین امر بل قتل قبل ذلك کی سنی قایل ہیں یا شیعہ نقل کفر کفر نباشد
اول خارجی فی الاسلام الحسین بلکہ اس سی بہی بڑہکر ما قتل الحسین الا بسیف جدہ لانہ الخلیفۃ والحسین
باغ علیہ خاص حضرات اہلسنت کا اعتقاد ہی یا شیعیان عترت کا سے بہت بڑہ بڑہ کی ہست با ابن زیاد عیوم
خانگی اپنی چہپا و بنیاد عقائد سے قرآن بہت سی آگ میں رکہکر جلا دو پانی میں جوش کرکے بہت
بہادی قوله جواب اسکا بشرح و بسط تحفہ میں موجود ہی ہمکو اوسکی اعادہ کی ضرورت نہیں اور جو تحفہ فہمی کا یہ
ہنر تو اپنی کتاب کی سند بہی لو روی الکلینی عن زید بن جہم الہلالی عن الصادق علیہ السلام انہ قال ولا تکونوا
کالتی نقضت غزلها من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکونوا ائمۃ هی ازکیٰ من ائمتکم
فقلت جعلت فداك ائمۃ قال ای واللہ قلت انما یقرأ اربی قال وما اربی واومی بیدہ فطرحها
انتہی یہان آپ کی یہ بیت بلی سے ہی وہ فصاحت سمہین کہ جو لاجواب ہی لاریب کتاب خدا کی کتاب ہی
یا وہ جو جلا یا گیا اگر بیت اول صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلایا گیا وہ قرآن نہ تہا اور بیت ثانی میں آپ جہوٹی ہ

اور جوبیت ثانی صحیح ہی نوبت اول آپ کی دروغ نویسی پر پہر الہی کی اور خدا کا کلام وانا لہ لحافظون باطل ہوکر الزام
وات احدیت پر آتا ہی دونوں طرح سی آپ کی کلام نی آپ کو جہوٹہا بنایا پہر ہی اگر جلانی کا نام لو تو وہی الزام امام کو دو اگر
ایک محرق القرآن ہین تو دوسری سقط القرآن ہوی اقول رد جواب تحفہ مسروقہ شرمیہ وتشئید المطاعن وغیرہ مین
مفصل ونکس موجود ہی مگر تم معذور ہو کہ تمہاری عقل وفہم ہی مفقود ہی خیر بدعت حضرت عثمان یعنی احراق قران
کی ثبوت مین اپنی بہت بہار ہی کہ آپ صحیح بخاری کی سند تمہی لو لیکن ہم اس روایت طویلہ کا ایکہی فقرہ بائر جمہ لکہتی ہیں
کہ تمکو تسکین ہو وقت نہ ہو وامر ما سواہ من القران فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق یعنی حضرت
عثمان نی بجز اوس قرآن کی جو خود ترتیب دیا تہا باقی کل قرانوں کی جلانی کا حکم کیا اور صاحب فتح الباری شارح صحیح بخاری
کا بہی کہنا ہو کہ وہ جو کل مصحف یخالف المصحف الذے ارسل بہ فذلک زمان حرق المصاحف
فی العراق بالنار یعنی حضرت عثمان نی حکم دیا کہ جو قرآن اونکی بہیجی ہوی قران کی مخالف ہون وہ جلادی جاوین
پس یہ وہ زمانہ تہا جسمین قرآن مجید عراق مین اگ سی جلای گئی اور شیخ عبد الحق دہلوی بہی شرح مشکوۃ بزبان فارسی
مین وظاہر انست کہ انچہ نزد حفصہ بود بعد از وفای وعدہ رد نیز مفوت شدہ باشد اور سبب احراق مصاحف
یہی تہا کہ قرآن مرتب کردہ حضرت عثمان رواج پائی اختلافات قرارت وترتیب مصاحف متعددہ کا جہگڑا
بالکل اوٹہ جاتی باقی اون مصاحف محرقہ کی قرآن ہونمین کیا کلام ہی اسیوجہ سی امام اہلسنت فخر رازی نی بجواب
طعن احراق قرآن نہایۃ العقول مین یہ عذر بارد ونا مقبول پیش کیا ہی واما احراق سائر المصاحف فذالک
بالحقیقہ نہایۃ التعظیم لئلا یسقط المنبتد منہ علی الارض فینالہ نوع استخفاف یعنی لیکن جلانا تمام قرانوں کا
پس یہ در حقیقت نہایت تعظیم ہی تاکہ اونمین سی پراگندہ ہوکر زمین پر نہ گری کہ ایک قسم کا استخفاف ہونچی پس اگر وہ
مصاحف محرقہ مثل قران مروج کی قرآن نہوتی تو امام اہلسنت کبہی اونکی تعظیم واکرام مین یہ اہتمام نفرماتی اور کبہی لفظ
مصاحف کا اطلاق اونپر نکرتی اور نہ استخفاف سی بچاتی پہر ہی اگر قرآن جلانی سی انکار کی لو تو یہ الزام اپنی امام
کو دو مگر وہ الزام نہ کہاوین گی بلکہ باتفاق دیگر اکابر جو اثبات احراق قرآن مین اونکی ہمداستان ہین تمہین کو
جہٹلاوین گی پہر کیف بنا وعناد کی دونو بیتین صحیح ہین اور مصاحف محرقہ وغیر محرقہ دونو مصداق ذلک الکتاب
لاریب فیہ ہین اور بیت اول وثانی مین نہ کوی تخالف ہی نہ منافات ہی پہر قول بیدل وحید کہ اگر بیت اول

مہیجی ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلایا گیا وہ قرآن نہ تھا مجذوب کی بڑ اور خرافات ہیں اگر فصاحت قرآن اور عدم احراق
جو بیان کرتے ہیں یہ غلط ہے تو اوسکو بیان کرو اور اگر نہیں ہے تو تم دونو دعویں اپنی قول سے آپہی جھوٹے ٹہرے اور دلائل
صحت واحدت کی جاتی رہی اگر کلام خدا و انا لہ لحافظون باطل ہوکر الزام ذات احدیت پر آتا ہے تو اہی پہٹا اور ان کی
جنگ کا دین و ایمان اثبات حرق قرآن بلکہ اوسکو کمال تعظیم و تکریم قرار دینے سے خاک سیاہ ہوا جاتا ہے شیعوں کے
اعتقاد میں تو یہ کلام حق برحق ہے اور قرآن جمع کردہ حضرت امیر جسکی ترتیب بقول ابن سیرین وغیرہ مطابق نزول
ہی اور وہ تعین علم کتب بیشا حضرات ائمہ اہلبیت کی پاس محفوظ رہا اور بنا برارشاد سید کونین و مفاد حدیث ثقلین
قرآن و اہلبیت میں کبھی جدائی نہیں ہوئی اور نہ تا قیام فزع اکبر اور ورود حوض کوثر اونمیں افتراق ہوگا
اور اس زمانہ میں وہ حضرت حجت خدا صاحب زمانہ کی پاس موجود اور خدا قرآن اور بقیۂ عترت سید الانس والجان
دونوں کا حافظ ہے رہا یہ قرآن مروج پس اگرچہ اسکی ترتیب موافق تنزیل نہیں اور بموجب تصریحات فریقین فی الجملہ
آیات نقصان بھی ثابت ہوتا ہے لیکن جسقدر ہے بلا شبہ کلام خدا اور واجب العمل ہے اور ہم غیبت امام عصر میں
اسی کی بیعت پر مامور ہیں اب روایت کلینی علیہ الرحمہ میں خیانت کرنے کی شکایت اور اصول کافی کی کتاب الحجۃ
باب الاشارۃ والنص علی امیر المؤمنین میں بایں الفاظ مسلی ہے روایت ہے محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن محمد
بن اسمعیل عن منصور بن یونس عن زید بن الجہم الہلالی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول لما
نزلت ولایۃ علی بن ابی طالب کان من قول رسول اللہ صلعم سلموا علی علی بامرۃ المؤمنین فکان مما اکد اللہ علیہما
فی ذلک الیوم یا زید قول رسول اللہ صلعم لہما قوما فسلما علیہ بامرۃ المؤمنین فقالا امن اللہ او من رسولہ یا
رسول اللہ صلعم فقال لہما رسول اللہ صلعم من اللہ ومن رسولہ فانزل اللہ عز وجل ولا تنقضوا الایمان بعد
توکیدہا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما تفعلون یعنی بہ قول رسول اللہ صلعم لہما وقولہما
امن اللہ او من رسولہ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان
تکون ائمۃ ہی ازکی من ائمتکم قال قلت جعلت فداک ائمۃ قال ای واللہ ائمۃ قلت فانا نقرا اربی قال ویحک
ما اربی واومی بیدہ فطرحہا انتہی بقدر الحاجۃ اب عبارت مع کتاب دیکھنے سے واضح ہو گیا کہ میان وحید الدین
حضرات کو جن حضرات شیخین کا ذکر خیر ہے بالکل اڑا گیا ہے چہ آسنی ابتدا کی وہاں پر ففوا انہ قرأ اور جہاں پر ختم کیا وہاں نقطہ

اهانۃً اپنی طرف سے بڑھایا ہے [illegible] دو شد ہیر خیال آیا کہ وحید بی سوا دسی یہ تسوید مبیت بعید ہی کہ وہ بسبب قلت لیاقت اس
علم کا رسی سی عاری ہیں [illegible] صاحب تحفہ کی یہ کارگزاری ہی خدا کی قدرت سی وہ ال مسروقہ مطبوعہ دہلی ہی وہ تناب
[illegible] چند دفتر ہیں جو وحید خود غلط لی غلط سلط لکہی ہیں اوسی اضافہ کی ساتہ لکہی
[illegible] فراست [illegible] صاحب کی صنعت ہر لی [illegible] ہاری طرفسی کی جناب جواب [illegible] وحید بیچارہ ہی لی شاہجی کی اعمال
اور ہماری پردہ ہوگا [illegible] کیا خود شاہ صاحب کو یہ بہی خیال نہ آیا کہ ضمیر مونث فاطمہ کیطرف ہی توجہ قرانی اور
ہر جا بیت قران [illegible] گر قرآن کا تو حدیث ہر جن کو میں ذکر ہی نہیں ہیر انقلاب ہی ہیہود اور مثل مخالفہ
لہ [illegible] مردود ہو جاتا ہے کیف چونکہ لفظ یہ مونث سماعی ہی لیس ضمیر مونث فاطمہا کی اوسکی طرف پہرتی ہی اور
مرجع بہی اوسکا [illegible] کہ وقت تکلم خصوصًا جب کسی امر غیر مرضی میں کوئی اصرار اور بحث کریں یا تیہ کا بلانا یا
گرانا [illegible] مرسوم و معمول ہی سو وہ یہ ہی حضرت امام علیہ السلام نے یہیں سائل کی تعجبانہ مکرر استفسار
اور بحث و تکرار [illegible] بطور [illegible] گرانے کی معاذ اللہ قرآن کا گرانا [illegible] آسمان خیانہ [illegible] کہا لسلام
[illegible] اور کو قرآن کا جلنا [illegible] گستاخی جرات قولہ
[illegible] امام [illegible] اقول [illegible] مان و آتش کندہ
[illegible] سا [illegible] ہی بکار اور آدم بازاری ہی بزاری ہی سزاوار ہی مگر
بضرورت کہا جاتا ہے [illegible] صاحب کا محرق القرآن ہونا تو معتمدین اہلسنت نے بیان کیا اور حضرت امام مسقط اهرت
ہونیکا پیر و مرید یعنی [illegible] وحید دونوں نے بہتان کیا اس افترا پردازی اور کار سازی پر بہی جب نہ متنبہ ہوئے
[illegible] اور سپر عتبہ بن ربیعہ والی [illegible] سے منتج کیا ہی [illegible] گفتگو کا امون پر تہمت
[illegible] منسوب جاتی ہی جو وہ حاکم تہا شام کا جسکا سگا نیزہ ہی قاتل امام کا قولہ
[illegible] علی [illegible] النزیع والاعوجاج جسکو جناب الوالایہ اپنا بیاہی تہا ت
اوسکو جو شخص ایسا کلمہ [illegible] وہ خود لطعنہ حرام ہی اور منکر قول امام اقول یہ معجزنہ تو اخوان مسلمان کہیں بہی
سرکیا گیا مگر الحمد للہ کہ وعدہ سابقہ کی ایفا کا وقت آگیا پس متوجہ ہو کر سنیے کہ حضرت امیر نے ابتدائی خطبہ میں جملہ
از عبارت مزبورہ [illegible] طیبات ارشاد فرماتے ہیں الم تقولوا عند رفعہم المصاحف حیلۃ وغیلۃ ومکرا و

وخدیعۃ اخواننا واهل دعوتنا استقالونا واستراحوا الی کتاب الله سبحانه اس کلام بلاغت نظام سے ظاہر ہے
کہ مسلمین عہد حضرت امیر اخواننا کا اطلاق اہل بغاوت پر کرتے تھے لہذا آپ نے بھی معاذ اللہ بعضہم اخواننا فرمایا
مگر اسمیں اہل بغاوت کی کچھ فضیلت نہیں ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا علی ہذا اطلاق اسلام بھی باغیوں پر بمقابلہ
مشرکین وعبدۂ اصنام کیا جاتا تھا چنانچہ ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے شرح خطبہ مذکورہ میں اسکی تصریح
اسطرح کی ہے فان قلت انه قال نقاتل اخواننا من المسلمین وانتم لا تطلقون علی اهل الشام المحاربین له
لفظة المسلمین قلت انا لا نذهب الی ان صاحب الکبیرة لا یسمی مؤمنا ولا مسلما انا نجیز ان یطلق
هذا اللفظ اذا قصد به تمییزه عن اهل الذمة وعابدی الاصنام انتهی اس کلام عمدہ علامہ معتزلی سے بخوبی
ظاہر ہے کہ اطلاق اسلام بجانب اہل شام وغیرہ پر بطریق حقیقت نہیں کیا جاتا بلکہ بنا بر تفرقہ وتمیز مابین اہل ذمہ وعبدۂ اصنام
وما بین محاربین امام مجازاً اطلاق اسلام ان پر کیا گیا ہے پس الفاظ اخوت اور اسلام جو ... انکی فضیلت خود سنی بھی
نہیں لکھ سکتے ... فخر ومباہات نہیں ... الفاظ کا کام ہی ... بعض حضرات ... مولانا ...
نور اللہ مرقدہ ذکر کئے جاتے ہیں کہ وہ ... کی نسبت کیا خوب فرماتے ہیں ... اخواننا بغوا علینا ...
بغیان نداشت باشد ... خواندن ... الی عاد اخاهم هودا والی ثمود اخاهم صالحا
واذکر اخا عاد ومانند آن دلالت بر سلامت ایشان ندارد بلکہ کافر بودند ... بودند
... صاحب گوید خارجی ... اگر ... اخوانا ... الذین آمنوا ...
... باشد کہ ... واذا لقوا الذین کفروا ... باشد ورضی اللہ عنهم ... رضای ابدی
... ومن نکث فانما ینکث ... نباشد وقول اخواننا آنگاہ دلالت ... کند کہ ... بغوا
علینا ... نباشد انتهی ... اور ... حرام کو ... علامہ خوب ... اور ... ذکر ہے ... میں
وحید ... بہرکیف یہ کلمہ حاکم شام کی نسبت خود جناب ... صاحب نے نہیں فرمایا بلکہ ... کی کتب معتبرہ میں
ابو المنذر کی کتاب ... میں ... مطالب ... کان معاویة لا ... الی ان قال ... هذه امة من
العلمات ... بیان ... خاطر ... ابو المنذر کی ... عبارت ... ان ...
تفصیل اور شرارت ... ترجمہ فقرات ... شرح علامات بلکہ ان سب باتوں ... وحید ... عمدہ ...

چهوڑا اب بیان ہی اپنی لقمہ پایا اور اسکا قول اسکی بعض اکابر یعنی ابو المنذر وغیرہ پر صادق آیا اب اسکی ساتہی
ابو المنذر کا منادی پکارتا ہی کہ کیسا ہاتہی اپنی ہی فوج کو مارتا ہی قولہ یزید کی سگی ہونی سی امیہ معاویہ خارج از
ایمان نہیں ابو طالب کی بیدینی ہی جیسا کہ تفسیر الی البحار و دمین ہی جناب پیامبر کا نقصان نہین اقول یزید
کی سگی ہونی سی نہین بلکہ خلیفہ بحق اور امام وقت پر خروج و بغاوت اور محاربہ کرنی سی یہ خرابی آئی کہ ایمان
و اسلام نی رخصت پائی او سپر طرہ یہ ہی ہوا کہ یزید پلید کی حمایت و رعایت کی او سکو اپنی حیات میں بجفا عتیقہ
علی الفاسد اپنا جانشین کیا اہل حل و عقد سی او سکی بیعت کروائی او سکی خلافت سراپا آفت کی نسبت جا بجا
ہوا کہ یزید کی سگی ہونی سی نہ صرف بلکہ او سکی خلیفہ بنانی سی یہ نقصان ہوا اور حبیب اللہ و دشمن خاندان نبی
ابی حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو جو بڑی مربی اور سرپرست اور عضد رسول مقبول تہی اور اسلام او نکا
تصریح حضرت امیر و نیز بقول ابن ابی الحدید اہل بیت کی نزدیک ثابت و برقرار اور بمقتضای نص انی ما کنت
متخذ المضلین عضدا اور بمؤدای اشعار ایمانی سے وابیض یستسقی الغمام بوجہہ الخ اشعار ایمانی بمرو
و آشکار ہی بیدین کہا تو ہمکو کلا اپنی نسبت سخت کلامی کا جاتا رہا بہرکیف ملای قزوینی علیہ الرحمہ کی چند
در بارہ مربی سید کائنات برعایت اختصار لکہی جاتی ہین جو صاحب فضائح کی رد مین سطیح فرمائی ہین
از ظہور کفر ابو طالب رضی خواجہ ناجی را از کجا معلوم شدہ از انجا کہ چون رسول علیہ السلام طفل از
و ہمہ اعمامش از وی تبرا کردند ابو طالب او را گرفت و بخانہ برد و تربیت کرد و خدمت بجا آورد تا بزرگ شد یا از انجا
کہ چون رسول دعوت کرد قوم را بدین اسلام و شریعت و احکام و ہمہ اعمام و خویشان از و تبرا کردند ابو طالب با ہمہ
اہل بیت و شر کفار قریش و صنادید مکہ ظاہرا و باطنا از وی دفع میکرد یا از انجا کہ چون علی در نماز اقتدا بمصطفی صلعم کرد
پسر دیگر خود جعفر را گفت یا جعفر صل جناح ابن عمک تا او نیز اقتدا کرد یا از انجا کہ در وقتیکہ ابو طالب نامہ بنجاشی
می نوشت این ابیات غرا در حق حضرت مصطفی گفتہ بایشان نوشت سے تعلم ملیک الحبش ان محمدا نبی
کموسی و المسیح بن مریم یا از انجا کہ در مرض الموت کہ بجوار خدای تعالی میرفت در وصیت حضرت رسالت این ابیات
نظم فرمود سے اوصی بنصر النبی الخیر مشہد علیا ابنی و شیخ القوم عباسا یا از انجا کہ
مادام کہ تا ابو طالب در قید حیات بود حضرت رسالت را بمہاجرت از مکہ حاجت نیفتاد و چون آن سید بمرد ان سرور را بیرون

شیر برفت رسول مختار را مہاجرت ناچار شد انتہی اور تفسیر ابی الجارود کی عبارت جو اونکی عمر سلمانا بشارت پر دال
جسکا ذکر کبھی بزبانی عبارت آرائی ایسی باحیا شخص کی جسکی چوری اور زنا بازی بپایہ ثبوت اور شخص بسا نا ذہن پہونچ
ہوتی آئی ہی قابل اعتبار نہین اوسپر یہ دعوی کیگئی کہ حضرت ابوطالب کی مرنیسی کچھ جناب امیر کا نقصان نہ ہوا
مگر امیر المومنین معاویہ اور دیگر اہل شام کی فقدان اسلام کی بسبب اخوت ذرضیہ آپ کا ضرر انقصان اور نا بیشتر کی
ہی ان ہذا الشئ عجاب ولا ینفعلہ الا الخوارج والنصاب ماشاء اللہ جب امام کی ابوت جسی کہ کوئی
قرابت کا نہین حضرت ابوطالب کی کچھ کام نہ آئی تو یہ اخوت برای نام حضرت معاویہ و دیگر اہل شام کی کیا کام آتی
بلکہ ذرہ باز پرس محاربہ امام کیہ اور بھی رنگ لائیگی قولہ معاذ اللہ جسکو امام اپنا بھائی کہین انکو اوس قدر
اوسپر بھی موخذہ پڑتا و دیگر محب اہل بیت ہونی کو تیار خدا انکی غضب سی بچا وی ۵ صحبت مین نہ انکی کوئی حیا
بس ذات سی کیا بچاہی اقول جتنا اسکا جواب گذر ہو چکا خبر کہیا در یہی سنو کہ حضرت امیر نی مثل اہل شام فرقہ
خوارج بد انجام کو بھی بھائی فرمایا ہی حالانکہ اہلسنت بھی خوارج کو بسبب آخرت کافر جانتی ہین بس یہی حال انکا
بھی جانیں انکی مسلوب الایمان کہنی کا برا نہ مانیں ورنہ باوجود نص قطعی جو ملیٹ حربک کفر محاربین امیر المومنین
انکار اونکی خلافت و امامت کا اقرار حضرت امیر کی پدر بزرگوار کی کفر پر مبالغہ و اصرار حضرات اہل بیت کا قول
اسلام مین انکی نزدیک محض بی اعتبار ہی اہل بیت کی دشمنون کی دوست بلکہ ہمراہ دوست ہوکر اس ہزیانہ پر موخذہ
دی تذکرہ ریش تعلی ہاکر محب اہل بیت ہونی کو تیار خدا انکی غضب سی بچا ہی انکی اولاد پیر مین نہین کو حضیا ۵
ایسی ہی اگر اسکو شرم آئی مہمل بکتی سی تا نہ اونہا ہی حب یاد اعتقاد ۵ بوبکر جب خلیفہ ہوا بعد مصطفی
چھینا فدک کو فاطمہ زہرا سی کی جفا کہنی لگا کہ صدقہ ہی یہ حق تمہارا نہین مال نبی کو ترکہ بنا انکو نہین دینا
اہل بیت کو تاراج کردیا آل نبی کو قوت کا محتاج کردیا جبتک جہان مین بنت رسول خدا رہی غمگین رہی ملول
اور خفا رہی تا زندگی خلیفہ سی ہرگز نہ بات کی پھر کہہ گئین غیر ہی کو تا وفات کی شب خدا انکی حب وصیت عمل کیا
بوبکر کو جنازہ پہ آنی نہین دیا آزردہ جسی ہوکی گئی دختر نبی تا حشر بوس سی راضی نہ ہوگا خدا کبھی وحید
ان اشعار سی فقط اخیر کی چار شعرونکا یہ خلاصہ کیا قولہ اپنی زندگی بھر جناب سیدہ ناراض و ملول رہین اور
خلیفہ اول سی بات نہ کی جسکی دختر نبی آزردہ ہو اوس سی خدا راضی نہ ہوگا حالانکہ کافی کلینی مین حضرت امام جعفر صادق

ہوتی ہیں ان العلماء ورثة الانبیاء وذلک لان الانبیاء لم یورثوا درهما ولا دینارا وانما اورثوا
من احادیثهم فمن اخذ بشیء منها فقد اخذ بحظ وافر امام کے قول سے ثابت ہوا کہ انبیا درہم و دینار کا
وارث ہی نہیں کرتے جب اسکا وارث نہ کیا تو زمین کا وارث کیونکر کرینگے اور پہر حصر کر دیا کہ اونکی توریث
جب توریث انبیا علم میں حصر ہوگئی تو زمین جائداد کیونکر میراث میں آگئی لہذا حضرت میراث فدک
گمان رہا اب بہی اگر آپ کے نزدیک نارضگی و قوت سے محتاج کر دینا باقی رہا تو یہ حتجاج نسا لکین اس عبارت کے
تمام خیال کو بہی گا دور کئے دیتا ہوں وہ عبارت یہ ہے کہ جب دیکھا ابوبکر نے جنکہ فاطمہ قابض ہوئیں اور
اور در کلام کیا بعد اسکے مقدمہ فدک میں گران گذری یہ بات ابوبکر پر تو ارادہ کیا اونکی
اور کہا سچ کہا اے بیٹی رسول اللہ کی اپنے دعوے میں لیکن دیکہا میں نے رسول اللہ کو تقسیم کرتے تھے فدک کو
تمکو اور محنت کرنے والوں کو اوسمیں سے پہر فرمایا فاطمہ نے تقسیم کر فدک میں جسطرح کرتے تھے باپ میرے
نے قسم خدا کی البتہ کرونگا میں اوسیطرح پس کہا فاطمہ نے اے اللہ گواہ ہو تو کہ
تہے اونکو فدک سے اور باقی تقسیم کر دیتے تہے فقیروں اور محتاجوں اور مسافروں کو
جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت بہی خلیفہ اول نے دیا اور خدا ہی رضامندی سیدہ پر گواہ ہوا
سے ساری خدشے تہے جس بہانے میں اوڑ گئے چٹکیاں بجاتے میں **اقول** بلاشبہ
تہی یا اہل مطبع نے غلط لکہا بہت صحیح اور کلام معصوم ہی لیکن غیر معصوم کی
معلوم ہی جبہی اس حدیث شریف کا ذکر کیا ورنہ کلام امام جسپر اوس سے ہی استدلال
تمہارے مضر اور ہمارے مفید ہے اب ہم پہلی عبارت حدیث لکہتے ہیں پہر مطلب پر آتے ہیں کہ مراد امام
اس کلام بلاغت نظام سے ہے تمکو سمجہاتے ہیں کہ محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن خالد عن
ابی البختری عن ابی عبد اللہ ع قال ان العلماء ورثة الانبیاء وذلک ان الانبیاء لم یورثوا درهما
ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثهم فمن اخذ بشیء منها فقد اخذ حظا وافرا
نفی میراث انبیا جو اہلسنت کا مطلب ہی ہرگز ثابت نہیں مگر صاحب تحفہ نے عوام کے دہوکہ دینے کو نفی میراث انبیا پر
استدلال کیا اور جنہوں نے سمجہی بوجہی اپنے پیر کے قول کو صحیح مان لیا بڑے عقلمند ہو کہ

باز نہین آتی اب آنکہین کہول کر دیکہو کہ حدیث شریف کی ابتدائی فقرہ سی حضرت امام نی براہ اعجاز تم لوگون کی
شبہ فاسد کو باطل کر دیا اور فرمایا ہی بیشک علما ورثہ انبیا ہین پس چونکہ باعتبار حقیقت لفظ وراثت کا استعمال مال مین
ہوتا ہی یہ احتمال تہا کہ عوام گمان کرتی کہ علما انبیا کی مال کی بہی وارث ہونگی اور جب علما وارث مال کہلاتی تو خلفا
بطور اولی وارث ہو جاتی پہر حدیث معصومی لا نورث کی بہی کچہہ ضرورت نہوتی لہذا حضرت امام نی اس زعم باطل کو یون
نفی فرمایا ان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا یعنی یہ وراثت یون ہی کہ انبیا نی علما کو درہم و دینار کا
وارث نہین کیا اور جبکہ شرح نہج البلاغہ اور مروج الذہب مین مذکور ہی کہ لوگون کا اعتقاد یہ تہا کہ سوائی بنی امیہ کی
اور کوئی پیغمبر کا وارث نہین و انما اورثوا احادیث بلکہ اونکو اپنی احادیث کا وارث کیا پس نفی میراث درہم
و دینار اور حصر میراث احادیث جو کلام امام مین خاص بنسبت علما کی ہی اوس سی نفی میراث درہم و دینار و زمین و عقار
بنسبت ورثہ حقیقی انبیا کی کب لازم آئی جو تمنی یہ طرح جائی سبحان اللہ حدیث معصوم مین تو نفی میراث مال
خاص بنسبت علما کی ہی تم لوگ عموماً میراث انبیا اور خصوصاً میراث سید انبیا کو خلاف نصوص قرانی جو صریح در اثبات
انبیا ... مثل دوال ہیات کی جہٹلائی جاتی ہو امام کی طرف خدا و رسول سی بہی نہین شرماتی ہو اور اگر عمداً یہ خطا
نہین کی تو شاید یہ مغالطہ اس راہ سی ہوا کہ کلام امام لم یورثوا مین ضمیر مفعول جو علما کی طرف راجع اور محذوف تہی
شاید تمنی اوسکو مراد نہین لیا اور نفی میراث کو عموماً ورثہ وغیرہ سی متعلق کر دیا حالانکہ یہ کارروائی نہ چلی کیونکہ
اولاً حذف مفعول کلام فصحا مین بکثرت واقع ہی اور سیاق حدیث بہی اسپر قرینہ واضحہ ہی کہ حضرات انبیا علما کو
درہم و دینار اور زمین و عقار کا وارث نہین کرتی بلکہ اونکی توریث فقط اخذ احادیث مین منحصر ہی اس سی صاف
ظاہر ہی کہ ورثہ حقیقی حضرات انبیا کی کیا درہم و دینار اور کیا زمین و عقار اور بساتین و اشجار جملہ متروکات انبیا کی
وارث ہوتی ہین اور قدرت خدا تو یہ ہی کہ اکابر اہلسنت بہی علی الرغم حضرت صدیق اسکی تصدیق بنص قرانی
کرتی ہین چنانچہ صاحب کشاف اور بیضاوی نی تفسیر آیہ اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد تصریح کی ہی
کہ حضرت سلیمان نی ہزار گہوڑی میراث پدری مین پائی تہی دیکہو اس جگہہ پر تو وارث اور مورث دونو انبیا سی ہین
پس اگر حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث صحیح ہوتی تو بعد وفات حضرت داود حضرت سلیمان کیون اونکا
متروکہ لیتی بلکہ وہ مثل صدقہ اون پر حرام اور دوسرون پر حلال اور مانند فدک یار لوگون کا مال ہوتا الغرض اسکی خلاف نص

کی یہ روایت ہی قال جاءت فاطمة الی ابی بکر تطلب میراثها وجاء العباس بن عبد المطلب یطلب میراثه
وجاء معهما علی فقال ابو بکر قال رسول الله صلعم لا نورث ما ترکناه صدقة وکان النبی یعول فقال
علی ورث سلیمان داود وقال زکریا یرثنی ویرث من آل یعقوب قال ابو بکر هو هکذا وانت والله تعلم
ما اعلم فقال علی هذا کتاب الله ینطق فسکتوا وانصرفوا انتهی اس روایت عمدہ اکابر اہلسنت سے صاف ظاہر
کہ جب حضرت ابوبکر نے نفی میراث انبیا پر حدیث لا نورث سے استدلال کیا تب حضرت امیر نے آیات قرآنی سے میراث
انبیا کو مثبت ہذا کتاب اللہ ینطق اسطرح ثابت کر دیا کہ حضرت خلیفہ نے بقول خود ہو ہکذا او سکوت تسلیم فرمایا اور بجز
سکوت و صموت اور کچھ بن نہ آیا پس ہرگاہ حضرت امیر نے جو مصداق علی مع القرآن والقرآن مع علی ہیں اور جنکا
دعوی باتفاق فریقین بالاعلان علم اور معرفت قرآن میں یہ تہا کہ کوئی آیت قرآنی ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ میں جانتا
ہوں کہ کس بارہ میں نازل ہوئی اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ سہل میں نازل ہوئی یا جبل میں ذکر آیات میراث کو
ظاہر ہوئی لفظا و حدیث انا مدینة بعینہ معرفت پیغمبر ہی ان آیات میں میراث سے میراث مال ہی قرار دی جس وجہ
سے خلیفہ اور ... ابوبکر پر النبی استدلال فرمایا تو قول میراث علم جو بعض مفسرین اہلسنت نے تفسیر آیات مذکورہ
میں ... باطل ہو گیا اور باطل ہوا اسطرح حدیث جعفری میں نفی وراثت مالی فقط علما کی ساتہ مخصوص سے
... بموجب تفسیر حضرت امیر ان آیات بینات سے مخصوص ہی لہذا اے حضرت میراث انبیا کو
تو قرآن اور اہلبیت جنکی اطاعت اور تمسک پر تم اور نہ تم بلکہ تمہارے خلفاء راشدین سب کی سب مامور ہوئے
ثابت کر دیا اب حق بدستور باقی رہا اور یہی جو کچھ خلاف قرآن و اہلبیت کہا جاوے وہ اب بہی اگر آپکی نزدیک
ما فدک کی اور قوت سے ممتنع کردینے میں شبہہ باقی رہا ہو تو صاحب صحیح بخاری اس بارے میں حیاجوئی و مکاری کو
بہی ... دیتا ہی وہ عبارت یہ ہی عن عائشة رض ان فاطمة رض ارسلت الی ابی بکر تسأله میراثها
من رسول الله صلعم قال ابو بکر ان رسول الله صلعم قال لا نورث ما ترکناه صدقة وابی ابو بکر ان
یدفع الی فاطمة منها شیئا فوجدت فاطمة علی ابی بکر فی ذلک فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد
النبی ستة اشهر انتهی خلاصہ اسکا زبانی حضرت عائشہ یہ ہی کہ جناب سیدہ نے کسیکو بہیج کر میراث پیغمبر کا جو
آنحضرت ... کا حق تہا حضرت ابوبکر سے سوال کیا خلیفہ نے اوسکی جواب میں حدیث لا نورث بیان کی اور بقدر

وہنی سے بھی انکار کیا پس حضرت فاطمہ خلیفہ اول سے ناراض ہوئین اور اونسے کنارہ کیا اور پھر مرتے دم تک اونسے
بات نہ کی اور چھہ مہینے بعد پیغمبر کی زندہ رہین تھی اب اس سے بڑہ کر اور ناراضگی اور قوت سے محتاج کر دینا
کیسا ہوتا ہے شاید اپنی کسر باقی رہگئی کہ خدا نے خلیفہ صاحب کی رای سے موافقت نہ کی ورنہ اگر حق تعالی بھی
مانند اونکے اہل بیت پیغمبر سے قطع نظر کر لیتا اور مطلق رزق نہ دیتا تو چھہ مہینے کا بھی زمانہ نہ گذرتا بہت جلد
معصومۂ مظلومہ کا جھگڑا تمام ہوجاتا اور محتاج لہا الکین نہ کوئی ہماری کتاب نہ تمہاری ہے یہ فقط صاحب تحفہ کا
ایجاد اور کارگذاری ہے شاہ صاحب نے تو اگلون سے زیادہ آمین دستگاہ بہم پہونچائی ہے وہان تو فقط ا لکھی
حدیث ہی گھڑان ذات پاک نے پوری کتاب کی کتاب بنائی ہے ہ وہ تو مرشد تھے یہ ولی نکلے سبحان اللہ حدیث
صحیح بخاری جسکی نسبت اصح الکتب بعد کتاب الباری تمام سنیونکی زبانون پر جاری ہے بموجب روایت حضرت
عائشہ جو اپنے پدر بزرگوار کے حال سے بخوبی واقف تھین اس بات پر ناطق ہے کہ خلیفہ صاحب نے فدک وغیرہ
سے کچھہ بھی حضرت فاطمہ کو نہ دیا اور وہ ایسے ناراض ہوئین کہ تا دم مرگ پھر خلیفہ سے کلام نہ کیا اور ناراض ہی
دنیا سے گئین ایسی حدیث صحیح اور معتبر کی مقابلہ مین ایک کتاب مجہول کا نام لیکر دیتے بڑہا لکی جو بالکل خلاف بیانات
فریقین اور مخالف روایات طرفین ہے واہ رے کتاب کہ جسکی نام اور مصنف کا نہ سنیونکو کہین پتہ و نشان ہے
نہ شیعونکو نہ اوسمین بنائی ہوئی کتاب کی عبارت لکہی فقط اپنی ہتگڑہی ترجمہ پر یہ نازش و افتخار اور روایت صحیح کے
مخالفت پر یہ مبالغہ و اصرار کہ صاف اس حدیث نے رضامندی جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت بھی خلیفہ اول سے
دیا اور خدا بھی رضامندی سیدہ پر گواہ ہوا آزردگی باطل ہوئی کمال بیحیائی اور ژاژخائی ہے اللہ اکبر ایسی
مقامات سے ہٹدہرمی ان مدعیان اسلام کی ظاہر ہوتی ہے جب کوئی حدیث فضیلت یا حقیت اہل بیت کی کتب معتبرہ
اہلسنت سے سند لکہی جاتی ہے تو کہتے ہین کہ ہم ان روایات کو نہین مانتے صحاح ستہ کی احادیث کو معتبر جانتے ہین
پس اگر اتفاقا وہ حدیث علاوہ صحیح بخاری دیگر صحاح مین نکلی تو یہ عذر کیا جاتا ہے کہ ہمارے نزدیک اصح صحاح صحیح بخاری
ہے پس جو حدیث اوسمین ہو وہ واجب التسلیم اور جو اوسمین نہو وہ بمقابلہ اوسکے صحت سے عاری ہے اور اگر خدا
کی قدرت سے کوئی ایسی حدیث جو حقیت اہل بیت کی مظلومیت اور صحابہ کی زیادتی نکلتی ہو اور صحاح کیطرح خود صحیح بخاری
مین نکلی اور اوسکی برخلاف کوئی روایت مجہولہ پائی گئی یا در صورت ضرورت بنائی گئی تو اس مجہول یا جعلی کو

اتفاق اور بستہ ضرور ہے مین افتراق اور صحیح بخاری بالای طاق ہو جاتی ہی ہے جبہین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا پھر اسپر کچھ حیا آتی ہی نہ شرماتی ہین خصوصًا میان وحید تو اور خوش ہو ہو کر مانند مخانیث جاہلیت لیے بیٹھے
آگے گاتی اور تالیان چٹکیان بجاتی ہین ہے جو کہ علت تھیا اسنے نانی ہین کسی کسی چٹکیان بجانی یا مین جلیا اعتقاد
ہے جھوٹ ہا کیے بتول کا دعوی جو بالیقین صدیق ہم کہین اوسی ہرگز روا نہین خلاصہ وحید **قوله** جو جناب سیدہ
کی دعوی کو جھوٹا کہی اوسکو صدیق کہنا ہمکو روا نہین بعد اسکی کہا کہ جناب صدیق اکبر نی کہان دعوی کو جھوٹا
کیا اپنی مجتہد کا کلام اوپر کی جواب مین دیکھو تم دونو مین جو سچا ہو اوس سی تولا اور جو جھوٹا ہو اوسپر تبرا کرو
اقول یہ تو سچ ہی کہ جناب صدیق اکبر یعنی حضرت امیر نے جنکا باقرار اہلسنت خاص یہی لقب مبارک ہی ہرگز دعوی سیدہ
کو جھوٹا نہین کیا بلکہ اونکی دعوی کی تعیین ہو کر آیات فرمائی ہی خلیفہ صاحب کو الزام دیا اور اگر صدیق اکبر حضرت ابوبکر
کو کہتی ہو تو انکا یہی مضائقہ نہین نہ فدک کی ساتھ یہ ہی تذکرہ ہی اب سنو وہان دعوی کو جھوٹا کیا جہان بخاری شریف
مین یہ عبارت ہی قال ابوبکر ان رسول الله قال لا نورث ما ترکناه صدقه وابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمة شیئا
حضرت فاطمہ نی میراث پیغمبر کا دعوی کیا خلیفہ صاحب نی کہا پیغمبر کی میراث ہی نہین اور کچھ بھی سیدہ کو نہ دیا پیر اور جھوٹا
کرنا کیسا ہوتا ہی اپنی بڑی محدث کا کلام اوپر کی جواب مین دیکھو تم دونو مین تو دونو سچے ہین اور تم جھوٹی اب تولا
تبرا کو بموجب تعریف خود آپسمین تقسیم کرلو اور ہماری کس مجتہد کا کلام ہی اور کہان ہی جسکا حوالہ دی رہی ہو اگر محتاج حوالی کو
بہتی ہو وہ تو ایسا مجہول اور جاگزین زاویہ خمول ہی کہ تم اوسکا نام و نشان بھی نہین بتا سکتی اور تم کیا ہو خود تمہاری
مشاہ صاحب نہ بتا سکی کتاب بنائی تو تو بنائی مگر مصنف کی بنانی مین کچھ بن نہ آئی یہ تمہاری بنائی ہوئی مجتہد اور
مشاہ صاحب کی بنائی ہوئی کتاب کا کیا اعتبار فاعتبروا یا اولی الابصار **قوله** اور جو کچھ اور ثبوت زیادہ بطور دیگر
منظور ہو تو حلی کا قول کتاب نہج الکرامہ کا بھی سنو وہو انه لما وعظت فاطمة ابابکر فی فدک کتب لها کتابا وردها
علیها انتہی جبکہ باغ فدک سپرد کر دی تو دعوی کو کہان جھوٹھا جانا اب بھی اگر مانو تو شیخ حلی ہو اور منکر کلام جناب سیدہ
وحلی **اقول** بیان ہی حسب عادت عبارت علامہ ناقص لکھی اور مفید لکھی وہ بھی مناسب نہ تھی کہ اسمین خلیفہ صاحب
اور اونکی خاص مصاحب کی نسبت بڑا الزام آتا ہی سچ ہی نا فہم آدمی کی سمجھ ہی کلمہ اوٹھنی پر یون ہی منہ کی کہاتا ہے
خیر اب چہرا ہی تو سنی کہ پوری عبارت علامہ علیہ الرحمہ نے منہاج ... حضرت عمر مین یون تحریر فرمائی ہی ولما وعظت

فاطمة عليها السلام ابا بكر في فدك كتب لها كتابا وردها عليها فخرجت من عنده فلقيها عمر فخرق الكتاب
فدعت عليه انتهى یعنی جب حضرت فاطمہؑ نے مقدمہ فدک میں حضرت ابوبکر کو نصیحت کی تو حضرت ابوبکر نے
فاطمہ کو پھیر دیا اور سند لکھدی حضرت فاطمہ وہ سند لیکر ابوبکر کے پاس سے نکلیں کہ حضرت عمر مل گئے اور وہ
سند حضرت فاطمہ سے لیکر پھاڑ ڈالی پس حضرت فاطمہ نے اونکے حق میں بد دعا کی انتہی یہ عبارت گویا مستنبط ہے
سبط ابن جوزی کی عبارت سے جسکو برہان الدین شافعی نے سیرت حلبی میں اسطرح نقل کیا ہے ان ابابکر کتب لها
بفدك ودخل عليه عمر فقال ما هذا قال كتاب كتبته لفاطمة بميراثها من ابيها فقال فماذا تنفق على المسلمين
وقد حاربتك العرب كما ترى ثم اخذ عمر الكتاب فشقه انتهى یعنی حضرت ابوبکر نے وثیقہ فدک حضرت سیدہ کو
لکھدیا اور حضرت عمر حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اوس تحریر کو پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ سند ہے جو میں نے
فاطمہ کو اونکے پدر بزرگوار کی میراث میں لکھدی ہے حضرت عمر نے کہا پھر مسلمانوں پر کیا نفقہ کروگے حالانکہ تم
دیکھتے ہو کہ عرب تمسے برسرپیکار ہیں پھر حضرت عمر نے وہ دستاویز حضرت ابوبکر سے لیکر پھاڑ ڈالی انتہی اب بموجب ان
روایات فریقین کیا بلکہ خاص اہلسنت کی کیونکہ حضرت ابوبکر فقط دستاویز لکھدینے پر مواخذہ سے بری ہوسکتے ہیں
اسلئے کہ جب وہ حضرت عمر کی الزام دہی پر چپ ہو رہے اور تابع اونکی راے کے ہوگئے اور وہ سند پھاڑ ڈالی گئی بلکہ بعد
تنبیہ حضرت عمر بفقرہ فماذا تنفق على المسلمين حضرت ابوبکر نے فعل کتابت کو ایک امر لغو اور فضول سمجھ لیا اگر وہ کتابت
پھاڑی نجاتی تو یقیناً چھین لیجاتی تو اب استدلال ایسی کتابت سے کب درست ٹھہرا اور فدک کا رد کرنا کب ثابت
ہوا البتہ اس سند کی لکھدینے سے بقدرت قادر مختار میراث پیغمبر حضرت ابوبکر ہی کی زبان مبارک سے ثابت اور اونہیں
کی دست وقلم سے جاری ہوگئی اور میراث پیغمبر کا صدقہ ہونا لغو اور اوسپر بنا کی ہوئی حدیث لانورث باطل اور
علیہ صحت سے عاری ہوگئی بیشک ہم خلیفہ صاحب کی اس انصاف اور اپنی حدیث کے بطلان کی اعتراف پر اونکی ممنون
کرتے ہیں اور اگر حضرت عمر کی دھمکی میں نہ آتے اور پھر دوسری سند لکھکر مع فدک حوالہ جناب سیدہ فرماتے تو ہم پورے
شکرگزار ہوجاتے فقط حضرت عمر ہی کی شکایت رہتی کہ کیسے بد لحاظ او گستاخ آدمی تھے جنہوں نے خلیفہ رسول
سے یہ بے ادبی فضولی کی کہ اونکی لکھی ہوئی سند پھاڑ ڈالی اور حاربتك العرب کی دھمکی دی اور فماذا تنفق على
المسلمين کی اوسمیں شاخ نکالی لیکن اگر حضرت عمر کہتے کہ خلیفہ رسول کیسے کیا حضرت رسول نے اونکو خلیفہ کیا تھا بلکہ ہمیشہ

اپنی کارستانی سے بمقام سقیفہ اونکو خلیفہ بنا لیا پہلی خود بیعت کی پہر اوروں سے کروائی تب اونہوں نے خلافت پائی پہر اپنی ساختہ و پرداختہ خلیفہ کی سند ہاتہ سے میں گستاخی ایسی بے ادبی کیا معنی تو جو اسی پاس ایسا کچہہ جلب منفعت دیکہہ اس سند کبنی کی شور اشوری نے حضرت عمر کی سینہ زوری بہی کیا ان سے نکلی دکہاتی اب آگی جو ہوا سو ہوا اوگی تو نہیں منہ کی کہا وگی قولہ اور جو جناب خلیفہ اول کی اس منصفی اور عدالت پر بہی صدیق اونکو نہیں کہتی تو جو لاہی ہیں جاو جہنم میں نکلو اقول ہمنی جناب خلیفہ اتنی انصاف پر کہ اونہوں نے میراث پیغمبر کا اقرار کیا اور سند لکہدی تعریف کی اور اگر وہ اسی بات پر قائم رہتی تو بیشک ہم اونکی شکر گزار ہوتی اور ہمیشہ منصف کہتی مگر صدیق کہنی میں جب بہی کلام ہوتا اسلئی کہ پہلی حدیث لانورث بنائی اور میراث پیغمبر کی مٹائی پہر تحریر سند اونکی ثابت فرمائی پہر ہمیشہ کیا جاوے اونکو صدیق کہنا وہ اسی جہوٹی دعوی میں تمہاری طرح مورد الزام ہوتا اور جو اپنی جاوے کیسا روز سیاہ ہی وحید باشا رستی کا یاد حیدر ہی ہشیاری کا اب دست تاسف ملو اور آگی چلو قولہ تمہاری تو ضعیف کیا ہی ہم تمہاری ہی امام کی سنہ اونکو صدیق کہلا کر اونہیں کی زبانی دو تو جاتیں تمکو جو تہا بنائی ہیں کشف الغمہ میں ہی کہ انہ سئل الامام ابی جعفر محمد بن علی الباقر عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفہ بالفضہ فقال الراوی اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ پہر اوسی کتاب میں ہی ان ابا عبد اللہ جعفر الصادق قال ولدنی ابوبکر الصدیق مرتین انتہی ہم امام کی قول سی خلیفہ اول کی شان میں صدیق کی لفظ ثابت کر چکی ایک تم جو صدیق نہ کہو کی تو اونکی صدق وکمال کو کیا خطرہ سگ اگر دیکہہ کر کی ماہ میں ہوتی ہر چند مہ کو خوف نہیں اقول یہ روایت ہماری کتب معتبرہ میں نہیں ہی صاحب کشف الغمہ نے ابن جوزی کی کلام میں اسکو نقل کیا ہی اور دیباچہ کتاب میں کہا ہی روایات اختلاف کی نقل کرنیکا عذر بہی کر دیا ہی پہر ابن جوزی نے جو الاموات پر اقرار کیا اوسکو تمہیں سچ مانو اگر کہنا آیت وحدیث جانو ہم ابن جوزی کی قول سی حجت پکڑنا آداب مناظرہ کی خلاف بلکہ خلاف انصاف ہی شرمنی بیان نہیں صاحب تحفہ کی قول پر عمل کیا کشف الغمہ میں دیکہہ لیا پس تمہاری تو ضعیف کیا ہی کہ تم تمہاری امام کا نام سرقہ کی اب ہم تمہاری امام کی منہ سی ایک حدیث صحیح سناتی ہیں اور اونہیں کی زبانی دو تو جہات میں تمکو جہوٹہا بناتی ہیں تفسیر کبیر میں ہی عن النبی صلعم قال الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار مومن آل یٰسین وحزقیل مومن ال فرعون والثالث علی بن ابی طالب

دھوا فضلھم انتہی جب حسب تنصیص حضرت خاتم نبوت و تصریح امام اہلسنت علاوہ حضرات انبیاء مرسلین صلوات
اہلبیت بھی مخصوص ہو گئی اور فضل التشبیہ بعض حضرت امیر المومنین ہوئی تو تمہیں یہ جو تہی حسد ہی کہ انہی کمالی حضرت
آدم کو یعقب دیا تھا ان یہ بات اور بھی کہ فضل فدک اور خلافت انکو بھی لیا اب تم جا تو اور تمہاری امام نے بھی کسیکو
کسیکو ستحا بنائی ہی کیا کام آوے حضرت امام جعفر صادق جیسا کہ ہماری امام ہیں تمہیں جو تبلا کر یکلمہ ہی کہہ دیا تو بیچارا
کیا اپنا ہی نقصان کیا خبردار اب کبھی تمسک والاعنت اہلبیت کا نام نہ لینا ہمیں کو تمسک ثقلین رہنی دو ہاں مگر
تمہیں جو ہماری امام پر افترا اور جیسا پیشتر لکیا اسپر شرماو اور اپنی امام کی امن گوارا لقر کرو جو تمہاری گلی میں ضرور
گرون بگمیلنی ہار ہار کر اوتارا جاوے وہن سگ لقمہ دوختہ بہ بشیاد عتقاد سے حال حسین ہاں مگر
رشتہ کرون لازم ہی لاکہ جلیکا نقش رقم کرون گل کر دیا نبی کا چراغ غرا حیف لوٹا چمن علی ولی کا ہزار حیف
جب فوج کو سفید کو خضاب کرتی ہیں معمول ہی کہ پانی سی سیراب کرتی ہیں قطرہ و دانہ شاہ کو کشتہ طلب کیا
پیاسا ہی مارا شمر نے کیا غضب کیا قولہ بیشک یہ معرکہ قیامت خیز ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے لکھا لیکن امیر سوپ
سنیوں کو چاہیئے نہ شکوہ کیونکہ بقول شیعہ جناب امیر شیعہ تہی اور شمر ملعون حضرت امیر کا سالا قاتل امام تھا اعمال علیہم
کوفہ اوسکی معین مددگار اقول سچی بات چھپانی اور جہوٹی باتیں بنانی سی کیا حاصل جس قاتل امام تو یزید
آپکا خلیفہ زادہ ہوا شمر ملعون اوسکی تحریک و تحریص سی قتل امام پر آمادہ ہوا اور شعبان آل ابوسفیان یعنی
بدکرداریہی اوسی فاسق و شرابخوار کی معین و مددگار تہی تمہی اپنی خلیفہ زادہ بلکہ خلیفہ بہتم شرط خلافت کی تمام
وجاہت کی اصل مجرم کا ذکر ہی گیا کوفیان مشوم اور شمر ملعون و ملوم کو حضرت امیر کا سالا بنا کر یزید شریر کا آئینہ بنا
اوسی ناشدنی گردن زدنی کو الزام دیا افسوس اس بیحیائی پر یزید مردود بدانجام جس قاتل امام کم رضا قتل سید جناب جنت
بلکہ لعنت ملامت سی اہلسنت بچاتیں اوسکو سر پر لیں اور داخل دعای اللھم اغفر للمؤمنین اہلسنت ٹہرائیں اوسکی
قدر کو خلیفہ بحق اور امام راوس منحوس شر الاموس کو دوازدہ امام منصوص میں داخل کر کی خلیفہ و امام اہلسنت بنائیں
بلکہ بکمال وقاحت یزید ایسی بدکردار کی حق میں کلمہ صالح لایوجد مثلہ زبان پر جاری کریں عمر سعد بدنہاد
اور شمر ملعون بانی فساد کو ثقہ کہیں فالاسلام ہیں کی جنبہ داری کریں صحت بیعت و خلافت یزید اور وجوب قتل امام شہید
کیواسطی حدیث اذا بویع خلیفتان فاقتلوا الآخر منھما اہلسنت بنائیں پناہ بخدا قتل امام کا حکم حضرت پیغمبر کی نسبت

بیبات اس شناعت پر بھی قناعت نہ کی ہمارے امام ریحانۂ رسول مقبول کو باغی و خارجی کہا ماقتل الحسین
الا بسیف جدہ کہا کیا کیا شور و غل یہ حضرت پیر دستگیر یعنی شیخ الشیخ عبد القادر گیلانی نے بھی روز شہادت
امام شہید اہلسنت عید کرین باہمہ دشمن امام اور مرید یزید کہنی پر برا ماننے بجا لاوین اور سرمہ لگانا مجوسی
دیکھی کہ مصیبت امام پر افسوس سنیوں کو چاہیے نہ شیعوں کو سبحان اللہ حضرات اہلسنت تو آج تک اس رونے پیٹنے
مین منع تعزیہ داری اور گریہ و زاری فرماتے امام مقبول یا رب مین صدہا کتابین تصنیف ہوگئین مجالس میلاد اور تجہیز
تراویح حضرت عمر کا ایجاد ہو سنت ٹہرائی گئی اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا حضرت انبیا کی روضوں مین شریک ہونا اور مجالس
برپا کرنا بدعت بنائی گئی اگر سارے وحید ہی سے کوئی اونکی پیروشکر کی قسم دیکر مصیبت امام پر رونے کی حقیقت پوچھے
تو ابھی تک یہوں چڑھائی گئی ہیں واغوثاہ واغوثاہ کیئر الغیاث مچائی گئی ہیں جیسا کہ قول گذشتہ مین امانت سیت عثمان
صحابہ نے کی قصاص اوسکا نعش حضرت امام حسین سے لیا اوسکا سوال خیال ہمارے امام ہونے کی بھی کہاں اب
کلام آئندہ مین حدیث کا تحقیق کیے پر اعتراض کرنے سے اونکی اور سب سنیوں کی افسوس کرنیکا بھی حال کھلجائیگا الغرض
کوئی منصف اہلسنت کی قول و فعل کو اہل بیت کی بارہ مین مطابق نہ پائیگا بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی
معاذیرہ اور حضرت شیعہ کیسے بلکہ امام اور پیشوائے شیعہ ہیں یہی وجہ ہے کہ جب بموجب روایات صحیحہ سنیہ جنکا ذکر آگے
آئیگا حضرت امیر اور جناب بشیر و نذیر امام مظلوم کی مصیبت پر روئے تو شیعوں نے اپنے پیغمبر اور امام کی پیروی کو
واجب جانا مصیبت امام پر رونے بدلائی ہین میان غوث کا جو بیچارہ امام کی حمایت اور انکی دشمنوں کی حمایت پر
تیار ہوگئی کہنا مانا اور سالے سسر کا ذکر کیون بار بار کیا جاتا ہے جب حنفی سالے سسر کا حال بر ختم اول فصل
اسکی کیسہ بیان ہوچکا تو رشتہ کی سالے سسر کا کیا ذکر لیکن چونکہ آپ کی خوشی اسی ذکر مین ہے لہذا اور سنیے کہ
کی امیر معاویہ جو بڑی کعبت کی تالی اور حنفی سالے حضرت پیغمبر کی ہے اونہوں نے اور سالے سسر کو کیا دکھی آپ
پیغمبر پر دست درازی بلکہ مزید بر آن امام حسن سے محاربہ سازی کی اور پسر پلید نے جو اونہین سے پیدا ہوا تھا اپنے
شمر ملعون سالے مجازی کا فعل اونہین سالے حقیقی کی فعل کا نتیجہ ہے بلکہ اونکی صاحبزادہ کا جو کہ شمر سا ہی بھی بڑھ کر فرزند
تھا اسے اوسی ادنیٰ پہنچا ہے اب جو اوس سالے مجازی کو کہا وہ اونکو بھی کہوگی یا یہان سکوت ہی اولیٰ ہے جب
رہوگی قولہ طالبان رفاقت امام مین سے کوئی رشتہ دار شخص نہ تہا کہ سنی شمار کیا جاتا یہ عجب بات ہے کہ آپ بہی کہتے

ذوات برادری کے لوگ امام کو طلب کرکے بیعت بھی کریں اور قتل کرادیں اور آپکو تاسف ہو سے کیا یا شیعیو
ہی ستمگاروں کا آپ ہی ذکر کریں آپ ہی افسوس کریں اقول یہ مضمون بھی منجملہ ہی نظیر بلکہ زعفران زار کشمیری کہ
طالبان وقاتلان امام میں سے کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا کہ سنی شمار کیا جاتا اب ہم آپکی جواب میں فوائد جدیدہ
کا بیان الزامات سدیدہ کا اعلان کرتے ہیں اقول تو یہ فرمائیے کہ سنی شمار کئے جاتے ہیں رشتہ دار شیخین کی تخصیص
کس واسطے ہی کیا رشتہ دار ذوالنورین آپکی زعم میں سنی نہیں بلکہ شیعہ شمار کئے جاتے ہیں ہاں چونکہ رشتہ داران
حضرت عثمان طالبان وقاتلان امام میں شریک وعلی ہذا رشتہ داران خلیفہ پنجم بلکہ اونکا فرزند نارشید یزید بانی
مبانی قتل امام اور اس قتل حرام کی تہی پاکر اس مصلحت سے ان ممدوحین کی رشتہ داروں کا ذکر نہیں کیا تو شرم کی بات
ہی کہ سمجھنے والے کہیں گے کہ شہد ہی کی بات کی دوم یہ کیا ضرور ہی کہ رشتہ دار شیخین سب کی سب خلفاء ثلاثہ
سنی ہی شمار کئے جائیں کوئی اونمیں شیعہ نہو اگر وہ قاطبۃً سنی ہی شمار کئے جاتے تو محمد بن ابی بکر سنیوں کی نظر میں
کیوں رافضی کہلاتے سوم یہ تو کہئے کہ فقط طالبان وقاتلان امام حسین میں کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا یا جناب امیر
کی محاربہ میں بھی جو باعتراف ابوہما افضل منہما حضرت امام حسین سے بڑہکر تہے کوئی رشتہ دار شیخین نہ تہا یا اونکو
محاربہ مرتضوی میں جنکی حرب حرب پیغمبری ہی معافی کا پروانہ مل گیا تہا بہرکیف براہ انصاف اتنا ضرور بتا دیجئے کہ حضرت
ام المؤمنین عائشہ اور طلحہ و زبیر جنہوں نے خلیفہ وقت سے محاربہ کیا اور یا وشن حضرت عبداللہ بن عمر جنہوں نے
بیعت مرتضوی سے اغماض صریح اور بیعت معاویہ و یزید میں اسراع قبیح فرماکر علانیہ بیعت یزید پر یا شہادت حدیث
ینصب لکل غادر لواء یوم القیمۃ غضب خدا غضب فرمایا اور بنابر ظن بیعت یزید کو معاملہ بیعت خدا
ورسول ٹہرایا امام شہید کو حرب یزید سے منع کیا اور جب نمانی تو بموجب فقرہ مشہورہ لتنالہ انکا فیما للطالب ربا
یہ سب بزرگوار طینت یا بعض انمیں سے رشتہ دار شیخین بلکہ پارہ جگر صاحبین ہیں یا نہیں اور سنی شمار کئے جاتے ہیں یا نہیں اور
رشتہ دار کیسی بیعت فضولی بنا ہی شہادت حضرت امام میں تو خود حضرات شیخین ہی کی ڈالی ہوئی اور یہ راہ اونہیں ہی کی
نکالی ہوئی خلافت بیت نبوت سے اونہیں کی کہوئی ہوئی یہ کشتی خضر و الیاس ہی کی ڈبوئی ہوئی ہے ہیں اگر خلافت خانہ
نبوت سے نہ لیجاتی تو ہرگز نوبت معاویہ و یزید تک کیوں پہونچتی اور شہادت حضرت امام کی کیوں نوبت آتی ع
مرتضی سے سوال کرد دانا کہ رگ کشتہ شد حسین کجا گفت انکہ سقیفہ اش کشتند پیروز یای جنبہ اش کشتند چہار ماہ فاش و

لیوے علی پیغمبر و امام کی رشتہ دار ہوتی ہیں نہ کوئی شرف اور فضیلت اور نہ ان حضرات کی ایسی منافی امور سے
کوئی منفعت ہے جب رشتہ دار ہونی کسی کہیت کی ہونی نہ ٹہری تو ایسی رشتہ دار مرتضوی کا ذکر فضول ہے پس
شمر لعینوں کی ہماعالی اونیچان ہی نہ علی عالی کی کسر شان ہم جیسے ہی سے فہم و کج جہتی ہین کہ اگر شاہ نجف بروز
محشر کہ طرف موجود ہونگی اور شیعیت ماریں و قاتلین امام اجعنا انفعال اخوانا فرمائی تو آیا یہ نسبت اخوت قاتلین
امام کو عذاب آخرت سے بچائی لا واللہ لا اسیطرح سمجنا چاہئی کہ مصاحب حضرت امیر مصاحب حضرت بشیر و نذیر ہی اور اسکے
حقیقی علاقہ زوجیت پیغمبر اور اخوت وصی پیغمبر کچہہ کام نہ آئی گا دیکہیے ایسے غافل ہم بکرد ہشیار کرچکی اب اگر جو کیا کیا ہی گا تو
سمجناہی کا تچسم جو عمدہ فوائد اور بہترین عوائد ہی وہ یہ ہے کہ مسئلہ امامت جو مختلف فیہ فریقین کی نزدیک اصول دین
سی ہی امامیہ یہ اعتقاد ہی کہ امام مثل پیغمبر معصوم اور منصوب من عند اللہ ہونا چاہئی اور اہلسنت کی نزدیک نصب امام حق
خلق ہی اور شرط تحقق امامت و خلافت نزد اہلسنت اجماع اور بیعت اہل حل و عقد اور استخلاف اور قہر و غلبہ ہیں باہم
عدالت امام شرط نہیں حتی کہ امام فسق و فجور اور جور و ظلم کرنی سی ہی معزول نہیں ہوتا جب یہ تقریر قدرتیہ مسئلہ امامت
میں مابین شیعہ و اہلسنت ذہن نشین ہوچکا تو اب انصاف سی کہنا چاہئی کہ طالبان و قاتلان امام بلکہ جملہ اہل کوفہ
و شام اور لشکریان یزید بد انجام یزید کو خدا کی طرف سی منصوب امام جانتی تہی یا اجماع خلق اور بیعت اہل حل و عقد
بیعت عبداللہ بن عمر اور استخلاف پدر اور قہر و غلبہ سی موافق اصول موضوعہ اہلسنت اوسکو امام مفترض الطاعۃ
اور خلیفہ واجب الاطاعۃ سمجہتی تہی شق اول تو ایسی بدیہی البطلان ہی کہ وہ کیا کوئی سنی بہی اسکا قائل نہیں ہو سکتا
پس شق ثانی متعین ہوگئی اور مثل آفتاب نیمروز ظاہر ہوگیا کہ طالبان و قاتلان امام مظلوم نی بنا بر ہمیں اصول اہلسنت
ہی یزید کو خلیفہ کیا بلکہ خلفاء ثلاثہ سی افضل قرار دیا اسلئی کہ حضرات ثلاثہ میں شروط مذکورہ خلافت سی ایک ایک شرط
پائی گئی بلکہ حضرت خلیفہ اول کیواسطی بیعت واحد مطلع بمنزلہ بیعت اجماع ٹہرائی گئی اسی کیں شرائط اور مسل فضیلت
سی اوسکو خلیفہ جامع الشرائط جان کر اوس نالائق کا ساتہہ دیا امام معصوم مظلوم کو العیاذ باللہ اپنی امام خلیفہ کو
باغی ٹہرا کر شہید کیا وہ سب کی سب سنی متعصب اپنی اصول مذہب کی پابند تہی نہ شیعہ یہ غیرت والا اپنی عیوب
چہپاتا ہی شیعوں پر تہمت لگا کر باتیں بناتا ہی شیعہ اوس امام مظلوم کی رفقا اور انصار تہی کہ دنیا کی لالچ سے جو
اور دشمنان اہلبیت نی بموجب اپنی اصول موضوعہ اور قواعد مقررہ کی یزید کو مستحق خلافت سمجہکر اوس کی گروہ کا

سا پہونچا دیا اگر وہ شیعہ خالص اور عاشق صادق امام علیہم السلام اور دشمن شوم کو لعن متغلب الظالم وقاحت
جانا کئی بہوک پیاس اور انواع المصائب و یاس کی صدمی سہی مگر اوس سچاسی علیحدہ ہی رہی دست غیرت
کو دست فاسق مین نہ دیا جانہای عزیز کو اپنی امام معصوم منصوب من عند اللہ پر نثار اور راہ خدا مین ایثار
کیا فیا لیتنی کنت معہم فافوز فوزا عظیما اللہ اکبر کیا بجا ہی اور بیہودہ سرای ہی کہ قاتلان امام مظلوم
سنی تہی شیعہ تہی واہ میان اولٹی سمجہ والی واہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ ذرا تامل و انصاف کی کہو
انصاف سی بدل کر اور چشم بصیرت کو دست عبرت سی مل کر تم اور تمہاری تمام اہل محلہ دیکہین اور غور کرین
کہ یہ واقعۂ شہادت محک امتحان حق و باطل اور مدار تفرقۂ مذہب شیعہ و سنی واقع ہوا ہی اسلئی کہ بنا بر اصول
شیعہ حضرت امام حسین علیہ السلام اوس زمانہ مین امام مفترض الطاعہ تہی اور بموجب اصول مذکورۂ اہلسنت یزید پلید
مدعی خلافت سو اس جو سنی تہی اونہون نی اپنی اصول مذہبی کی موافق یزید طالب جیفہ کو بطیب جائزہ و خلیفہ
اپنا پیشوا اور خلیفہ بنا کر اوسکا ساتہہ دیا اور حضرت امام کو مطابق اپنی قواعد و اصول کی اپنی خلیفہ سی باغی کہکر
شہید کیا اور جو شیعہ تہی اونہون نی اپنی عقیدۂ صحیحہ کی مطابق فرزند رسول کو من جانب اللہ امام مفترض الطاعہ
اور معصوم اور اوس نجس و شوم کو متغلب اور ظلوم تسلیم کرکی جمیع مصائب و آلام مین شریک و ناصر امام رہی اور قبل از
شہادت امام اپنی جانونکو دیدیا پس اگر امامت اور شہادت حضرت امام حسین کی حق اور صحیح ہی تو بلا شبہہ مذہب شیعہ
حق اور مذہب اہلسنت جسکی بنا پر یزید ملعون نی دعوی خلافت کیا اور اکابر اہلسنت نی دست بیعت اوسکی دست
مین دیا باطل اور فاسد ہی اور اگر خلافت یزید حسب اصول اہلسنت لاحول ولا قوۃ حق اور العیاذ باللہ امامت حسین
باطل ہی تو آپکی شہادت اور مذہب شیعہ بہی باطل ہی نہین ہو سکتا کہ اہلسنت بخلاف اپنی اصول مسلمہ کی خلافت
سی انکار اور شہادت حضرت امام حسین کا بموجب اپنی اصول کی اثبات اور اقرار کر سکین اسلئی انصاف سی کہو
مذہب اہلسنت ارباب حیا و غیرت کی نزدیک کسقدر موجب ندامت و خجالت ہی اور اس تحریر مختصر کو غور سی دیکہو کہ کیسا
صاف نقشہ مذہب شیعہ و سنی اور کیا دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہی اب جا بجا کہنا مانو یا نہ مانو مگر ایسی نا منصف قاتلان
حسین کو شیعہ تو بنانا یہ عجب بات ہی کہ مفاد مقولۂ واحد آپ ہی کی ذات برادری کی لوگ یعنی شیعہ اولی حضرت
کو طلب کرکی بیعت ہی کرین اور پہر اپنی اصول کی مخالف قتل ہی کر ڈالین اور آپ کی مذہب مین اونپر لعنت بہیجنا گناہ

ہی ہو پہر تمنی کس منہ سی یہ کلمہ کہا کہ اسپر افسوس سنیون کو چاہئی نہ تمکو اب سنیونکی مذہب کی قلعی کہل گئی اوسی دکہلیہ
کر شرماو آرزوی محال نہ کرو فضول باتین نہ بناو ۵ کبہی بہ منہ سی یہ کلمہ نہ کہنا اگرچہ باحیا فاش ہو زنا بہیا اعتقاد
۵ ثابت ہی مومنونکو یہ کتاب مبین سی نکلیگا ایک دابہ ایکدن زمین سی ظاہر کریگا خلق پہ ایمان کا فساد
یعنی کہ تمکو تمہارے اماموں کا اعتقاد منقول ہی کہ دابۃ الارض ہیں علی ہونا ہی یہ بہت سی حدیثون سی منجملے
کہتی تہی خود علی کہ مین ہون صاحب عصا میسم ہی میری پاس مین ہون خازن خدا نکلین گے اور راہ مین
زمین پر کرونگی نقش اہل زمین کی جبین پر پہنی ہوی انگوٹہی سلیمان کی ہاتہہ مین ہوگی چہڑی بہی موسی
عمران کی ہاتہہ مین ان اشعار سی فقط شعر سوم کو وحید نی لکہا اور اول و آخر کو اپنی بی ڈہنگی بات کیواسطی چہوڑ دیا
قولہ دابۃ الارض حیوان ہوگا جناب امیر کو حیوان مطلق بنانا اپنی حق مین یہ شعر پڑہنا ہی ۵ انسان کا نہیں
یہ عقیدہ حیوان ہی ابو الائمہ **اقول** یہ اسنا حق نی نسبت قرآن ناطق کیا کہا کہ دابۃ الارض حیوان ہوگا
یہ کیسا خبط و جنون ہی کہ منکر آیت عظیمہ اور آیہ کریمہ اذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض
تکلمہم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون ہی امام اہلسنت فخر رازی نی تفسیر کبیر مین لکہا ہی کہ علامتہای قیامت سے
خروج دابۃ الارض ہی اور اوسکی بیان مین کئی طرحسی مفسرین نی کلام کیا ہی اور زمخشری نی تفسیر کشاف مین لکہا ہے
کہ خروج دابہ کوہ صفا سی ہوگا اور وہ عصاء موسی اور انگشتر سلیمان لئی ہوگا عصا پیشانی پا پا مین و چشم مومن لگاویگا
جس سی ایک نقطہ نور پیدا ہو کر پہیلیگا کہ تمام ستارہ درخشندہ کیطرح منور ہوجاویگا اور انگشتر سلیمان سی کافر کی ناک پر
نقش کریگا جس سی ایک نقطہ سیاہ پیدا ہو کر پہیلیگا اور کافر کی تمام منہ کو سیاہ کردیگا اور تفسیر مدارک مین ہی کہ نکلیگا کوہ صفا
سی اور کلام کریگا لوگونسی عربی مین کہ آدمی ہماری آیات کا یقین نہیں رکہتی اور وہ کہیگا کہ آگاہ ہو لعنت خدا کی
ہی ستمگارون پر۔ پس جسکی ہاتہہ مین بنابر روایات اہلسنت عصاء موسی اور انگشتر سلیمان ہو اور وہ ایسی عجائب امور
ظاہر کری اور صنعت کتابت وغیرہ لوازم ماہیت انسانی بہی رکہتا ہو اور وہ آخر زمانہ مین ایک امر عظیم اور آیات
عجیبہ اور اسرار غریبہ خالق کائنات سی ہو اوسکو بدتر کہ حیوان مطلق کہدینا ایسی حیوان مطلق کا کام ہی خصوصا حسب
تصریح صاحب مدارک ناطق بہی جو جزو حقیقت انسانی ہی رکہتا ہو اور ادراک کفر و ایمان مردم اور زبان عربی مین بلغت فصیح
کلام بہی کری تو اب اوسکی جامع صفات کمالات انسانی ہونے مین کیا کلام ہی پس باین فضیلت و کمال اگر احادیث آل

جو شفیق کتاب رحمن اور عالم علوم ظاہریہ و باطنیہ قرآن ہین مراد دابۃ الارض سے حضرت مظہر العجائب مظہر
الغرائب ہوں اور شیعہ نے بموجب انہیں احادیث و روایات بلکہ حسب ارشاد خود جناب ابو الائمہ صاحب العصا و
المیسم جسکی تصریح خاتمہ روایت زمخشری میں بھی ہو چکی ہے کہ تحت آیہ مزبورہ یہ سمجھے ہین کہ بعضی قرائت میں تکلمہم کو تکلمہم
مشتق کلم سے لیا ہے بمعنی جرح کی اور مراد اسکا نشان کرنا عصا و میسم سے ہے اسکا اذعان کیا ہو تو سنیون کو ہماری امور
اعتقادیہ میں بحث کرنیکا کیا منصب ہے خصوصا جب حضرات اہلسنت بھی اسکے قائل ہوں جیسا کہ جناب غفرانمآب طاب ثراہ
عماد الاسلام میں فرماتے ہین کہ احادیث کثیرہ سنی و شیعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مراد دابۃ الارض سے حضرت امیر ہین تو پھر کیا
اس قیل و قال لاطائل کا سبب ہے اور اگر مقصود طعن و تشنیع ہے کہ جناب امیر کو دابہ کہنا مستہجن اور شنیع ہے پس
ہر چند طعن مشترک الورود ہے بایں ہمہ قول معترض اوسکی اہل نحلہ کی تصریحات و تشبیہات سے مردود ہے چنانچہ حسب
تصریح اکابر سنیہ حضرت بشیر و نذیر جناب امیر کو کبھی اسد اللہ اور کبھی سیف اللہ فرماتے تھے اور حیوۃ الحیوان میں ہے
کہ سید کونین نے احد الحسنین کو پیٹھ اور بعوضہ کی ساتھ اور بموجب روایت ہدایۃ السعدا خود اپنی نفس نفیس کو بآواز
نعم الجمل جملکما و نعم المرکب رکبتما یا غلام جمل اور مرکب کی ساتھ تشبیہ دیتے ہے اب اس حیوان ناطق سے کوئی
پوچھے کہ ان تشبیہات اور اطلاقات سے حیوان مطلق بنجانا لازم ہے یا نہیں بنا بر شق اول حضرت امیر کیسے اسنی جناب
بشیر و نذیر کی ساتھ تمسخر و استہزا کیا ایسی دار و گیر سخت کا سزاوار ہے اور بنا بر شق ثانی یہ تعریض نامعقول فضول و بیکار
ہے ہاں تشبیہ حضرت ثانی وقت صعود جبل و خطاب حضرت راکبۃ الجمل بلفظ نفس البتہ قابل دید بلکہ نادیدنی و شنیدنی ہے
اور اس سے بڑھکر تمہاری خاتم الاولیا ابن عربی کا قول بیدل و لائق لاحول رأیت ربی علی صورۃ الفرس ہے
نقل کفر کفر نباشد کسکو گھوڑا بنایا اپنی منہ مین لگام نہ دی عظمت و جبروت حی لا یموت کا کچھ خیال نہ آیا وہان تو
فقط لفظ دابہ کہنے پر حیوان مطلق بنایا اور یہاں تو پوری صورت مجسم فرس موجود ہے اب کس تعریض عریض کا خیال آیا ہے
خدا سے ڈرو حیوان مطلق بنانے پر شرماؤ جھوٹے ہی کی دم مین نہ دبا بند ہو اسی عربی کو حیوان صاہل بناؤ دم سے کان
نہ کا نطبو تیان ہر نہ شر آوے ابن عربی سے یہ کہو صاحب اپنی منہ مین لگام دو صاحب بنیاد اعتقاد سے
کوثر پہ کوئی دشمن حیدر نہوے گا غیر از محب ساقی کوثر نہوے گا ہو گی رسائی حب علی کی سبب مجھے بھر بھر کے جام دینگے
امیر عرب مجھے قولہ یہ عقیدہ مطابق مذہب اہلسنت کی ہے نہ مخالف کی ساقی کوثر پیغمبر ہے انا اعطیناک الکوثر

جناب بشیر و نذیر ہیں نہ حضرت امیرؑ اور اگر بقول شیعہ ہی صحیح ہے تب بھی کوثر و سطلی سنیوں کی ہی نہ غیر کو کیونکہ شیعہ
شیطانیہ معبود ہیں اور امیہ کے دشمن جناب امیرؑ کا ساتھ کوفہ میں انہیں قوم نے چھوڑا امام حسن سے بمقابلہ امیر
معاویہ بنا سے منہ موڑا جناب امام حسین کو بلا کر کربلا میں مبتلائے بلا کیا ندید شہید کا خون اپنی گردن پر لیا جناب
حسن مثنیٰ کو مثنی بنایا جناب سیدہ کو اہل بیت سے خارج بتایا اسی دوستی پر امیر عرب سے جام کوثر لینگے تو بہا
ہو تمہو دشمن امیہ ہو تم کوثر سے محروم ہو ہاں سنی البتہ کوثر پاوینگے کہ اہل بیت کے دوست اور حب علی کے
ہمعدد ہیں اور علی و سنی حروف میں بھی برابر ہے تیر الکنت نے کیا قول خراب بات ہر چند بنائی نہ بنے
اقول عجب نافہمی سے مناظرہ ہے جب اسکو حضرت امیرؑ کی ساقی کوثر ہونے سے انکار ہے تو یہ عقیدہ جواب بات
قربورہ سے ظاہر ہے مطابق مذہب اہلسنت کیونکر ہوا اور اگر اس راہ سے کہتا ہے کہ ساقی کوثر بلکہ قسیم جنت و نار
ہونا حیدر کرار کا خود روایات اہلسنت ہی سے ثابت ہے تو پھر انکار اسکا موجب تکذیب اپنی بعض بخاری ہے بلکہ صریح
عداوت حضرت امیرؑ ہے پھر دشمن حیدر کجا اور جام کوثر کجا کوئی با ایمان اسکو مستبعد نہ سمجھیگا کہ مالک کوثر بموجب
عطیۂ الٰہی حضرت بشیر و نذیر اور ساقی کوثر اونکی طرف سے حضرت امیرؑ ہیں اور اگر بقول وحید ساقی کوثر حضرت پیغمبر ہی
صحیح گویا آپکی نائب حضرت مظہر العجائب کا عہدہ ہی جب ہی باعتراف اکابر اہلسنت کوثر اور جنت و سطلی شیعوں کیلئے
اور نار جحیم اور آب حمیم و سطلی سنیوں کی ہی کیونکہ سنی دشمن رسول و اولاد رسول ہیں پیغمبر اور وصی پیغمبر کی ماں باپ
کو کافر جانتے ہیں بلکہ معاذ اللہ حسب تصریح امام سہیلی جو بقول علامہ ذہبی و یافعی و ابن خلکان وغیرہم امام معتبر اکابر
اہلسنت ہی آنحضرت صلعم کی بعض اجداد یعنی کنانہ پر تہمت زنا کرتے ہیں اور نضر بن کنانہ کی نسبت نعوذ باللہ یہ ولد الزنا
گائیں وکنانہ تزوج امرأة ابیه خزیمه وهی برة بنت مر فولدت له النضر بن کنانه انتهی اور بعض معتبر
میں ایسا سخت عیب لگائیں قبل از نبوت چالیس برس تک کما نص الواقدی فی الطبقات کفر کا اطلاق آنحضرت پر کرتے ہیں
بلکہ بعد از نبوت بھی بموجب روایت اہلسنت جیسا کہ سیوطی نے باسناد صحیح سعید بن جبیر سے تفسیر درمنثور میں نقل کیا ہے کہ قرأ
رسول اللہ صلعم بمکة النجم فلما بلغ هذا الموضع افرأیتم اللات والعزى ومنات الثالثة الاخرى
القى الشيطان على لسانه تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى قالوا ما ذكر الهتنا بخير قبل اليوم
فسجد وسجدوا ... شیطان کو حضرت کی زبان وحی ترجمان پر مسلط کرتے ہیں بتوں کی تعریف اور شفاعت کا کلمہ

بیشک جمل میں حضرت عائشہ کے ساتھ وصی پیغمبر سے لڑنے جائیں حواب کے کتے کیتنا ہی بہونکیں شور وغل مچائیں
مگر یہ کبھی جائیں کہ حواب نہیں اور پھر اسپر جھوٹی قسم کہائیں معاویہ باغی جنکو یہ بے ادب شریر بمقابلہ حضرت
امیر عرب بلقب امیر یاد کرتا ہے ساتھ دیں جناب امیر کا ساتھ چھوڑیں بطمع طعام وجایزہ حاکم شام حسن مجتبی سے
منہ موڑیں پھر نہ کچھ حیا آوے نہ شرمائیں اولٹی تہمت شیعوں پر لگائیں. حالانکہ لقب سنت جماعت امام حسن کی عداوت
اور معاویہ سے کی محبت در عایت میں پایا ہے طلائع المقدور برادر صدیق حسن قنوجی کو دیکہو کہ کیا تمہارا کیا تمہارے
آگے آیا ہے چنانچہ ذکر صلح حضرت امام حسنؑ میں لکھتے ہیں اہل کوفہ نے اپنی بیعت کی کچہ پروا نہ کی چہہ مہینے خلیفہ رہے معاویہ
نے ان پر چڑھائی کی انہوں نے معاویہ سے صلح کر لی اس بات پر کہ بعد معاویہ کے یہی خلیفہ رہیں اہل مدینہ وحجاز سے سوا امر
کی بابت کچہ مطالبہ نہو یہ ماجرا سنہ ۴۱ میں ہوا حسن کوفہ سے مدینہ میں آگئے انکی بی بی جعدہ نے یزید کی کہنے سے انکو زہر دیدیا
یہ حادثہ سنہ ۴۹ میں ہوا یا سنہ ۵۰ میں اس سال کو جسمیں درمیان امام حسن اور معاویہ کی صلح ہوئی جماعت کہتے ہیں
لقب اہلسنت وجماعت یہیں سے نکلا ہے لوگوں نے ایک خلیفہ پر اجتماع کیا اسلئے اس سال کا نام عام الجماعۃ ٹھرا یہ دونو
گروہ اہل سنت وجماعت ہوے آہی جب اپنی بڑی نامی وگرامی سنی کے بیان سے حقیقت مذہب اہلسنت وجماعت معلوم ہوگئی
تو جو کچہ ہم نے شیعوں کی نسبت جہک مارا وہ سب اہلسنت ہی کا کام اور حمایت اہل بیت اور رعایت دشمنان اہل بیت میں
انہیں کو اہتمام ہے اپنی پیشواؤں کی حق میں باوجود ایذا دہی واہانت وقتل وغارت اہل عصمت وطہارت خطا سے
اجتہادی کی تاویل یزید پلید کی مغفرت اور خلافت اور امام شہید کی خروج وبغاوت پر اقامہ دلیل کریں زید شہید سے
دشمن ہے مگر اونسے بغاوت وعداوت کرکے انکو سب شیخین کی درخواست کریں اور جب وہ بنابر تقیہ ومصلحت وقت انکی
پروا نہ کی تو اونکا ساتھ چھوڑکر شہید کرائیں جناب سیدہ کو خلیفہ اول سے ناراض ہونے اور ہجران کرنے پر کافی شرح مسلم
بحر العلوم وکذا یجب علیہم رای علی اہل البیت الزلّۃ وہی وقوعہم فی الذنب من غیر تعمّد کما وقع من سیدۃ النساء
من ہجرانہا خلیفۃ رسول اللہ حین منعہا فدک خاطی ٹہرائیں اونکی عصمت اور طہارت عن الذنوب کو باوجود
نص قرآنی خیال میں نہ لائیں حضرت عایشہ کو اونسے افضل جانیں ہمیشہ کا اپنا مطلق نہ مانیں الغرض کہاں تک کہا جائے
اہل بیت کی ساتھ اہلسنت کی یہی تہہ ہی محبت ودینداری ہے کہ بلا تکلف آل رسول صلی اللہ پر حکم عاصی ہونے کا جاری کیا جاتا ہے
تحفہ. شرح مطبوعہ دہلی کی صفحہ ۶۳ میں مذکور ہے کہ صادق حلوائی محشی قال اقول رسالہ منطق کا لکھتا ہے کہ حسنا قال

ہیں جو آل رسول پر دیباچہ میں اپنی رسالہ کی درود نہیں لکہا ہے تو وجہ اسکی یہ ہے کہ آل رسول کی نوبت
بغض میں یہان تک پہونچی ہے کہ وہ کافر ہوگئی ہیں انتہی اہل انصاف دیکہیں اور غور کریں کہ اہلسنت
کو آل رسول سے کیا محبت ہے پہر اس حیا و حمیت کو دیکہے کہ اس دوستی نامعقول اور اس گفتار و کردار کہ
حضرت امیر عرب سے جنکو سقایت کوثر سے ہے بطور خلاف رسول معزول کیا جاتا ہم کوثر لینی کو تیار ہوگئی پس
اتنی شیوا اپنی حالات و مقالات کو دیکہو جن آل رسول کی حق میں مطلقاً کفر کا فتوی لگایا ہے ہیہات یہ وہی ذات
ہیں جنکی نسبت حضرت رسول نے انتموا اکرموا اولادی الصالحون لله والطالحون لی فرمایا ہے کسی شاعر نے انہی
شاعری کا صلہ حضرت رسول سے لیا اور اسی مضمون کو نظم میں یون ادا کیا ہے ع ساداتِ نور دیدۂ اشراف
عالم اند ۔ از حرمت محمدؐ و از عزت علیؑ ۔ فردا طعام معدۂ دوزخ بود ولی ۔ کامرو از محبت شان نیست ممتلی
از بہر آنکہ سید کونین گفتہ است ۔ الصالحون لله والطالحون لی ۔ اب کچہ تو خدا اور رسول سے ڈرو اور اہلبیت
کی ہر موقع پر رعایت اور اصحاب کی جا و بیجا رعایت و حمایت پر نہیں انصاف کرو ع یک غریب عدو و عہد
دوست لبشکستی ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی ۔ حالانکہ یہ اہل بیت پیغمبر جنسے آپ لوگونکی عداوت ظاہر بلکہ
اظہر ہے وہی حضرات ہیں جو بموجب حدیث ثقلین تا ورود حوض کوثر قرآن سے جدا ہونگی پس جب کوثر جائے
ورود آل ہے تو تم السے دشمنونکا گذر وہان محال ہے ہان شیعہ البتہ کوثر پر جائینگے اور بہر بہر کر جام کوثر
پائینگی کہ بموجب وصیت پیغمبر ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی تمسک و اطاعت ثقلین کو فرض عین جانتے
ہیں اور بمفاد تتمہ حدیث بہی لا تقدموهما فتهلکوا انکی تقدیم و ترجیح اہل بیت پر مسلم نہیں مانتے پس
جو اہل بیت پر اور ونکو مقدم کیا ہر واقعہ میں انکو چہوڑا اونکی دشمنونکا ساتہہ دیا وہ ہرگز شیعہ نہیں بلکہ ہمارے
ہم مذہب ہیں اور اطلاق اسم شیعہ اونپر بفرض محال ویسا ہی سمجہو جیسا کہ اطلاق کافور زنگی پر اور جتنے
او رقبل اسکی یہ مرحلہ بخوبی طی ہوچکا ہے زیادہ تفصیل اور توضیح کی حاجت نہین اور حسن مثنی کی نسبت جو الزام دیا
وہ بدون تصحیح نقل بحوالہ کتاب لائق التفات و جواب نہین کچہ عجب نہین کہ سنی اونکو سنی لکہا ہو اور تم لوگون نے
انکو [illegible] سے سنی ٹہرایا ہو اسطرح جناب سیدہ کا اہلبیت سے خارج کرنا بحوالہ شافی شرح کافی جو [illegible] میں
[illegible] تمام شافی میں ڈہونڈہ ڈالی [illegible] خیانت [illegible] کافی کی حدیث [illegible]

ثابت ہو چکی ہی کہ اپنا مطلب بنانی ہماری امام پر تہمت لگائی کو جس حدیث مین کئی لفظون کا اضافہ کیا کچہہ
خوف خدا اور شرم وحیا کو دخل ندیا تو ملا خلیل شارح کافی کی عبارت کا اولٹ پہیر کتنی بڑی بات ہی ہمکو بعض بانی سے
کہ بیان ہی کسیکی کہنی مین تم آگئی اور شافی مین خود نہین دیکہا دوسری کی اعتماد پر جو کہا کہا گئی اور اگر خود شافی
مین دیکہہ کر لکہا ہی تو اوسکا ٹہیک پتہ ونشان بتاو کہ ہم ہی دیکہین کہ اونہون نی عامہ سے کسیکا قول نقل کیا ہی یا
خلاف جمہور علما واجماع شیعہ خود ہی یہ احتمال لکہدیا ہی بہرکیف اگر اون پر یہ افترا ہی تو انصاف کرو اور اگر درحقیقت
بلا نقل قول دیگر خود ہی ایسا لکہہ دیا ہی تو وہ معصوم نہین اونکی لغزش کو معاف کرو اب رہا احتجاج بمطابقت عدد
یہ تو بالکل پوچ اور استدلال بی سند ہی معہذا قرآن مین وان من شیعته لابراهیم آیا ہی رب جلیل نی حضرت
ابراہیم خلیل کو شیعہ فرمایا ہی پہر شیعہ شیطانیہ کہتی وحید کو کچہہ روح حضرت ابراہیم سے بہی حجاب نہ آیا اور کیونکر آتا کہ
انکی اکابر نی تو آنی سقیمہ وغیرہ کہنی پر کئی جگہہ حضرت ابراہیم کو معاذ اللہ جہوٹہا بنایا ہی بس ہرگاہ شیعہ امیں لقب یا
مین حضرت خلیل سے پیغمبر جلیل کی شریک ہین تو شیطانیہ کی ہمعدد ہونی سے نہ شیعہ بد اور نہ حب علی کی ہمعدد ہونی سے
سنی نیک ہین بلکہ تفحص سے ثابت ہوتا ہی کہ اکثر بد ونیک کی عدد ایک ہین دیکہو جشن اور بخشش تسمین اور سر
سنی اور نگش سیاہ اور سفید عدد اور حروف مین برابر اور خاص وحید اور یزید جملہ حرکات وسکنات
مین مساوی مگر یزید بقدر شروط ثلاثہ اعتقاد خلاف عدد مین وحید سے بڑہکر ہی اب ایک بچہ بہی سمجہہ لیگا کہ ہمعدد
ہونی سے سیاہ سفید یا سفید سیاہ نہین ہو سکتا پہر شیطانیہ کی ہمعدد ہونی سے اگر شیعہ بد ہو جاتی تو جنکی سر پر خود
شیطان آ بیٹہا وہ کیونکر یہ مرتبہ پاتی سہ سن ایسی سنی جیسی حب علی ہی شرف اوسکا مدح سے جلی ہی خدا ہی
نگار و لسنی آگاہ زبانسے کسیکی کسکی دل سے ہی چاہ شرف کیا گر عدد مین ہو مطابق مگر بغض علی سے ہو منافق
بنیاد اعتقاد سہ حیدر قسیم جنت و نار جحیم ہین نازش کا ہی مقام کہ مولی قسیم ہین قوله قرآن
آپ کی نزدیک مخدوش محبت اہل بیت جیسی ہی اوپر کی قول سے ظاہر کسیکو کافر بنا دکسیکو مومن کر دو کوئی جیسی
پڑہی کوئی دعا ہی مدد سے انکو دونوجہا نمین جہوٹہا بنادی پہر تمہین مولی کی قسیم ہونی سے بیزار کرد خاطر جمع
آپ کو ضرور ملی کی کیونکہ یہ دعقائد آپ کی کتاب بنیاد اعتقاد سے لکہی گئی اور انکو آپہی کی
اور اپنی کتابونکی دلیل کہین نہین لکہی کیونکہ تحفہ وغیرہ موجود ہی جنکا اعادہ کی ضرورت کیا ہی جنکی

او سکی مجتہدون نی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی دلیل پیش کرنا کیا فائدہ ۵ دشمن آل عبا ہو تم لوگ

اقول اس عبارت سراپا خسارت کی ہر فقرہ کا جواب جداگانہ دیا جاویگا ہر بات پر اوسکا مواخذہ کیا جاویگا

قولہ قرآن آپ کی نزدیک مخدوش اقول اب ہم سمجھی کہ آپ لوگ جب اپنی عیوب خانگی دیکھتی ہین اور
شرماتی ہین تو یہ خیال کرمبادا شیعہ ہمپر طعن کرین آپ پہلی شیعون ہی پر اون عیوب کی تہمت لگا
دیتی ہین اری صاحب شیعون پر اتہام نہ کیجیی اپنی گہر کی خبر لیجیی محاضرات مین یہ روایت ہی کہ ابن مسعود نی
قرآن سی پہلی بسم اللہ غلط کی سورہ فاتحہ اور معوذتین کو نکال ڈالا مسند امام احمد بن حنبل مین عبد الرحمن
بن یزید سی مروی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود معوذتین کو قرآن سی حک اور محو کر دیتی تہی اور کہتی تہی کہ یہ قرآن سی
نہین ہین تفسیر در منثور مین ہی کہ ابی بن کعب فاتحہ اور معوذتین اور اللّٰہم ایاک نعبد واللّٰہم ایاک نستعین
قرآن مین درج اور داخل اور ابن مسعود ان سبکو قرآن سی خارج کر دیتی تہی اور نہین لکہتی تہی اسی پر امام
فخر الدین رازی کو حیرت اور اضطراب اور یہ مسئلہ اونکی نزدیک سخت مشکل اور لاجواب ہی چنانچہ سیوطی نی اتقان
مین بعد ذکر تواتر قرآن کی لکہا ہی ومن المشکل علی ہذا الاصل ما ذکرہ الامام فخر الدین الرازی قال نقل
فی بعض الکتب القدیمۃ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ والمعوذتین من القرآن فہو فی غایۃ
الصعوبۃ لانا ان قلنا ان النقل المتواتر کان حاصلا فی عصر الصحابۃ بکون ذلک من القرآن فانکارہ یوجب
الکفر وان قلنا لم یکن حاصلا فی ذلک الزمان فیلزم ان یکون القرآن لیس بمتواتر فی الاصل انتہی یعنی
اس اصل تواتر پر وہ سخت اشکال ہی جسکو امام فخر الدین رازی نی ذکر کیا ہی کہ بعض کتب قدیمہ مین منقول ہی کہ ابن مسعود
سورہ فاتحہ اور معوذتین کا قرآن سی ہونی ہی انکار کرتی تہی پس یہ امر نہایت سخت ہی اسلئی کہ اگر ہم کہین کہ نقل متواتر
عصر صحابہ مین انکی قرآن سی ہونی کی حاصل تہی پس انکار ابن مسعود موجب کفر ہی اور اگر کہین کہ اوس زمانہ مین
نقل متواتر حاصل نہ تہی پس لازم آتا ہی کہ قرآن اصل مین متواتر نہو انتہی اب اس سی زیادہ اور کیا قرآن مخدوش
ہوگا کہ سورتی سورتی نکل گئی اور تواتر قرآن مین بٹہ لگا یا ابن مسعود کی ایمان مین مزید بر آن موجب حیرت
ناظرین دوسری روایت اتقان کی یہ ہی قال اول من جمع القرآن ابو بکر وکتبہ زید وکان الناس یاتون
زید بن ثابت فکان لا یکتب آیۃ الا بشاہدی عدل وان آخر سورۃ براءۃ لم یوجد الا مع خزیمۃ بن ثابت

فقال التبوا فان رسول الله صلعم جعل شهادته شهادة رجلین فکتب وان عمر اتی بایة الرجم فلم یکتبها
لانه کان وحده انتهی یعنی پہلی جسنی قرآن جمع کیا وہ ابوبکر ہین اور لکہا اوسکو زید نی اور لوگ زید بن ثابت کی پاس
لاتی تہی پس وہ کسی آیت کو نہ لکہتی تہی مگر شہادت دو عادلون کی اور آخر سورہ برات بجز خزیمہ بن ثابت اور کسی کے
پاس نہ پایا گیا پس ابوبکر یا زید نی کہا لکہو کہ حضرت پیغمبر صلعم نی خزیمہ کی ایک شہادت بمنزلہ دو مردونکی شہادت کے
قرار دیا ہی پس وہ لکہی گئی پہر حضرت عمر آیہ رجم لائی پس وہ آیت زید نی نہ لکہی اسلئی کہ وہ اکیلی تہی انتہی سبحان الله
حضرت عمر جنہین بخلاف دیگر صحابہ عدل تقدیری موجود یہ تقدیر کی خوبی دیکہئی کہ اونکی شہادت تو مردود بلکہ
الصحابة کلهم عدول سی ہی انکی باب مین عدول ہو اور خزیمہ کی تنہا شہادت جو باعتقاد اہلسنت کیہ حضرت عمر
سی شرف و منزلت مین مناسبت نہ رکہتی تہی مقبول ہو خیر انہیم پر سر علم مگر یہ تو بتاو کہ حضرت خلیفہ ثانی آیہ رجم کو
آیہ قرآنی جانتی ہین تمہاری نزدیک کاذب تہی یا صادق بنا بر شق اول مہر حضرت عمر کی مار اور بنا بر شق ثانی
نقصان قرآنی بسبب اخراج بعض آیات جو یقینا قرآن سی تہی ظاہر و آشکار ہی اب اس سی ثبر کر اور کیا قرآن محرف
ہوگا قوله محبت اہلبیت جیسی ہی اوپر کی قول سی ظاہر کسیکو کافر بتاو کسیکو قتل کرو او کوئی شی ایذا یادی کوئی معاذ
بد سی تمکو وہ نوجوان مین جو شہا بنا دی پہر تمہین مولی کی قسم ہوئی پر ناز کرو اقول محبت اہلبیت جیسی سنیونکو ہی
اور شیعہ ہونا اہل کوفہ و شام کا بلکہ دیگر دشمنان ایمہ کرام کا یہ دونو مطلب اس سی قبل ایسی طی ہو چکی ہین کہ اگر سنیونکو
کچہ بہی حیا و حمیت ہوگی تو صادق حلوائی کا حلوانہ ہر بار کرکی کبہی محبت اہلبیت کا نام نہ لینگی انتہی عجب ہی جو بت نصیب ہم
اکثر اکابر اہلسنت شیعہ خاص لقب موالیان علی و اولاد علی کا ہی تو جو یا تین منی اہلبیت پر نسبت شیعہ اور سنیون پر نسبت اہلبیت
افترا کی ہین وہ اہلسنت ہی کیو سطی مخصوص ہین کہ حضرات اہلبیت مین سی العیاذ بالله کسیکو باغی و خارجی ٹہرا ئین آیہ
حیلہ سی شہید کرائین کسیکی ساتہ اپنی بہنوا اونکو لڑوائین اور پہر مجارہ مین اہلبیت کو بنا دیل باطلین خطائی ٹہرا دی مستحق اجر
واحد بترائین کوئی بجراحات لسان اپنی ایذا یادی کوئی انکی عداوت پر ہر نماز کی قنوت مین اللهم العن فلاناً و فلاناً
فرما وی اصحابہ کی ارادت و موافقت مین اہلبیت کی مخالفت واجب جانین اقوال صحابہ کی مقابلہ مین قول اہلبیت کے
ہرگز نمانین پہر با وجود تقدیم و ترجیح اغیار اہلبیت اطہار سی جائزہ و انعام کی امید وار اور حضرت ابوالائمہ کی قسیم
جنت و نار ہونی پر بظاہر باغ و بہار اور باطن مین جو ہنگر سرا پا شعلہ و شرار ست منہ کیسا انبی ہیا یا انکی دلمین ونکی انکی سمرا

کہ خلافت ہو ... آپ کو ضرور ہو ... یا قول ... یا حضرت عمر جنکی رای کی موافق قرآن نازل ہوا کرتا تھا اور
... نے بدل دی کیا آپ ابھی یہ خبر آپ کو دیتی ہیں یا حضرت معاویہ جو شیعیان امیر المومنین کی دشمن تھی ۔
... ت ابھی ... روایات کجیتی ہیں تو کوئی سند ہماری کتب کی پیش کرو ورنہ اپنی کتب سے
... [illegible] ... ان سے ہے ... کو ... شیعون کی ... نار جہنم کو ... علی کی کتاب مودۃ القربی
میں ... سینہ ... دیکھو ... قال رسول اللہ صلعم اذا کان یوم القیمۃ یاتینی جبرئیل ومیکائیل بحزمتین من
المفاتیح خزنۃ من مفاتیح الجنۃ وحزمۃ من مفاتیح النار علی مفاتیح الجنۃ اسماء المؤمنین من شیعۃ محمد
وعلی وعلی مفاتیح النار اسماء المبغضین من اعدائہ فیقولان لی یا احمد ھذا مبغضک وھذا محبک
فادفعھا الی علی بن ابیطالب فیحکم فیھم بما یرید فوالذی قسم الارزاق لا یدخل مبغضہ الجنۃ ولا محبّہ
النار ابدًا انتھی دیکھو محبت حضرت امیر میں یہ مزہ اور عداوت حضرت امیر کی یہ سزا ہی کہ شیعیان علی کی اسماء مفاتیح
جنت پر اور دشمنان علی کی نام مفاتیح نار پر لکھی ہوئی حضرت پیغمبر کی پاس آئیں گی اور جبرئیل ومیکائیل سی ملائکہ مقرب
دشمن علی کو دشمن پیغمبر اور محب علی کو محب پیغمبر بتائیں گی اور آنحضرت وہ کنجیاں حضرت علی کو دینگی کہ جسکو چاہیں
داخل جنت کریں اور جسکو چاہیں دوزخ میں بھیجیں پھر رب نے حلف فرمایا کہ علی اپنی دشمنوں کو ہرگز داخل جنت اور اپنی دوستوں کو
داخل نار نہ کرینگی پس جب حضرت پیغمبر نے بحلف ارشاد فرمایا کہ دشمن علی جنت میں اور محب علی دوزخ
میں ہرگز داخل نہ کیا جائیگا تو شیعوں کو جو باعترات اہلسنت دوست خالص حضرات اہل بیت کی ہیں نار جہیم سی کیا
خوف وبیم اور ہمکو بجز نار جہیم اور آب حمیم اور عذاب الیم کیا ترصد جنت نعیم ہی بلکہ بموجب نص قرانی یوم ندعوا
کل اناس بامامھم انشاء اللہ ہمارا حشر ہماری ائمہ طاہرین کی ساتھ اور تمہارا حشر اونکی معاندین کی ساتھ ہوگا
تم ہر حال میں مقلد اور ناصر ومعین ہو ہوگا ہے بروز حشر کہلیگا ابھی چھپا دو تم کہ دوست کون ہی عترت کا اور
عدو ہی کون قولہ کیونکہ یہ جو عقائد آپ کی کتاب بنیاد اعتقاد سی لکھی گئی اون سبکو آپہی کی کتب سی ہمنی باطل کیا
قول یہ عقائد جو مثنوی شریف بنیاد اعتقاد میں نظم کئی گئی وہ سب حضرات معصومین اور اکابر دین سے
منقول اور ماخوذ ہیں انکار دادن بزرگوارون کا رد ہی پس یہ ہرگز کتب شیعہ سی باطل نہیں ہوسکتی یہ آپکا
محض خام ... قبیل جنون وسرسام ہی قولہ اور اپنی کتابونکی ... میں نہیں لکھی کیونکہ تحفہ وغیرہ موجود ہی

اعادہ کی ضرورت کیا ہی **اقول** یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دروغ گویم بر روی تو صاحب تمہی تو جو کچھہ اعادہ
ہی سی جو پایا اور اخذ کیا اور اسی پر بنی ہر جگہہ ہمکو الزام دیا پہر کہتی ہو کہ ہمکو اعادہ کی ضرورت نہین اور اعادہ
کسن جانور کا نام ہی غرض چوری اور سینہ زوری کی مثل آپہی پر تمام ہی **قولہ** جبکہ مدعی کی مدعی کو اونکی مجتہدین
نی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی دلیلین پیش کرنا کیا فائدہ ے دشمن آل عبا ہو تم لوگ یا لی کذب مدعا ہو تم لوگ
اقول کیون جہوٹہہ بولتی ہو کونسی ہماری مجتہدون نی ہماری دعوی کو باطل کیا کسی ایک مجتہد کا نام تو بتاو
اگر آپ صاحب کی بنائی ہوئی مجتہد کو کہتی ہو تو ایسی گمنام تمہاری ہی مجتہد ہونگی ہمسی کیا کام باقی اور جو روایات
کتب امامیہ سی تمنی لکہی یا اوسمین غلطی اور افترا کیا یا اپنا مطلب ثابت کرنی کو اصل روایت مین قیود وجملی بڑہا
کچھہ کا کچھہ کر دیا ہی ہان ہمنی البتہ باوجودیکہ یہ عقائد خاص ہماری مذہب کی ہین مگر آپ کی ہفوات کی رد مین آپہی
کی کتب سی ثابت کئی اور جواب مین اپنی کتب کی دلائل کہین نہین لکہی جبکہ مدعی کی دعاوی باطلہ کو اوسکی پیشواون
اور مجتہدون نی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی کیا ضرورت ہی اور واقعی تمکو اپنی دلیلین پیش کرنی مین کچھہ فائدہ نہ تہا
پہر کیون ایسی اہل دلیل پیش کی اور ذلیل ہوئی ے چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ہر شب یاد عنقا و
ے خالی زمانہ حادثہ سی کوئی دم نہین دنیا ہی جای رنج والم کسکو غم نہین کیا کیا اہل بیت کی جو جو ثواب ہین
یہ لوگ اہل دین مین ہی انتخاب ہین یہ ہین خدا کی راہ پہ حرمت سی ہین قریب بیجا ادب وہ اونپہ جدائی نہ ہی نصیب
انکو ثواب رنج وبلا پر نظر نہین محنت کا جسکا اجر ہی اوسکی غم نہین کرتا یہ آرزو جو سمجہتا ثواب کو
راہ خدا مین جسم صد پارہ پارہ ہو کیا کیا نہ اہل بیت پہ جور وستم ہوا پر ایک شمہ صبر مین اونکی نہ کم ہوا
آقا وہ ہین تمہاری تم اونکی غلام ہو لازم ہی تمکو اونکی اطاعت تمام ہو وہ صبر تو محال ہی پر کچھہ تو کیجئی
دل کو تسلی اونکی مصیبت پہ دیکہئی تنہائی حسین کرو بیکسی مین یاد زہرا کا فقر وفاقہ کرو مفلسی مین یاد
جسکا کہ مر گیا ہو کوئی نوجوان پسر ہمشکل مصطفی پہ یہی چاہئی نظر مشہور ہی جب شہادہ ہوا پیارا امام کو
ہرگز نہ تہا فراق گوارا امام کو ناناکی جب جمال کی ہوتی تہی آرزو دل بہرکی دیکہتی تہی تب اکبر حسین کو
معلوم ہی کہ چرخ نی آخر کو کیا کیا ایسی پسر کو باپ سی رن مین جدا کیا سینہ پہ نیزہ کہا کی گرا شہ کی سامنی
اکبر کی غم مین کوہ بہی تہا صبر نی کیا گذری کربلا مین جناب حسین پر سکتا ہی ایسی صبر کی طاقت کوہ یا بشر

ہوئیں شہید راہ خدا میں اگر ہزار ۔ سبکا ثواب دیتا ہی صابر کو کردگار ۔ رونے سی پیٹنے سی نہ آئیگا جو گیا
وہ ہی گیا ثواب بھی رونے سی کہو گیا ۔ کب ہی سوا کہ ہاتھ اوٹھائیں ثواب سے ۔ مطلب بھی کچھ نہ ہاتھ لگی اضطراب سے
ہیں یہ جملہ اشعار جو اظہار مراتب صبر میں حضرت ناظم ضیاء اعتقاد نے نظم فرمائی ہیں اسواسطے نقل کی گئی کہ ... عبد
النبی راہ فریب وہی ابتدائً ذکر صبر حضرت امام حسین علیہ السلام معرکہ کربلا میں بضمیمہ اپنی مطلب فاسد یعنی
امتناع گریہ وبکا کی لکھ کر ان اشعار میں سی فقط خاتمہ کی چار شعر لکھی ہیں اور بعد اسکی اپنی تعصب باطنی کو بوقت ظاہر
کیا ہی قولہ یہ ابیات مطابق عقیدۂ اہلسنت ہیں نہ مطابق ۔ روافض بد عقیدت جبکہ اونکی نزدیک اضطراب سی نہ موافق
ثواب جاتا ہی اور رونا رولاتے ہیں تو ہر مرتبہ بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت لہ الجنۃ الخ کیون سنائی
ہیں اور محرم میں وہاں چوکی بچھاتی ہیں کیسا سینہ پیٹو خطاب ہی کیسا میررو والقاب ضبط کیا صبر کی جا
کہاں کوئی چہاتی پر لیسن لگاتا ہی اور کوئی سینہ کوبی سی خون بہا کر غرور تونکو اپنی بہا فدی وکہاتا ہی یہ ساری
کی ساری مفتی صاحب کی قول سی جتنی ہوئی ہے ۔ مبادا دل آن فرومایہ شاد کہ از بہر دنیا دہد دین بباد
اقول ظاہر ہی کہ ابیات موصوفہ میں حث وترغیب صبر نسبت جمیع مومنین کی کی گئی ہی یعنی ہر مومن کو چاہئی کہ رنج
والم اور مصیبت وغم میں قلق اور اضطراب اور بی صبری اور پیچ وتاب نہ کری بلکہ ہر حال میں راضی برضا اور بامشیت
مشیت خدا ہی کیسی ہی مصیبت ہو نہ اوسپر جزع وفزع اور نہ ملال کری بلکہ بعوض اسکی اپنی ائمہ ہدی خصوصاً
حضرت سید الشہدا علیہ وعلیہم آلاف التحیۃ والثنا کی مصائب لا تعد ولا تحصی کا خیال کری پس ان اشعار میں اس امر کا
اشعار ہی کہ مومن پر جب کوئی مصیبت واقع ہو تو لازم ہی کہ صبر کری اور جزع وفزع لاحاصل سی اوسکی ثواب کو نہ کہوئی
اپنی امام کی مصائب اور اونکا صبر یاد کری اگر روئی تو اونہیں کی مصیبت پر روئی تاکہ ثواب بیحساب پائی اور رونا
اوسکا ما بکان بجائی حضرت معترض اپنی اولٹی سمجہ سی سمجہی تو یہ سمجہی کہ مصیبت امام پر رونا رولانا منع ہے
کیا خوب کہو کہیت کی سنین کہلیان کی یہ کیفیت جب ان اشعار سی مصیبت امام پر رونی رولانی کی تحریک وترغیب
ثابت ہوئی تو پہر یہ مطابق عقیدۂ فاسدہ اہلسنت کہاں ٹہری جیسا کہ عنقریب معلوم ہوا جاتا ہی شاید اسی خطا
...بت کرنیکو ابتدا کی اشعار چہوڑ کر آخر کی چار شعر لکہدئی کہ اصل مطلب خبط ہو جائی اور معترض کی مدلیش نگ
دکہائی لاحول ولا قوۃ بیچارہ شیعون کا تو کیا ذکر وہ تو اپنی امام پر روتی ہی سو لالی ہیں لطف تو یہ ہی کہ بعض اکابر

اہلسنت بھی برخلاف اپنی عقیدت کی اس رونے رلانے کو موجب اجر وثواب بلکہ پیروی حضرت ابوتراب وجناب
رسالتمآب وامین وحی وکتاب فرماتی ہیں چنانچہ شرح قصیدہ ہمزیہ میں ابن حجر مکی کا یہ افادہ صاف ہے کہ رونا
مصیبت امام حسین پر تاسی حضرت پیغمبر وعلی وجبرئیل ہے مگر فرق مابین الفریقین یہ ہے کہ شیعہ بدل الخطاب کے
معتقد اور بتاسی حضرات معلومہ بکمال خلوص بھی روتے رلاتے ہیں اور اہلسنت طبعاً اس سعادت سے منکر محروم ہیں
فقط زبانی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں خیر یہ بھی غنیمت ہے بعضے متعصب تو مثل متعرض للثانی اپنی امام غزالی
اور پیر جیلانی کی تقلید سے اس رونے پر ہنستے ہیں اور حدیث من بکی میں شور وغل مچاتے ہیں اب حسینیہ کو
چاہیے کہ رسالہ صمصام حضرت سلطان العلماء حجۃ الاسلام کو بغور دیکھیں کہ وہ اس رسالہ میں فرماتے ہیں
اما آنچہ در بیکلام مورد ملام گفتہ کہ نوحہ وحزن از بدعات رفضہ است پس بدانکہ عصبیت وعناد دیدہ وبصیرت
ایشان را کور ساختہ است واین گروہ نواصب احادیث ثواب گریہ وبکا برمصیبت کبری پس پشت انداختہ بنابر
کلمات منفورہ مشغول شدند آیا نمی بینی کہ احمد بن حنبل امام ایشان در مسند خود روایت نمودہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من دمعت عیناہ لقتل الحسین دمعۃ او قطرت قطرۃ بوّاہ اللہ الجنۃ یعنی کسیکہ قطرہ اشک از دیدہ او در
مصیبت حضرت امام حسین علیہ السلام برآید جای میدہد او را حق تعالی در بہشت واین حدیث را صاحب فتح الباری نیز
ذکر کردہ سبحان اللہ شیعیان از اہل بدعت باشند کہ بتبعیت حدیث رسولخدا وموافق سنت آنحضرت حزن وبکا نمایند وسنیان
کہ تارک سنت پیغمبر اند اہلسنت باشند ہانا کہ این تسمیہ از قبیل تسمیہ سقیم است بسلیم واعمی بہ بصیر وزنگی بکافور ومن
لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور انتہی پھر اسی رسالہ میں دوسرے مقام پر بجواب منع گریہ وبکا اس طرح ارشاد
ہے وایضاً بتقریر آخر میگوئیم کہ چون فقدان مقربان درگاہ حضرت باری از انبیاء واوصیا اعظم
مصائب ورزایا است پس البتہ حزن وبکا بران اعظم طاعات بودہ باشد آیا نمی بینی کہ گریہ وزاری صحابہ کبار
ومراثی آنہا در مصیبت سید ابرار در کتب معتمدہ نواصب وتواریخ وسیر ایشان مزبور ومأثور است تا اینکہ ہرگاہ عمر بسبب غایت
مہارت در حدیث وفقاہتی کہ داشت انکار موت آنحضرت کرد سنیان توجیہ ناموجہ آنرا باینوجہ ذکر کردہ اند کہ
شدت حزن واندوہ کہ عمر را بسبب مفارقت ومصیبت وفات پیغمبر خدا عارض شدہ بود سلب حواس وزوال عقل
او نمودہ کہ بیہودہ بہمان حال انکار موت آنحضرت کرد لاکن چون ابوبکر بسبب قلت حزن فی الجملہ بہوش بود

ہست عمر را بتلاوت آیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ متنبہ ساخت بالجملہ کتب معتمدہ ایشان مشحون و مملوست
از بیان فرط بکای صحابہ کبار انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ تعجب ہی کہ جب تم ہماری امام کی مصیبت و شہادت
پر رونی کا ثواب اپنی امام کی قول مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ سی سنتی جاتی ہو تو پہر مَنْ بَكٰى عَلَى الْحُسَيْن پر کیوں
شور و شر مچاتی ہو اسبات واہیات پر تو تم کہیں کی نہ ٹہری ہماری امام علیہ السلام کی مصائب پر رونا
رولانا منع بلکہ حرام جانو اپنی امام کا بیان ثواب گریہ و بکا ر مصیبت حضرت سید الشہدا میں کہنا تہا تو پہر تم دونو
میں سی گئی نہ ادہر کی ہوئی نہ اودہر کی نہ گہاٹ کی ہوئی نہ گہر کی باقی طعن و تشنیع بہ نسبت عادات و رسم
عوام جو عند الفریقین پایہ اعتبار سی ساقط ہی شعار جہلا و عوام ہی بس خواص شیعہ پر یہ بیہودہ الزام ہی اب
تم تو عوام میں شمار ہو کر سستی چہوٹی مگر اپنی خواص کے خبر لو اور اون تشنیعات کو جو تم نے کی ہیں اور خدا کے
قدرت سی اون پر اولٹ پڑی دفع کرو جب آپ کی حضرت خلیفہ ثانی گریہ و بکا کی طغیانی اور شدت
اضطراب و پریشانی سی مذہوب العقل و مسلوب الحواس اور منکر انتقال پیغمبر ہو کر مثل آسیب زدہ کہ چیختی اور
چلاتی ہیں اور حضرت ابوبکر بتلاوت آیہ قرآنی اونکو سمجہاتی ہیں کہ بہائی پیغمبر کی جدائی کی تو خدا نے خبر دی ہی پہر
آپ کیوں بگڑی جاتی ہیں پس جب حضرات صحابہ کا یہ حال ہی تو آپ عشرہ محرم میں ہمارے گریہ و جوش و خروش
اور رونی رولانی پر جو ہنستی حضرت سید المرسلین و امیر المومنین و جبرئیل امین ہی اور بالکل نستی پیغمبر تہا تو
تقلید حضرت عمر ہی صحیح کیوں طعن و تشنیع بجا فرماتی ہیں آپ کو حضرت عمر ہی کی سر مبارک کی قسم سچ کہیے کہ جب
انکو آنحضرت صلعم کی انتقال ہی میں شک تہا اور انکی نزدیک حضرت کی موت محقق نہ تہی تو پہر یہ گریہ و زاری اور یہ اضطراب
و بیقراری کیسی اور چیخنا رونا عقل کا کہونا بیہواس ہونا کیا معنی رکہتی ہی وہ کہی کی بات پہر بہلا اول رونا
اور قبل از مرگ واویلا کرنا ہی خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تہا اب مطلب پر آتی اور سچ سچ فرمائی کہ اور کہا صحابہ
کبار میں سی جو وفات حضرت سرور کائنات میں شدت درد و غم اور رنج و الم سی از خود رفتہ ہو گئی تہی بجز
آپ کی اصطلاح کی شیخ بیہوش کسکا خطاب ہی اور مرزا رو رو کسکا القاب اور جو موت حضرت پیغمبر کو
مکر گئی وہ میاں عمر کون صاحب ہیں اور جنہوں نے آیہ انک میت پڑہ کر یاد دلایا وہ شیخ جی
میاں یاد دلاو کون صاحب اللہ اکبر یا تو صحابہ کا یہ حال نرالا اور ایک صاحب کا ہمیشہ بیٹہی ہیں ہنسنا